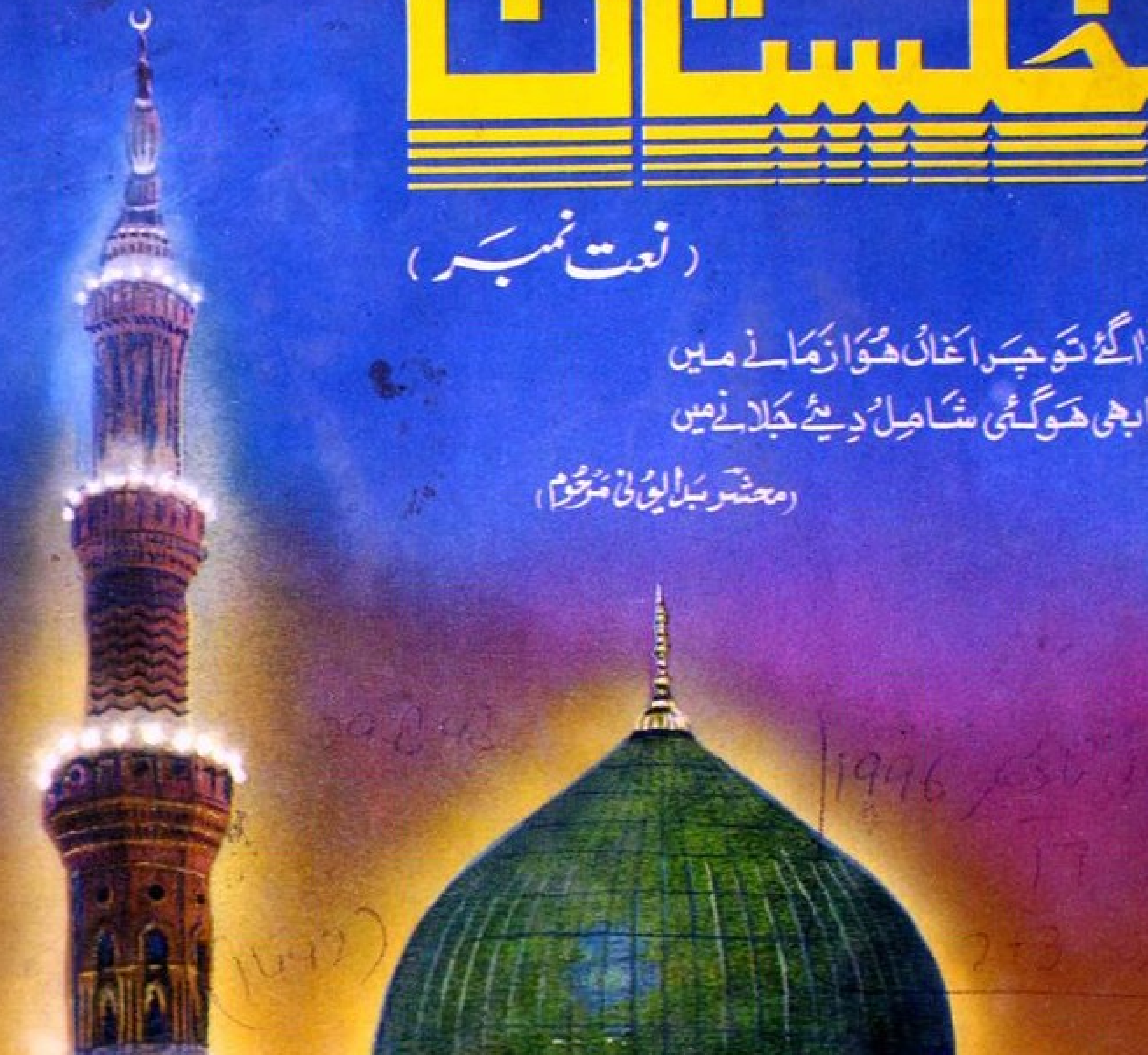
نخلستان

(نعت نمبر)

تم آگئے تو چراغاں ہوا زمانے میں
ہوا بھی ہو گئی شامل دیئے جلانے میں

(محشر بدایونی مرحوم)



لٹائے سجدے نہ کیوں آسمان مدینے میں
ذرا ادب سے اٹھائے قدم نسیم سحر

رسول پاک کا ہے آستان مدینے میں
ہیں محو خواب شہِ دوجہاں مدینے میں

(اختر شیرانی مرحوم)

راجستھان اردو اکادمی جے پور

سہ ماہی

نخلستان

جے پور

نعت نمبر

شمارہ ۔ ۲ و ۳ — جلد ــــ ۱۷

جولائی ۱۹۹۶ء تا دسمبر ۱۹۹۶ء

نگراں

عبدالغفار

(چیرمین)

ڈاکٹر حسین انور صدیقی سیکروی
(کنوینر نشر و اشاعت کمیٹی اکادمی)

اتمارام منگلانی
(قائم مقام سیکریٹری)

راجستھان اردو اکادمی جے پور

سہ ماہی

نخلستان

جے پور

شمارہ ــــــــــــ ۲ و ۳

جلد ــــــــــــ ۱۷

بابت ماہ جولائی ۱۹۹۶ء تا دسمبر ۱۹۹۶ء

اس شمارہ کی قیمت Rs.

سالانہ

خوشنویس و تزئین کار : خاکپائے استاذ محمد سفیان نعمانی

پرنٹر پبلشر سیکریٹری اردو اکادمی نے ٹیکنوریٹ آفسیٹ پریس جے پور سے طبع کرا کر دفتر اکادمی بے ۳ سبھاش مارگ سی اسکیم جے پور سے شائع کیا۔

نقوش

صحابہ کرام، اولیائے عظام، صوفیائے عالی مقام و علمائے اسلام کا نذرانۂ عقیدت

مشاہیر شعرائے کرام (مرحومین)

مشاہیر (بقید حیات)

قلمکاران ارض پاک

خواتین کا نذرانۂ عقیدت

سخنورانِ راجستھان (مرحومین)

سخنورانِ راجستھان (بقید حیات)

غیر مسلم شعراء کا نذرانۂ عقیدت

تیسری ایٹمی جنگ و عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی دہشت گردی کا خوف مخرب الاخلاق سیاست کی دیدہ دلیری اور مادیت کے بڑھتے ہوئے اندھیروں میں آج انسانیت ایک زخم خوردہ پرندے کی طرح سہمی ہوئی ہے۔

ایسے مایوس کن حالات میں پیغمبروں اوتاروں اور رہنماؤں کی تعلیمات کے روشن سلسلے بنی نوع انسان کی بقا اور اعلیٰ تہذیبی اقدار کے تحفظ کی ضمانت ہیں، کچھ ایسا ہی سوچ کر "نخلستان" کا یہ نعتِ پاک نمبر شائع کیا گیا ہے۔

جیسا کہ اُردو غزل کا بنیادی موضوع عشق (مجازی و حقیقی) حُسن ہے اسی طرح نعت کا موضوعِ سخن روئے جمالِ مصطفےٰ اور عشقِ محمدؐ ہے جو نعتیہ کلام میں سوز و گداز پیدا کرتا ہے اور مدحتِ رسولؐ میں لب کشائی کی جرأت عطا کرتا ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ پیغمبرِ اسلام کی جو ذاتِ اقدس ہم سب کے لئے رحمت العالمین اور شافع محشر ہے دنیا کے عظیم دانشوروں کی نظر میں اس لئے بھی محسنِ انسانیت ہیں۔ کہ آپؐ کا پیغامِ اخوت و محبت محض مسلمانوں کے لئے نہیں کُل عالمِ انسانیت کے لئے ہے۔

بس یہی اس نعت کا مقصدِ عین ہے۔

عبدُ الغفّار
چیرمین اکادمی

اعلان

ہمیں افسوس ہے کہ نعت نمبر کے لئے تاخیر سے موصول ہونے والے مضامین ہائے نظم ونثر شاملِ اشاعت نہیں ہوسکے اِن تخلیقات کو **نخلستان** کے آئندہ شمارے میں شائع کیا جائیگا

جناب منظور احمد برکاتی کا مقالہ "اختر شیرانی دربارِ رسالت میں"، جناب کنور لیسین علی خان شہاب برنی مرحوم کا تحقیقی مضمون "پیغمبر اسلام غیر مسلم مورخین کی نظر میں"۔ جناب قائد علی رکن راجستھان اُردو اکادمی کی تفصیلی تحریر "نعت ایک اجمالی جائزہ" جناب ڈاکٹر محمد شاہد گڈابج کا مضمون "جے پور کے نعت گو شعراء" جناب ممتاز شکیب کا مضمون اور جناب حکیم احمد حسن صاحب مفتی شہر جے پور کے سلام پر جناب منور حسین خان زیب مرحوم کی تضمین نخلستان کی اگلی اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔

سیکریٹری

اظہارِ تشکّر

'نعت نمبر' کیلیے مرحوم مشاہیر کے نعتیہ کلام کی فراہمی اور تدوین کے سلسلے میں جن حضرات نے ہمیں اپنے تعاون سے نوازا اُن سبھی کا شکریہ ادا کرنا ہم اپنا فرضِ اوّلین تصوّر کرتے ہیں۔

اکادمی جناب حکیم احمد حسن صاحب مُفتی شہر جے پور، جناب مخمور سعیدی سیکرٹیری دہلی اُردو اکادمی جناب محمد عمر سیفی ٹونکی جناب حکیم فضل الرحمٰن ٹونکی جناب منظور احمد برکاتی ٹونکی جناب صاحبزادہ شوکت علی خاں ٹونکی جناب صاحبزادہ اِمداد علی خاں شمیم ٹونکی جناب اکبر شہابی ٹونکی جناب ڈاکٹر حبیب الرحمٰن نیاز رکن مجلس عاملہ اُردو اکادمی جناب خُداداد خاں مونس سابق سیکرٹیری اُردو اکادمی جناب راہی شہابی صاحب سابق سیکرٹیری اکادمی، جناب ممتاز شکیب، جناب قمر دہلوی، جناب فیاض الدین صاحب مالک حاجی ہوٹل دہلی جناب حاجی امیر دہلوی جانشین حضرت علامہ انور صابری مرحوم اور جناب افضل منگلوری کی خاص طور پر شکر گذار ہے کہ اِنکی معاونت کے سبب ہی 'نعت نمبر' میں شاہکار تخلیقات اِشاعت پذیر ہوئیں۔

ڈاکٹر حسین انور صدیقی
کنوینر نشر و اشاعت کمیٹی اردو اکادمی
جے پور

صحابہ کرام، اولیائے عظام،

صوفیائے عالی مقام و علمائے اسلام

کا

نذرانۂ عقیدت

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ماذا علی من شم تربت احمدا
کیا چاہیئے اسکو جو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت کو سونگھے

ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
اُس کو یہ چاہیے کہ عمر بھر کوئی خوشبو نہ سونگھے

صبت علیّ مصائب لو انہا
مجھ پر وہ مصیبتیں پڑیں کہ جو دنوں پر

صبت علی الایام صرن لیالیا
پڑیں تو دِنوں کی راتیں ہوجائیں۔

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شیرِ خدا حضرت علی رض کرم اللہ وجہہ

ان عبدا اطاع ربا جلیلا
وفق الداعی النبی الرسولا

فصلوۃ الالٰہ تتری علیہ
فی دجی اللیل بکرۃ واصیلا

ان ضرب العداۃ بالسیف یرضی
سیدا قادرا ویشفی علیلا

لیس من کان قاصدا مستقیما
مثل من کان هاویا وذلیلا

حسبی اللہ عصمۃ لاموری
وحبیبی محمد لی خلیلا

ترجمہ

بلاشبہ بندے نے اطاعت کی رب جلیل کی
اور پیروی کی بلانے والے کی جو نبی اور رسول ہیں
پس رحمتِ کاملہ نازل ہو خداوند تعالیٰ کی اُن پر مسلسل
رات کی تاریکیوں میں اور صبح و شام
بیشک دشمنوں کا مارنا تلوار سے خوش کرتا ہے
سردار کو جو قادر ہے اور شفا دیتا ہے مریض کو
نہیں ہے کوئی شخص جو اختیار کرنیوالا ہو سیدھا راستہ
مثل اس شخص کے جو گرا ہو ذلیل ہو کر
محافظ ہے میرا اللہ میرے کاموں کی حفاظت کیلئے
اور میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی مجھے کافی ہے

نعت شریف

صحابیٔ رسولؐ حضرت حسان بن ثابتؓ

واحسن منك لم ترقط عيني
تجھ سا حسین کوئی اس آنکھ نے نہ دیکھا

واجمل منك لم تلد النساء
تجھ سا جمیل کوئی اب تک ہوا نہ پیدا

خلقت مبرا من كل عيب
پیدا کیا خدا نے ہر عیب سے مبرّا

كانك قد خلقت كما تشاء
پیدا ہوا ہے ایسا جیسا کہ تو نے چاہا

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے پیرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی یک جا ہو کر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں!

داستاں کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے!

نعت شریف

حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ

زرحمت کن نظر، برحالِ زارم یا رسُولَ اللہ
غریبم، بے نوایم، خاکسارم یارسُولَ اللہ
زِ داغِ ہجر تو کے دِل فگارم یارسُولَ اللہ
بہارِ صد چمن در سینہ دارم یارسُولَ اللہ
توئی تسکینِ دل، آرامِ جاں، صبرو قرارِ من
رُخِ پُر نور! جانِ بے قرارم یارسُولَ اللہ
توئی مولائے من، آقائے من، والیِ جانِ من
توئی دانی کہ جُز تو کس نہ دارم یارسُولَ اللہ
دمِ آخر نُمائی جلوۂ دیدار جامی را
زِ لُطفِ تو ہمیں اُمّید دارم یارسُولَ اللہ

★ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری تباہ حالی پر کرم کی نگاہ فرمائیں، کہ میں غریب ہوں، بے آسرا ہوں، اور خاک نشیں ہوں۔ ★ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فرقت کے داغ سے میرا دل کیسا ریزہ ریزہ ہوا ہے، کہ سینکڑوں گلشنوں کی بہاروں کا تصوّر دل میں لئے ہوئے ہوں۔ ★ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ہی کی ذاتِ گرامی دِل کا سکون، رُوح کا چین، اور میرا صبر اور دِل کی ڈھارس ہے، آپ کا نُور سے بھرپُور چہرہ میری بے قرار رُوح کا چین ہے۔

★ آپ ہی میرے آقا، میرے سرپرست اور میری جان کے مالک ہیں، آپ جانتے ہیں کہ آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔

★ آخروقت جامی کو اپنے دیدار کا جلوہ دکھا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی سے اے اللہ کے رسولؐ میں یہی توقع رکھتا ہوں۔

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم — وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر — ما ہمچناں در اوّل و وصف تو ماندہ ایم

اے خیال، قیاس، گمان اور وہم سے بھی برتر ذات کہ ہر اُس چیز سے بڑھ کر جو ہم نے سُنا یا پڑھا ہے۔ دفتر کے دفتر تمام ہو گئے اور عمر انتہا کو پہونچ گئی لیکن ہم ابھی تک تیری پہلی ہی تعریف سے آگے نہیں بڑھے۔

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

آپ اپنے کمال سے بلندیوں پر پہنچے اور آپ نے اپنے جمال سے تاریکیوں کو دُور فرمایا، آپ کی تمام خصلتیں پسندیدہ ہیں، آپ پر اور آپ کی اولاد پر درُود وسلام۔

نعت

حضرت غوث الثقلین غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ

غلام حلقہ بگوش رسول ساداتم
زہے نجات نمودن حبیب و آیاتم
مجھے اس پر فخر ہے کہ سید الانبیاء، سید الکائنات کا غلام ہوں
خوش نصیبی ہے کہ ان کے وسیلے سے میرے احباب واولاد کو نجات حاصل ہوئی
کفایت است زروح رسول واولادش
کمینہ خادم خدام خاندان توام
دونوں جہاں کی مہمات و مشکلات میں رحمتِ عالم کی
(سرکار) میں حقیر آپ کے خاندانِ مقدس کے خادموں کا غلام ہے
زخادمی تو دانم بود مباہاتم
سلام گویم و صلوٰۃ بر تو ہر نفسے
اور اس خادمی پر ہمیشہ فخر و ناز کرتا ہوں!
(سرور دو عالم) میں ہر وقت صلواۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہوں
قبول کن بہ کرم ایں سلام و صلواتم
گناہ بے حدمن بیں تو یا رسول اللہ
ازراہِ کرم صلواۃ و سلام کے نذرانہ کو قبول فرما لیجئے
دائے اللہ کے مقدس رسول، میرے گناہ بیحد ہیں نگاہِ کرم سے نوازئے

شفاعتے بکن و محو کن خیالاتم
زنیک و بد ہمہ داند کہ من محمدیم

دربارِ الٰہی میں میری شفاعت کیجئے اور میرے دل سے خیالات ماسوا مٹا دیجئے
نیک و بد سب جانتے ہیں کہ محمدی ہوں، حضور کا غلام ہوں

ہمیشہ در دوجہاں جملہ مہاتم
زغیر آل نبی حاجتے اگر طلبم

روح مقدس اور ان کی آل اطہر کی ارواح مقدس کافی ہیں
اے معبود اگر میں غیر آل نبی کے وسیلہ سے کوئی حاجت طلب کروں

روا مدار یکے از ہزار حاجاتم
دلم زعشق محمد پر است وآل مجید

میری ہزار حاجتوں میں سے ایک حاجت بھی پوری نہ فرما
مرا دل حضور رحمت عالم اور ان کی آل مطہر کی محبت سے معمور ہے

گواہ حال من است ایں ہمہ حکایاتم
چوں ذرہ ذرہ شود ایں تنم بخاک لحد

میری زندگی کی تمام داستانیں اس حقیقت کی گواہ ہیں
(اے مخاطب) جب میرا یہ جسم خاک لحد میں ذرہ ذرہ ہو جائے!

تو بشنوی صلوات از جمیع ذراتم
خلائقے کہ کنند گوش بر مقالاتم

تو میری خاک کے ہر ذرے سے صلوات وسلام سنے گا
اس حقیقت سے وہ مخلوق واقف ہے جو میرے مقالات توجہ سے پڑھتی ہے۔

درجان چو کرد منزل جانان ما محمدؐ

حضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

درجاں چو کرد منزل جانان ما محمدؐ
صد در کشاد در دل از جان ما محمدؐ

ما بلبلیم نالاں در گلستان احمد
ما لولوئیم مرجاں عمان ما محمدؐ

مستغرق گناہیم ہرچند عذر خواہیم
پژمردہ چوں گیاہیم باران ما محمدؐ

از درد زخم عصیاں مارا چہ غم چو سازد
از مرہم شفاعت درمان ما محمدؐ

ا طالب خدائیم بردین مصطفائیم
بر درگہش گدائیم سلطان ما محمدؐ

در باغ و بوستانم دیگر مخواں معینی
باغم بسست قرآں بستان ما محمدؐ

ترجمہ!

آیا حریم دل میں جاناں مرا محمدؐ
سو در کھلے ہیں دل میں مہماں مرا محمدؐ

بلبل ہوں میں فسردہ گلزار مصطفےٰؐ کا
مرجان و در سراسر عماں مرا محمدؐ

عصیاں میں ہوں میں ڈوبا شرمندہ گنہ ہوں
یعنی گیاہ مردہ باران ما محمدؐ

کیا رنج زخم عصیاں میرا جو ہے وہ حامی
ہے مرہم شفاعت درماں مرا محمدؐ

طالب ہوں میں خدا کا دین نبی پہ قائم
اس در کا میں گدا ہوں سلطاں مرا محمدؐ

گلشن میں جب معیں ہے پھر کیوں چمن کو ڈھونڈے
میرا چمن ہے قرآں بستاں مرا محمد

نعت شریف

حضرت شمس تبریزیؒ

۱

یارسول اللہ! حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک و بے ہمتا توئی

اے اللہ کے مقدس رسول، آپ کو خالق یکتا کی محبوبیت کا شرف حاصل ہے آپ برگزیدہ، صاحب جلال اور کائنات وموجودات میں بے مثال و بے ہمتا ہیں

نازنین حضرت حق صدر بزم کائنات
نور چشم انبیاء چشم و چراغ ما توئی

آپ حضرت حق کے محبوب ہیں بزم کائنات کے صدر اور بدرِ منیر ہیں انبیاء و مرسلین کی آنکھوں کا نور ہیں اور ہمارے لئے سراج ہدایت ہیں باعث افتخار ہیں

در شب معراج بودہ جبرئیل اندر رکاب
پانہادہ بر سریر گنبد اعلیٰ توئی

یارسول اللہ آپ کی شان اقدس و اعلیٰ یہ ہے کہ معراج کی شب میں روح الامین آپکی رکاب میں تھے اور آپ کے قدم مبارک گنبد اعلیٰ کے تخت پر تھے۔

یارسول اللہ! تو دانی امت تو عاجز است
عاجزان و بیکساں را رہبر اعلیٰ توئی

یارسول اللہ، آپ کو علم ہے کہ آپ کی امت عاجز و درماندہ ہے اور آپ عاجزوں بیکسوں کے سب سے بڑے دستگیر و رہنما ہیں!

شمس تبریزی چہ داند نعت تو پیغمبرا
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید و اعلیٰ توئی

یارسول! شمس تبریزی کی کیا حیثیت ہے وہ آپ کی تعریف کر سکے آپ کو تو اللہ نے پسند کیا ہے برگزیدہ بنایا ہے۔

محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیارِ نظام دہلوی

نعت شریف

صبا بہ سُوئے مدینہ رُو کن، ازیں دُعا گو سلام بر خواں
بہ گردِ شاہِ رسل بگرداں، بہ صد تضرّع پیام بر خواں

بشوز من صورتِ مثالی، نماز بگزار اندراں جاں
بہ لحنِ سورۂ "محمدؐ" تمام اندر قیام بر خواں

بہ بابِ رحمتؐ گہے گزر کن، بہ بابِ جبریلؑ گہہ جبیں سا
سلامِ ربّی علیٰ نبیؐ، گہے بہ بابُ السّلام بر خواں

بہ لحنِ داؤدؑ ہم نواشو، بہ نغمۂ درد آشناشو
بہ بزمِ پیغمبرؐ ایں غزل راز عبدِ عاجز نظامؔ بر خواں

ترجمہ :۔ اے نسیم ذرا اپنا رُخ مدینۂ پاک کی طرف کرلے، مجھ دُعا گو کا سلام رُو برو عرض کر دے، شہنشاہِ انبیار کے (روضۂ اقدس کے) غبار میں لوٹ لوٹ کر، بیحد خشوع کیساتھ (میرا یہ) پیام عرض کر دے ● مجھ جیسی (عاشق زار کی) صورت بنالے، اس دلرزاں و ترساں) جان میں نمازِ حق ادا کر، لہجہ میں سورۂ الحمد پوری کی پوری قیام کی حالت میں وہاں پڑھ لے (رکوع سے قبل)، ● کبھی بابِ رحمت سے گزر اور کبھی بابِ جبریلؑ پر ادب سے) سر جھکا، کبھی سلام ربّی علیٰ نبیؐ (کا ترانہ) بابُ السّلام پر عرض کر دے ● لحنِ داؤدی میں فریادی بن اور عشق کے ترانے سے آگاہ ہو، پیغمبر (محترمؐ) کی بزم میں اس غزل کو بندۂ عاجز نظامؔ کی طرف سے عرض کر دے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ علاؤالدین علی احمد صابر مخدوم کلیریؒ

نعت

ترجمہ

ما عاشق ظہور جمالِ محمدیم
سرمست از شراب وصال محمدیم

ہم ظہورِ جمالِ مُحَمَّدؐ کے عاشق ہیں
ہم حضرت محمد کی شرابِ وصال سے مست ہیں

از آفتاب حشر ندایم غم کہ ما
در زیر ظل مہر جلال محمدیم

قیامت کی گرمی کا ہمیں کوئی خوف نہیں
کیونکہ ہم حضرت محمدؐ کے آفتابِ جلال کے سائے میں ہیں

از بہر کار سازی ما اینقدر بس ست
کز صدق خاکپائے بلال محمدیم

ہماری کامیابی کے لئے بس یہی بات کافی ہے کہ ہم
سچائی کے ساتھ حضرت محمد کے بلال کی خاکِ پا ہیں

با صد ہزار شوق و طرب تا بروز حشر
ما بندۂ جمالِ کمال محمدیم

ہزار خوشی اور شوق کے ساتھ روزِ قیامت تک
کمالِ محمد کے جمال کے غلام ہیں

از من بجز محبتِ آل نبی مجو
ما مصدرِ محبت آلِ محمدیم

ہم میں آلِ محمدؐ کی محبت کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ڈھونڈو
ہم آلِ محمد کی محبت کے مصدر ہیں

صابرؔ ز فرق تا بقدم گشتہ ایم گوش
از ذوق در ہوائے مقال محمدیم

اے صابر ہم سر سے پاؤں تک مکمل گوش ہیں
ارشاداتِ محمدؐ کی محبت میں سرشار ہیں

نعت شریف

طوطیِ ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلوی

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقصِ بسمل بود، شب جائے کہ من بودم

پری پیکر، نگارے سرو قدے، لالہ رخسارے
سراپا آفتِ دل بود، شب جائے کہ من بودم

رقیباں گوش بر آوازِ او در ناز و من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود، شب جائے کہ من بودم

خدا خود میرِ مجلس بود، اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمعِ محفل بود، شب جائے کہ من بودم

مجھے کچھ خبر نہیں کونسی منزل تھی جہاں کل رات میں تھا۔ ہر طرف آپکے عشق کے متوالے بسمل کی طرح اس منزل میں تڑپ رہے تھے ★ حور کا سا چہرہ اور سرو جیسے قد کا محبوب جس کے رخسار لالہ کی طرح دمک رہے تھے۔ میرے دل کے لئے سراسر آزمائش بنے ہوئے تھے اس منزل میں جہاں کل رات میں تھا ★ میرے حریف اس کی آواز پر ناز کے ساتھ کان لگائے ہوئے تھے اور میں ترس رہا تھا۔ کیا بات بتاؤں، رات میں جس منزل میں تھا اسکی کیفیت بیان کرنا بیحد مشکل ہے ★ خسرو خداوندِ قدوس خود اس مجلس کے سربراہ تھے جو لامکاں کے اندر تھی، اور محمدؐ اس محفل کی روشنی کا منبع تھے جس محفل میں رات میں تھا۔

سمتِ کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل

محسنؔ کاکوروی مرحوم

کہدو کہ ملک گوش بر آواز رہیں
مدّاحِ پیمبر کی زباں کھلتی ہے

دل سے باندھے ہوئے احرام جو اُٹھا بادل
سر کے بل جاتا ہے تسلیم کو جھکتا بادل
داغ سیمائے تمنا ہے سراپا بادل
کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلہ بادل
سجدے کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل

چشمۂ خضر کی کانوں میں ہے پھیکی شہرت
کب مسیحا کو میسر ہوئی ایسی شہرت
عرش تک روئے زمیں سے ہوئی اونچی شہرت
دور پہونچی لب جان بخشِ نبی کی شہرت
سُن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسٰی بادل

فوج ایماں ہے کہ یہ ابر نے باندھا ہے پرا
تیری شمشیر ہے یا صاعقۂ قہر خدا
خرمن کفر کو اس برق غضب نے پھونکا
دین اسلام تری تیغ دودم سے چمکا
یا اُٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

ہو چکی سحر کی بھی بلبل افکار کی طیر
سمت کعبہ کبھی صحرا کبھی دریا کبھی دیر
ختم ہوتا ہے قصیدہ مع تضمیں بالخیر
محسنؔ اب کیجئے گلزار مناجات کی سیر
اب تو رحمت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

قصیدہ مدینہ شریف

حضرت اکبرؔ وارثی مرحوم

ہے مرنے پہ بھی آرزوئے مدینہ
مری خاک ہو خاکِ کوئے مدینہ

نہیں بھاتیں واعظ مجھے اور باتیں
کئے جا فقط گفتگوئے مدینہ

گریباں میں مُنہ ڈال کر اپنا دیکھے
ہے فردوس کیا روبروئے مدینہ

ہے دل تیرے صدقے نظر تیرے قرباں
حبیب خدا ماہروئے مدینہ

مبارک ہو لے کر مجھے کس ادا سے
مدینے چلی آرزوئے مدینہ

دکھا بلبلِ روحِ اکبرؔ کو یارب
بہارِ گلستانِ کوئے مدینہ

کوئے محمد

حضرت بیدم وارثی

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لیکے مرادیں آئیں گے مرجائیں گے مٹ جائینگے
پہونچیں گے ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قد دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا بابِ کرم ہے دیکھو یہی محرابِ حرم ہے
دیکھو خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سب کا رُخ سوئے کعبہ، سوئے محمد روئے کعبہ
کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدمؔ دل کی دنیا مہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نعت شریف

قطبِ عالم حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

دلا خاکِ رہِ کوئے محمدؐ شو محمدؐ شو — ز ہر سُوئے بیا سوئے محمدؐ شو محمدؐ شو

بہر دم سجدۂ جاں سوئے ابروئے محمدؐ کن — بروئے قبلۂ روئے محمدؐ شو محمدؐ شو

تجرّد پیشہ گیر از قیدِ عالم وارہاں خود را — اسیرِ حلقۂ موئے محمدؐ شو محمدؐ شو

بہ اخلاقِ الٰہی مُتّصف بودن اگر خواہی — سراپا سیرت و خوئے محمدؐ شو محمدؐ شو

بکن خالی مشام از بوئے گلہائے جہاں اے دل — بیا دلدادۂ بوئے محمدؐ شو محمدؐ شو

نیاز اندر دلت گر میرِ عرفانِ خدا باشد — فدائے شانِ دلجوئے محمدؐ شو محمدؐ شو

○

ترجمہ :-

شعر ۱ اے دل راہِ کوچۂ محمدؐ کی خاک ہو جا — ہر طرف سے محمدؐ کی طرف آ

" ۲ ہر وقت حضور کی جانب اپنا رُخ رکھ — قبلۂ رُوئے محمدؐ کی طرف ہو جا

" ۳ تجرّد اختیار کر اور تارک الدنیا ہو کر — حضور کے مُوئے مبارک کا اسیر ہو جا

" ۴ اگر اوصافِ الٰہی سے متصف ہونا چاہتا ہے تو — مجسّم طور پر حضرت محمدؐ کی سیرت اور اخلاق ہو جا

" ۵ اے دل دنیا کے پھولوں سے اپنا دماغ خالی کر — آ اور خوشبوئے محمد کا دلدادہ ہو جا

" ۶ اے نیاز اگر تیرے دل میں خدا شناسی کی تمنا ہے — تو محمدؐ کی شانِ دلجوئی پر قربان ہو جا

○

نعت شریف

امام السالکین حضرت شاہ محمد تقی رازؔ بریلوی

زباں پر جب بھی نامِ احمدِ مختار آتا ہے
زمیں کا ذرہ ذرہ وجد میں ہر بار آتا ہے

محبت اشک بن کر چشمِ مضطر سے ٹپکتی ہے
پسِ پردہ جو عالم ہے بروئے کار آتا ہے

خدا رکھے مدینہ کو مدینہ ایسی بستی ہے
مجھے ساقی تو ساقی میکدہ پر پیار آتا ہے

مئے حُبِّ محمدؐ پینے والوں کے یہ رُتبے ہیں
قیامت میں اُٹھیں گی انگلیاں میخوار آتا ہے

الٰہی رازؔ کا رازِ نہاں یوں آشکارا ہو
کہے عالم غلامِ احمدِ مختار آتا ہے

حضرت سید انوار الرحمٰن بسملؔ رحمۃ اللہ علیہ

نعت شریف

قائم ہوا نظمِ دو جہاں ذاتِ نبیؐ سے
پیدا ہوا ہر ایک سبب بے سببی سے

جس دل میں ہے عکسِ لب و رخسارِ محمدؐ
وہ آئنہ اچھا یمنی و حلبی سے

ہے مُطّلب و ہاشم و اجداد کی عزت
اُن کے لقبِ ہاشمی و مطلبی سے

اے ساقیٔ توحید اِن آنکھوں ہی کا صدقہ
اِک جام ملے ساغرِ چشمانِ نبی سے

جو آپ سے نسبت ہے، وہ ہے باعثِ عزت
کیا فائدہ اسلاف کی عالی نسبی سے

اُن تک جو پہنچ جائے تو بسملؔ کو ہو امید
کچھ نالۂ خونیں اثرِ نیم شبی سے

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ

شفیعِ محشر

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انھیں کی بو مایۂ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

سیہ لباسانِ دارِ دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ
ہر اک ہے اپنے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لبہائے نازک انکے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیمِ بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

نعت رسولؐ

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم

موزوں کلام میں جو ثنائے نبیؐ ہوئی
تو ابتدائے طبعِ رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصفِ پیمبرؐ رقم ہوئی
کاشانۂ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

تاریک شب میں آپ نے رکھا جہاں قدم
مہتاب نقشِ پا سے وہاں روشنی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادۂ عشقِ رسولؐ کا
جنت کی راہ اُسکے لئے ہے کھُلی ہوئی

آزاد اور فکر جگہ پائے گی کہاں
اُلفت ہے دل میں شاہِ زمن کی بھری ہوئی

○

سلام

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
سابق مہتمم الجامعۃ الاسلامیہ دارالعلوم دیوبند

نبیٔ اکرم شفیعِ اعظم دُکھے دِلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے رُوپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

ہم اب تنزل پہ آ گئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا، تمام اپنے غلام لے لو

بس ایک ارماں ہے اب تو طیبؔ مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن
سُناؤں میں ان کو حالِ دل کا کہوں میں اُن سے سلام لے لو

○

مولانا ظفر علی خاں مرحوم (علیگ)

نعتِ رسولؐ

وہ شمعِ اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ ہم رتبہ ہیں سب یارانِ نبیؐ
ہیں ایک ہی شعل کی کرنیں کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

نعت شریف

حضرت حاجی جان محمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

مرحبا، سیدِ مکی، مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذاتِ پاکِ تو دریں مُلکِ عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قُرآں بزبانِ عربی

بر درِ فیضِ تو اِستادہ بصد عجز و نیاز
رُومی و طوسی و ہندی، یمنی و حلبی

چشمِ رحمت بکشا، سُوئے مَن اندازِ نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مُطلبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سُوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

★ واہ واہ! آپ (ہی ہر جگہ) سردار ہیں، مکہ والوں کے بھی، مدینہ والوں کے بھی (بلکہ کُل عالم) عرب کے بھی سردار ہیں اور مدنی کے "دل بھی قُربان جان بھی ہدیہ" آپ کے کتنے اچھے القاب ہیں۔ ★ آپ کی مُقدس ذات (چونکہ) اِس مُلک عرب میں جلوہ فرما ہوئی۔ اِسی لئے قُرآنِ ربانی عربی زبان میں آیا ہے۔ ★ آپ ہی کے فیض بخش دروازہ پر نہایت عاجزی اور نیاز مندی سے کھڑے ہوئے ہیں (ہر ایک) رومی، طوسی ہندی یمنی اور حلبی۔ ★ مہربانی کی نگاہ اُٹھا کر مجھ پر بھی ایک نظر ڈال دیں، اے (ذاتِ عالی کہ) قریشی ہاشمی اور مُطلبی (آپ کے القاب ہیں)۔ ★ اے میرے سردار آپ میرے محبوب ہیں میرے دل کا علاج ہیں۔ قُدسی اپنی بیماری کے علاج کی طلب میں آپ کے پاس آیا ہے۔

مشاہیر شعرائے اردو

اور

مدحتِ رسولؐ

۷۸۶

تاجدارِ سخن میر تقی میرؔ

سلام

اے شہِ عالی مقام، تجھ پہ درود و سلام
بعد ہزاراں سلام، تجھ پہ درود و سلام

آوے ہے بے اختیار صلِّ علیٰ لب پہ ساتھ
لیتے ہیں جب تیرا نام تجھ پہ درود و سلام

راہ روِ راہِ راست، گریہ کناں گریہ ناک
کہتے گئے گام گام تجھ پہ درود و سلام

بھیجتے ہیں صبح و شام بعد قعود و قیام
اہلِ مساجد تمام تجھ پہ درود و سلام

حرف ہو یہ کچھ تو کہیں تیرے تقدس کے بیچ
کہتے ہیں ہم لاکلام تجھ پہ درود و سلام

اب جو کہے کیا کہے میرؔ زمانہ زدہ
روز و شب و صبح و شام تجھ پہ درود و سلام

نعت شریف

حضرت امیر مینائی

خلق کے سرور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم نیر اعظم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نوح کے ہمدم، خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر سخاوت کان مودت، آیۂ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم، کعبۂ اعظم، سب سے مقدم راز کے محرم
جان مجسم، روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر، ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالک کشور، تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبرِ موسیٰ ہادئ عیسیٰ، تارک دنیا، مالکِ عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ، خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری خاصۂ باری گرد سواری بادِ بہاری
آئینہ داری، فخرِ سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ، دن بھر شب بھر صلی اللہ علیہ وسلم

○

غزل نعت شریف

مرزا غالبؔ

از کلیاتِ فارسی

حق جلوہ گر ز طرزِ بیانِ محمدؐ است — آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است
آئینہ دارِ پرتوِ مہر ست ماہتاب — شانِ حق آشکار ز شانِ محمدؐ است
تیرِ قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است — اَمّا کشادِ آں ز کمانِ محمدؐ است
دانی اگر بہ معنی لولاکؐ وارسی — خود ہر چہ از حق است ازانِ محمدؐ است
ہر کس قسم بدانچہ عزیز است، می خورد — سوگندِ کردگار بجانِ محمدؐ است
واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فرو گزار — کاینجا سخن ز سروِ روانِ محمدؐ است
بنگر دو نیمہ گشتنِ ماہِ تمام را — کاں نیمہ جنبش ز بنانِ محمدؐ است
در خود ز نقشِ مہرِ نبوت سخن رود — آں نیز نامور ز نشانِ محمدؐ است

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

ترجمہ:

شعر ۱ حق بات محمدؐ کے طرزِ بیان سے جلوہ گر ہے — کلامِ حق زبانِ محمدؐ سے صادر ہوتا ہے
" ۲ چاند کی روشنی آفتاب کا پرتو اور آئینہ دار ہے — حق کی شان شانِ محمدؐ سے ظاہر ہے
" ۳ حکمِ الٰہی کا تیر بے شک اللہ کے ترکش میں ہے — لیکن وہ چلتا کمان محمدؐ کے ذریعہ ہے
" ۴ اگر تو لولاک کی حقیقت کو جان لے تو رہا ہو جائیگا — جو بات حق کی طرف سے ہے وہ حضرت محمدؐ سے ظہور پذیر ہوتی ہے
" ۵ ہر انسان اسی چیز کی قسم کھاتا ہے جو اُسے زیادہ عزیز ہوتی ہے — اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جانِ محمدؐ کی قسم کھائی ہے
" ۶ اے واعظ سایہ طوبیٰ کی بات چھوڑ دے — کیونکہ یہاں گفتگو حضرت محمدؐ کے سروِ رواں سے ہے
" ۷ غور کر پورے چاند کے دو ٹکڑے کئے جانے پر — وہ چاند حضرت محمدؐ کی انگلیوں کی جنبش سے آدھا ہوا
" ۸ اپنی ذات سے مہرِ نبوت کے نقش کی بات ہو رہی ہے — لیکن وہ مہرِ نبوت بھی نشانِ محمدؐ کی وجہ سے نامور ہوئی ہے
" ۹ اے غالبؔ ہم نے اپنے آقا کی تعریف اللہ پر چھوڑ دی ہے — اسلئے کہ اللہ کی ذاتِ پاک ہی مرتبہ محمدؐ کو جاننے والی ہے

جہاں اُستاد حضرت داغؔ دہلوی مرحوم ،

آرزوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا دے تو دے آرزوئے محمدؐ
کریں چشم و دل جستجوئے محمدؐ

کہاں باغِ جنّت کہاں باغِ یثرب
کہاں بُوئے گُل اور بُوئے محمدؐ

خوشی سے اُچھل جائیں تسنیم و کوثر
جو مل جائے آبِ وضوئے محمدؐ

کہوں کیوں نہ ہر بار صلِ علیٰ میں
تصوّر میں پھرتا ہے روئے محمدؐ

بنیں دستِ مژگاں مرے پاؤں یا آز
کروں طے ان آنکھوں سے کوئے محمدؐ

الٰہی نہ ہو داغؔ کا بال بیکا
رگِ جاں بنے تار موئے محمدؐ

آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر

حسرت

یہی حسرت تھی کہ گھر میرا مدینے میں رہے
بنا رنگون میں، ارماں مرے سینے میں رہے
آبِ زمزم کے عوض اشکِ خوں پینے میں رہے
لو خبر اب تو کہ کچھ دن مرے جینے میں رہے

نعت

کیوں نہ ہو عالم پہ احساں احمدِ مختار کا
ہے وہ مالک خالقِ کونین کی سرکار کا

کہتے ہیں موسیٰ کو غش آیا تھا کوہِ طور پر
اک تصرّف تھا وہ تیرے جلوۂ دیدار کا

کہتے ہیں عیسیٰ کو تھا مُردے جِلانے میں کمال
اک کرشمہ تھا وہ تیری خوبیٔ گفتار کا

تابشِ خورشیدِ محشر کا مجھے کیا غم ظفر
بیٹھنے والا ہوں کس کے سایۂ دیوار کا

عرضِ حال

بجنابِ سرورِ کائنات علیہ افضلُ الصّلوات و اکمل التحیات

شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دِیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اُس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے غیروں کے تھے دل آکے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جُدا ہے

جو دین کہ ہمدردِ بنی نوعِ بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اسمیں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیرِ غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کی
وہ عرضۂ تیغِ جہلا و سفہا ہے

شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ

اے روحِ محمد ﷺ

شیرازہ ہوا ملتِ مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

وہ لذتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ ہے جو مجھ میں وہ طوفان کدھر جائے

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کدھر جائے

اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمدؐ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے

بارگاہِ رسالت میں علامہ اقبال کا نذرانۂ عقیدت

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

وہ دانائے سُبل ختم الرُّسل مولائے کُل جس نے
فروغِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

آیۂ کائنات میں معنیِ دیریاب تو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے

یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

کافرِ ہندی ہوں میں دیکھ مرا ذوق و شوق
دل میں صلوٰۃ و درود لب پہ صلوٰۃ و درود

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی مرا ایماں ہے زنّاری

بہ مُصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبیست

نعت مبارک

علامہ سیماب اکبرآبادی مرحوم

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے
کہ رحمتوں کی اُٹھی ہے گھٹا مدینے سے

الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا
ہمارے درد کی لادے دوا مدینے سے

حساب کیسا نکیرین ہو گئے بے خود
جب آئی قبر میں ٹھنڈی ہوا مدینے سے

فرشتے سینکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں
بہت قریب ہے عرشِ خدا مدینے سے

خدا کے گھر کا گدا ہوں فقیر کوئے نبی
مجھے تو عشق ہے مکّے سے یا مدینے سے

حضرت حسرت موہانی

روزِ محشر سایہ گستر خود ہے دامانِ رسولؐ
تابِ دوزخ سے ہیں بے پروا غلامانِ رسولؐ

نور سے ایمان خالص کے منور تھا جہاں
اب کہاں سے آئے وہ عہدِ درخشانِ رسولؐ

رہنمائے گمرہاں و سرگروہ مقبلاں
عاشق و معشوق یزدانی و جانانِ رسولؐ

حسرت محروم ہے امیدوارِ التفات
اس طرف بھی اک نظر اے میر سامانِ رسولؐ

نعت مبارک

حضرت اصغر گونڈوی

دل نثار مصطفےٰؐ جاں پائمال مصطفےٰؐ
یہ اویس مصطفےٰؐ ہے وہ بلال مصطفےٰؐ

عالمِ لاہوت میں اور عالمِ ناسوت میں
کوندتی ہے ہر طرف برقِ جمال مصطفےٰؐ

سب سمجھتے ہیں اسے شمع شبستان حرا
نور ہے کونین کا لیکن جمال مصطفےٰؐ

ذرہ ذرہ عالمِ ہستی کا روشن ہوگیا
اللہ اللہ شوکت وشان جمال مصطفےٰؐ

شاعرِ انقلاب
جوشؔ ملیح آبادی مرحوم

نعت شریف

اے کہ ترے جلال سے ہل گئی بزمِ کافری
رعشہ، خوف بن گیا رقصِ بتانِ آذری

اے کہ ترا غبارِ راہ تابشِ روئے ماہتاب
اے کہ ترا نشانِ پا نازشِ لہر قادری

اے کہ ترے بیان میں نغمۂ صلح و آشتی
اے کہ ترے سکوت میں خندہ، بندہ پروری

چھین لیں تونے مجلسِ شرک و خودی سے گرمیاں
ڈال دی تونے پیکرِ لات و ہبل میں تھرتھری

تیرے قدم پہ جبہ سا، روم و عجم کی نخوتیں
تیرے حضور سجدہ ریز چین و عرب کی خودسری

تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
بخشا گدائے راہ کو تونے شکوہِ قیصری

بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر رشکِ خضر بنا دیا
راہزنوں کو دی ندا بن گئی شمعِ رہبری

تجھ پہ نثار جان و دل مڑ کے ذرا یہ دیکھ لے
دیکھ رہی ہے کس طرح ہم کو نگاہِ کافری

تیرے گدائے بے نوا تیرے حضور آئے ہیں
چہروں پہ رنگِ خستگی سینوں میں دردِ بے پری

تیرے فقیر اور دیں، کوچۂ کفر میں صدا
تیرے غلام اور کریں، اہلِ جفا کی چاکری

نعت شریف

شہنشاہِ تغزّل

حضرت جگرؔ مرادآبادی

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمت سلطانِ مدینہ

تو صبح ازل آئینۂ حسنِ ازل بھی
اے صلِّ علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ

اے خاکِ مدینہ تری گلیوں کے تصدق
تو خلد ہے تو جنت سلطانِ مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں در دولت سلطانِ مدینہ

کونین کا غم یادِ خدا وردِ شفاعت
دولت ہے یہی دولت سلطانِ مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگرؔ مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبت سلطانِ مدینہ

نعت مبارکؐ

ابوالاثر حضرت حفیظ جالندھری مرحوم

محمد مصطفےٰ محبوب داور، سرورِ عالم
وہ جس کے دم سے مسجودِ ملائک بن گیا آدم

دلائے حق پرستوں کو حقوقِ زندگی جس نے
کیا باطل کو غرقِ موجۂ شرمندگی جس نے

غلاموں کو سریرِ سلطنت پر جس نے بٹھلایا
یتیموں کے سروں پر کر دیا اقبال کا سایا

گداؤں کو شہنشاہی کے قابل کر دیا جس نے
غرورِ نسل کے افسوں کو باطل کر دیا جس نے

محمد مصطفےٰ مہرِ سپہرِ اوجِ عرفانی
ملی جس کے سبب تاریک ذرّوں کو درخشانی

وہ جس کا ذکر ہوتا ہے زمینوں، آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں مؤذن کی اذانوں میں

نعت

علامہ انور صابری مرحوم

سیرتِ یزداں صورتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
حسنِ مکمل، عشقِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم

شمعِ فروزاں محفلِ کُل میں مہرِ منوّر بزمِ رسل میں
جسم مؤخر روح مقدم صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ مدینہ، مالکِ بطحیٰ، نازشِ دنیا، زینتِ عقبیٰ
کون و مکاں کے صدرِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ مقدس ارفع و اعلیٰ نام مبارک اطہر و بالا
ذاتِ گرامی فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جنبشِ لب فرمانِ کرم ہے لوحِ جبیں عنوانِ کرم ہے
عقدہ کشائے مشکلِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ساقیِ کوثر چشمۂ فیضاں ابرِ نوازش، لطف بداماں
رحمتِ حق کی بارشِ پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

سلام

بحضور صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ اسرار محبت جس نے سکھلائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر پُرانا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دُکھ اٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اُس پر کہ جس کی سادگی درسِ بصیرت ہے
سلام اُس پر کہ جس کی ذات فخرِ آدمیت ہے
سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اُس پر بُروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اُس پر کہ جس کا نام لیکر اُس کے شیدائی
اُلٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت اَوجِ دارائی
سلام اُس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مُسلماں کا یہی مقصد، یہی ایماں، یہی شیوا
سلام اُس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سُنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے
سلام اُس پر کہ جس نے سونے والوں کو صدائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُنکر دُعائیں دیں

حضرت مولانا ماہر القادریؒ مرحوم
سابق مُدیر فاران

نعت رسول

حضرت بہزاد لکھنوی مرحوم

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، خم اُسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملے جس جگہ ہر قدم اُن کی رحمت ملے
جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر، وہ فلک رہ گیا، وہ زمیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر، وہ سکونِ دل و جاں وہ روحِ نظر
یہ اُنہیں کا کرم ہے اُنھیں کی عطا ایک کیفیت دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام، اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیفِ دوام، اک حیاتِ سکوں آفریں رہ گئی

پڑھ کے نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب، ہم رواں جب ہوئے سوئے کوئے حبیبؐ
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں، بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر یہ تمنائے قلبِ حزیں رہ گئی

نعت رسول

زائرِ حرم حمید صدیقی مرحوم

دربارِ نبیؐ کے جلووں کی وہ بارش پیہم کیا کہیے
وہ صبح کا منظر کیا کہیے وہ شام کا عالم کیا کہیے

وہ جنّتِ روح و خلدِ نظر، وہ سوز و گدازِ قلب و نظر
وہ روضۂ اطہر صلِ علیٰ، وہ نورِ مجسّم کیا کہیے

جس وقت تصوّر کرتا ہوں اک نیند سی آنے لگتی ہے
اے صلِ علیٰ آرام گہہ سرکارِ دو عالم کیا کہیے

میدانِ اُحد کی صبحِ طرب، پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں
اس کیف و خوشی کے عالم میں جیسے تھے ہم کیا کہیے

قربان حمیدِ خستہ جگر کیا جائیے اور اس سے بڑھ کر
ہے مجھ پہ ہمیشہ فیضِ درِ سرکارِ دو عالم کیا کہیے

فیض احمد فیض (مرحوم)



اے تو کہ ہست ہر دلِ محزوں سرائے تو
آوردہ ام سرائے دگر از برائے تو

خواجہ بہ تخت بندۂ تشویشِ ملک و مال
بر خاک رشکِ خسروِ دوراں برائے تو

آنجا قصیدہ خوانی لذّاتِ سیم و زر
اینجا فقط حدیثِ نشاطِ لقائے تو

آتش فشاں ز قہر و ملامت زبانِ شیخ
از اشکِ تر ز دردِ غریباں ردائے تو

باید کہ ظالمانِ جہاں را صدا کند
روزے بہ سوئے عدل و عنایت صدائے تو

نعت

حضرت عالم فتح پوری مرحوم

گھرے ہوئے ہیں بلاؤں میں ہم رسولِ کریم
کرم بہ حالِ غریباں کرم رسولِ کریم

ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے
طوقِ غلامی توڑنے والے
رُخ طوفاں کا موڑنے والے
قائدِ اوّل رہبرِ اعظم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

شامِ ابد میں نور ہے تجھ سے
صبحِ ازل معمور ہے تجھ سے
تُو ہی مُدثر تُو ہی مُزمّل
تُو ہی مؤخر تُو ہی مقدم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

حضرت خواجہ غلام سرورؔ فتح پوری مرحوم

نعت

آفاق ہے ناواقفِ اسرارِ محمدؐ
آئینۂ تحقیق ہے دیدارِ محمدؐ

ہے شمعِ ھُدیٰ روئے ضیابارِ محمدؐ
خورشید دل افروز ہے رخسارِ محمدؐ

اکرام نسیمِ چمنستانِ نبی ہے
ہے جوہرِ اوّل گُلِ گلزارِ محمدؐ

دنیا میں اندھیرا شبِ دیجور سے ہوتا
ہوتی نہ اگر مشعلِ انوارِ محمدؐ

یعقوب کی آنکھوں کی بصارت ہے یہی نام
یوسف بھی ہے سو جاں سے خریدارِ محمدؐ

تا منزلِ مقصد جو رسائی ہو عجب کیا
سرورؔ بھی ہے اک خادم دربارِ محمدؐ

حضرت فناؔ نظامی کانپوری مرحوم

ہر ابتدا سے پہلے ہر اک انتہا کے بعد
اعلیٰ ہے سب سے ذاتِ محمدؐ خدا کے بعد

شاید اسی کا نام ہے توہینِ جستجو
منزل کی ہو تلاش ترے نقشِ پا کے بعد

دل مطمئن ہے یوں تری بزمِ پناہ سے
بیمار مُسکراتا ہو جیسے شفا کے بعد

تشبیہ کے لئے ہیں یہ خورشید و ماہتاب
حاجت بھی ورنہ کیا تھی رُخِ مصطفیٰؐ کے بعد

کہنا رسولِ پاک سے طیبہ کے زائرو
میرا سلام اپنی ہر اک التجا کے بعد

مصرعہ یہ خوب حضرت جوہر کا ہے فناؔ
اِسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حضرت شاداںؔ اندوری مرحوم

نعتِ پاکؐ

پڑے ہوئے ہیں سرِ رہگزر مدینے میں
ہزاروں شمس ہزاروں قمر مدینے میں

جوابِ خلد ہیں سب بام و در مدینے میں
سنور گیا میرا ذوقِ نظر مدینے میں

سمندروں سے رکوں گا نہ کوہ و صحرا سے
بلائیں گے جو شہِ بحر و بر مدینے میں

ستالے جتنا بھی جی چاہے اے غمِ دوری
نکال لوں گا میں ساری کسر مدینے میں

میرا نصیب مجھے دن دکھائے وہ شاداںؔ
پڑھوں میں نعتِ نبیؐ عمر بھر مدینے میں

حضرت شفیقؔ جونپوری مرحوم

نعت

مہ و خورشید و انجم تھے مگر بے نور تھی دنیا
خدائی جگمگائی جب زمیں پر آدمی آیا

تبسم کی ادا سیکھی ہے کب گلہائے ہستی نے
جب اک انسانِ کامل لیکے ہونٹوں پہ ہنسی آیا

شبِ ظلمت کے ہنگاموں میں گم تھی عقلِ انسانی
یکایک طاقِ کعبہ پر چراغِ ہاشمی آیا

دکھانے کے لئے وحدانیت کی شان آدم کو
مٹانے کے لئے دنیا سے رسمِ آذری آیا

بشارت انبیاء دیتے رہے آدم سے عیسیٰ تک
نبوت ناز فرماتی ہے جس پر وہ نبی آیا

پڑی سوتی رہیں دنیا کی قومیں خوابِ غفلت میں
وہ جب آیا تو انساں کو شعورِ زندگی آیا

نعت

شکیلؔ بدایونی

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے
عاشقِ نبی ہو کر دُور ہوں مدینے سے

فرقتِ محمدؐ میں خوں فشاں ہیں یوں آنکھیں
جیسے مئے چھلکتی ہو، سُرخ آبگینے سے

زندگی کے طوفاں میں جبکہ ناخُدا تم ہو
کیوں نہ ہوں خدا والے مطمئن سفینے سے

کون سی دعا ہے وہ جو اثر نہیں رکھتی
ہاں مگر یہ لازم ہے مانگئے قرینے سے

اے حسین بطاسن ہے یہی خوشی میری
عمر بھر لگا رکھوں تیرے غم کو سینے سے

آنکھ بند کرتے ہی ہم تو اے شکیلؔ اکثر
چل دیئے مدینے کو آ گئے مدینے سے

محبوبِ کبریا سے میرا سلام کہنا

علامہ شارق ایرانی مرحوم

تجھ پر خدا کی رحمت اے عازمِ مدینہ ۔ نورِ محمدی سے روشن ہو تیرا سینہ
جب ساحلِ عرب پر پہونچے تیرا سفینہ اس وقت سر جھکا کر لِلّٰہ با قرینہ
سلطانِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

ساحل پہ آتے آتے موجوں کو چوم لینا موجوں کے بعد دلکش ذرّوں کو چوم لینا
اس پاک سرزمیں کی راہوں کو چوم لینا پھولوں کو چوم لینا کانٹوں کو چوم لینا
پھر نورِ والضحیٰ سے میرا سلام کہنا

راہِ طلب کا عالم جب قلب کو مزا دے عشقِ نبیٔ مرسل جب روح کو جلا دے
جب شورِ عاشقانہ جذبات کو جگا دے ہستی کا ذرہ ذرہ جب آہ کی صدا دے
عالم کے دِل رُبا سے میرا سلام کہنا

ہو جانبِ مدینہ جب کارواں روانہ صلِّ علیٰ محمّد کا لب پہ ہو ترانہ
وردِ زباں ہو جس دم اشعارِ عاشقانہ جب رحمتِ خُدا کا لُٹنے لگے خزانہ
سرچشمۂ عطا سے میرا سلام کہنا

دربارِ مصطفیٰ کی حاصل ہو جب حضوری پیشِ نظر ہو جس دم وہ بارگاہِ نوری
جب روح کو سکوں ہو مٹ جائے فکر دوری دیدارِ مصطفیٰ کی جب آرزو ہو پوری
والشمس کی ضیاء سے میرا سلام کہنا
محبوبِ کبریا سے میرا سلام کہنا

خمارؔ بارہ بنکوی

میں نے جو چھیڑی نعتِ رسولؐ
چھا گئے بادل کھل گئے پھول
شرک ہے یہ تو شرک قبول
ذکرِ خدا ہے ذکرِ رسول
عقل کی ہر تنقید فضول
عشق کی ہر لغزش ہے اصول
ہائے رے داغِ عشقِ رسول
شام کو تارا صبح کو پھول
پیشِ نظر ہے شکلِ رسول
دیدے خدایا حشر کو طول
بات مدینے جیسی کہاں
کون کرے فردوس قبول
نامِ محمدؐ لے کے تو دیکھ
رحمتیں ہیں بیتابِ نزول
ان سے یہ کہنا جا کے صبا
دل ہے بہت دوری سے ملول
اب تو بلالیں پاس مجھے
اب تو گذارش کرلیں قبول
پیشِ نظر روضہ ہو خمارؔ
اور پڑھوں میں نعتِ رسولؐ

بیکلؔ اُتساہی بلرام پوری

نعتِ پاکؐ

رکوع و سجدہ، قعود و قیام آپ کے نام
مرے حضور! صلواۃ و سلام آپ کے نام

یہ بحر و بر میں نمو، پیکرِ انا میں لہو
حیاتِ کون و مکاں کا نظام آپ کے نام

یہ مہکے مہکے چمن، اور یہ لہکے لہکے نجوم
یہ عرش و فرش کے جلوے تمام آپ کے نام

دھنک یہ عز و شرف کی عروج کا موسم
یہ ارتقا کا حسیں اہتمام آپ کے نام

حصولِ حق طلبی، یہ اصولِ غوث و ولی
سلوک و زہد کا ہر اک مقام آپ کے نام

یہ انبیاء و رُسل کا مقامِ قربِ الٰہ
ہر افتخار ہر اک احترام آپ کے نام

قلم سے نور تو کاغذ سے نکہتیں پھوٹیں
یہ حرف و لفظ یہ حسنِ کلام آپ کے نام

حضور! آپ کی توصیف میں رہوں بیکلؔ
ہے عارضی مری دولت: دوام آپ کے نام

گیتانجلی بلرام پور، گونڈہ (یو پی)

حضرت نظرؔ بارہ بنکوی

نعت

مئے عشقِ نبی سے دل سکوں پائے تو کیا کہنا
یونہی کچھ زندگی اپنی سنور جائے تو کیا کہنا

مدینے کی تمنا دل کو تڑپائے تو کیا کہنا
گھٹا جو گھر کے اُٹھی ہے برس جائے تو کیا کہنا

تصور ڈھونڈھنے نکلا ہے پھر راہیں مدینے کی
یہیں سے گنبدِ خضرا نظر آئے تو کیا کہنا

نمودِ غنچۂ ایماں ہے پھر گلزارِ مومن میں
یہ غنچہ رفتہ رفتہ پھول بن جائے تو کیا کہنا

سُنا ہے حشر میں پھر زندگی کا امتحاں ہوگا
محمدؐ کا جو دامن ہاتھ آجائے تو کیا کہنا

اجل برحق ہے لیکن اے نظرؔ اس دارِ فانی میں
رسولِ پاکؐ کے قدموں میں موت آئے تو کیا کہنا

اسعد شاہجہاں پوری

نعت پاکؐ

ظہور احمد مرسل، نشان حسن و یکتائی
خوشا محبوبی و دلبندی و خوبی و زیبائی

وہ صادق جس کے ہر ہر قول پر مہر خداوندی
وہ ناطق جس کی ہر ہر بات میں حق کی توانائی

وہ جس کے بندگان عام کی صف میں جم و کسریٰ
وہ جس کی جنبش ابرو پہ رقصاں ملک دارائی

تکلم کی بدولت گنج ساماں ذوق ہر سامع
تبسم کے تصدق گل بداماں ہر تمنائی

حضور آئے تو انساں نے شعور بندگی پایا
بہار آئی تو بخشی دیدۂ نرگس کو بینائی

ذرا دیکھو فروغ نقش پائے سرور عالم
ذرا دیکھو حریم ارض کی آئینہ سیمائی

مرا شوق سفر سوئے مدینہ کوئی کیا جانے
تصور میں ہوا کرتی ہے اسعد جادہ پیمائی

اُن کے بول

جناب ابرار کرت پوری

حکمِ الٰہی اُن کی رضا ہے حرفِ صداقت اُن کے بول
قرآں کی تفسیرِ مبارک باعثِ عظمت اُن کے بول

حق و صداقت اُنکی حدیثیں موجبِ رفعت اُنکے بول
ارفع و اعلیٰ اُن کی رسالت رافتِ اُمت اُنکے بول

امر و نہی کا درس ہے اُن سے اورشعورِ خوب و زشت
بزمِ رسالت کے منبر سے کاشفِ وحدت اُنکے بول

ہستی کی خلقت کے باعث حرفِ معانیٔ کونین
عالم عالم پھیلاتے ہیں بوئے رسالت اُنکے بول

جانِ حُسنِ ازل ہیں آقا وجہِ بہارِ صُبحِ نمو
فخرِ بصارت اُنکے جلوے عزِّ سماعت اُن کے بول

وہ ہیں عادل فاضل کامل وہ ہیں صادق اور عاقل
دافعِ عصیاں اُن کا فرماں منبعِ رحمت اُنکے بول

ایماں اے ابرار ہمارا وہ ہیں شفیعِ روزِ جزا
دینِ مبیں ہے اُن کی سیرت حکمِ شریعت اُن کے بول

رفعت سروش

نعت پاک

زمین و آسماں کو زندگی کا اک چمن کہیے
محمد مصطفیٰ کو اِس چمن کا بانکپن کہیے

وہ دامن جو دو عالم کے لئے ہے باعثِ رحمت
اسے خوشبوئے احمد سے معطر پیرہن کہیے

عرب سے اک صدا اٹھی ادھر گونجی اُدھر گونجی
اسے اب بزمِ موجودات پر سایہ فگن کہیے

رموزِ دانش و حکمت رقم ہوں جس صحیفے میں
اُسے خود خالقِ اعظم کا اعجازِ سخن کہیے

- : -

فاروق ارگلی

اگرچہ گھور اندھیرا رہ حیات میں ہے
اک آفتاب بھی روشن سیاہ رات میں ہے

ہوئی ہے اس طرح تفسیرِ شاہد و مشہود
خدا کے بعد وہی ساری کائنات میں ہے

مسیحا ایسا، تصور سے ہو شفا یابی
دوائے دردِ جہاں جسکی ایک بات میں ہے

جو اس نے راہ دکھائی تھی ہم بھلا بیٹھے
اسی لئے تو زمانہ ہماری گھات میں ہے

واجد سحری

نازشِ آدم میرے آقا
فخرِ دو عالم میرے آقا
ہے زیرِ نعلین مبارک
عرشِ معظم میرے آقا
آپؐ نے قصرِ کفر کیا ہے
درہم برہم میرے آقا
آپ نے دینِ حق کی خاطر
ہنس کے سہے غم میرے آقا
پیکرِ رحمت، لطفِ سراپا
خلقِ مجسم میرے آقا
قاسم جنت، ساقیٔ کوثر
سیدِ اکرم میرے آقا
واقفِ رازِ کون و مکاں ہیں
حق کے محرم میرے آقا
آپؐ کے در پر ہو جاتی ہے
سب کی جبیں خم میرے آقا
واجدِ غمگیں کو بھی کر دو
شاد و خرم میرے آقا

نوشاد احمد کریمی
بتیا (بہار)

نعت

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے
یعنی مولا کا دلبر مدینے میں ہے

شافعِ روزِ محشر مدینے میں ہے
صاحبِ حوضِ کوثر مدینے میں ہے

جس کو تاجِ نبوت ملا آخری
وہ شہنشاہِ اکبر مدینے میں ہے

جس کی خوشبو سے دنیا معطر ہوئی
وہ شگفتہ گلِ تر مدینے میں ہے

نور سے جس کے روشن ہیں دونوں جہاں
روشنی کا وہ پیکر مدینے میں ہے

ریگزاروں کی زرخیزیوں کے لئے
رحمتوں کا سمندر مدینے میں ہے

جس کو فردوس کی دلکشی مل گئی
جگمگاتا وہ منظر مدینے میں ہے

ہند نوشاد میرا وطن ہے مگر
میری منزل کا رہبر مدینے میں ہے

عرفان پربھنوی

نعتِ پاک

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ اسلام ہوتا نہ ایمان ہوتا
نہ انجیل ہوتی نہ قرآن ہوتا
نہ رائج کوئی رب کا فرمان ہوتا
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ دینِ الٰہی کی تکمیل ہوتی
نہ کفر و ضلالت کی تذلیل ہوتی
نہ امر و نواہی کی تعمیل ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نبوت نہ ہوتی رسالت نہ ہوتی
خلافت نہ ہوتی امامت نہ ہوتی
کسی کو کسی کی ضرورت نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ ادراک ہوتا نہ توفیق ہوتی
یقیں ہوتا حق کا نہ تصدیق ہوتی
نہ حق اور باطل میں تفریق ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

افضلؔ منگلوری

نعت شریف

خواہش سلطنت ہے نہ زر چاہیئے
یا نبیؐ ! آپ کی اک نظر چاہیئے

ناصحا ! اُن کے دامن کے سائے میں آ
واقعی تجھ کو جنّت اگر چاہیئے

سب کو منزل کی چاہت ہے، لیکن مجھے
شاہِ ابرار کی، رہگزر چاہیئے

اُن کے جلوے نمایاں ہیں چاروں طرف
بہرِ دیدار دل کی نظر چاہیئے

اِس غلامِ غُلامانِ سرکار کو
ارضِ طیبہ کا حکم سفر چاہیئے

عشق آساں نہیں ربّ کے محبوبؐ کا
دردِ دل اور سوزِ جگر چاہیئے

تو ثنا خوانِ خیرُالوریٰ بن گیا
اور کیا تجھ کو افضلؔ ہنر چاہیئے

سید نورالدین انورؔ، بھوپال

نعت

تم مظہر عرفاں نور خدا یا سیدنا یا مولانا
کونین میں ہے تم سے ہی ضیا یا سیدنا یا مولانا

تم وجہ بنائے ارض و سما یا سیدنا یا مولانا
ہو تم ہی شہ لولاک لما یا سیدنا یا مولانا

والفجر تمہارا چہرہ ہے واللیل تمہارے گیسو ہیں
تم کیف بہار صبح و مسا یا سیدنا یا مولانا

کیا حور و ملک کیا جن و بشر کیا ارض و فلک کیا شمس و قمر
ہر ایک کے تم ہو قبلہ نما یا سیدنا یا مولانا

تم صدر نشیں بزم رسل تم شاہ اُمم تم ختم رسل
تم رونق بزم ہر دوسرا یا سیدنا یا مولانا

تم نے تو پلٹ دی کایا ہی کچھ روز میں اہل عالم کی
سبحان اللہ اے صلِ علیٰ یا سیدنا یا مولانا

ہو تم ہی خلیل کعبہ دل ہو تم ہی کلیم وادی جاں
تم روح روان ہر دوسرا یا سیدنا یا مولانا

نعت

ہر ایک جانب دھواں دھواں تھا
ہزار وسعت تھی آسماں کی
مگر اندھیرے نے کس لیا تھا ہر ایک جانب سے
آدمی کو
دل اپنا ادراک کھو چکا تھا
نفس نفس بے بصیرتی کی دیوی
بصیرتوں کے تمام نسخے
ورق ورق کر کے ڈال آئی تھی اپنے احساس کے کنویں میں
مہیب ظلمت کے خونی افعی ہزاروں سورج نگل چکے تھے
تمام عالم سسک رہا تھا'
اور آدمیت کے زخم خوردہ بدن کا ہر زخم سبز ہو کر
خدائے واحد سے ملتجی تھا
کہ زندگی دے
ہزاروں سورج ترس رہے تھے، جو روشنی کو
خدائے برتر سے اپنا ادراک مانگتے ہیں
خدائے واحد، اکیلا، یکتا

وہ! جس نے "کُن" سے تمام عالم کو شکل دی ہے
وہ ذاتِ اعلیٰ کہ جو صمد ہے
مگر، رحیم و کریم بھی ہے
خود اپنی رحمت کو آدمیت کی شکل دیکر
خود اپنے ہی نور کو، کرم سے
کتاب دیکر، کلام دیکر
(جہاں کا سارا نظام دیکر)
عرب کی وادی کی سب سے اعلیٰ حسین و برتر
خلیق پیکر، جو آمنہ ہے
اسی کی گود میں دیدیا ہے
وہ نور آیا کہ ظلمتیں خواب کی طرح ٹوٹ کر بکھریں
تمام عالم پکار اُٹھا

بشیر آیا، نذیر آیا، بصیر آیا
بصیر آیا کہ جس نے سارے جہاں کو ایسی نظر عطا کی
کہ عرش سے اس طرف بھی دیکھیں
وہ نورِ حق ہے بشر کی صورت
درود اس پر سلام اُس پر
درود اس پر سلام اُس پر
درود اس پر سلام اُس پر

خیرالبشر اللہ اللہ

اختر شاہجہاں پوری

جب آقا کی ہوگی نظر اللہ اللہ
شبِ غم کی ہوگی سحر اللہ اللہ

شرف باریابی کا بخشا ہمیں بھی
صبا کب یہ دے گی خبر اللہ اللہ

بنے غازۂ رُخ تمنّا ہے میری
مدینے کی گردِ سفر اللہ اللہ

بفیضِ محمدؐ شرف یہ ملا ہے
فرشتوں سے افضل بشر اللہ اللہ

امین اور صادق ہیں یٰسین و طٰہٰ
خطاباتِ خیرالبشر اللہ اللہ

مدینے کے ذرّات سے نُور لیکر
چمکتے ہیں شمس و قمر اللہ اللہ

نہائے ہوئے نور ہی نور میں ہیں
مدینے کے سب بام و در اللہ اللہ

فلک سے بھی ہے مرتبے میں جو عالی
وہ روضہ وہ منبر وہ گھر اللہ اللہ

یہ کہتے ہیں آکر مدینے سے حاجی
پہونچ جائیں بارِ دگر اللہ اللہ

وسیلے سے آقاؐ کے مانگو جو اختر
دُعاؤں میں ہوگا اثر اللہ اللہ

نعت شریف

نذیر فتح پوری، پونہ

کیا پھول، کیا بہار، کیا نکہت تم ہی تو ہو
اس ساری کائنات کی زینت تم ہی تو ہو

جتنے بھی سلسلے ہیں چمن میں وہ تم سے ہیں
پھولوں کا حُسن تتلی کی چاہت تم ہی تو ہو

زندہ ہوں میں تمہارے ہی احساس کے طفیل
میرے لہو میں وجہِ حرارت تم ہی تو ہو

قرطاس اور قلم کو ملی تمؐ سے روشنی
الفاظ اور معانی کی حرمت تم ہی تو ہو

بے چہرگی کے دور میں یا صاحب الجمال
آئینۂ حیات کی عظمت تم ہی تو ہو

محشر کی تیز دھوپ سے گھبرا کے اُمتی
سائے میں جس کے بیٹھیں گے وہ چھت تم ہی تو ہو

تمؐ ہو تو ہے نذیر کی تخلیق کا بھرم
اس کے خیال و فکر کی وسعت تم ہی تو ہو

کیفی سنبھلی

نعت پاک

عرب اُسی کے لئے ہے عجم اسی کا ہے
یہاں ہر ایک وجود و عدم اسی کا ہے

اس آدمی کی حد ممکنات کیا کہنا؟
گیا جو سدرہ سے آگے قدم اسی کا ہے

نہیں خدا کے برابر یہ ہم بھی مانتے ہیں
خدا کے بعد تو جاہ و حشم اسی کا ہے

خلوص و مہر و وفا امن و آشتی کا نقیب
عمل ہر ایک حریف ستم اسی کا ہے

مرا تو ذکر ہی کیا ہے ملک جھکیں جس پر
وہ پاؤں مثلِ ستون حرم اسی کا ہے

یہ بات سچ ہے زیادہ لکھا پڑھا تو نہیں
مگر یہ کیفیِ جادو رقم اسی کا ہے

عزیز مانگرولی

نعت شریف

آقائے دو عالم کی جس دل میں محبت ہے
یوں کہیئے اُسے حاصل کونین کی دولت ہے
حاصل جسے آقا کے گنبد کی زیارت ہے
بخشش کی ضمانت ہے جنت کی بشارت ہے
سرکارِ مدینہ کی لب پر مرے مدحت ہے
"یہ اُن کی نوازش ہے یہ ان کی عنایت ہے
یہ راز بھی مضمر ہے معراجِ محمد میں
افلاک سے آگے بھی حدِ بشریت ہے
سورج کو بھی پلٹا یا شق چاند کو فرمایا
سلطانِ دو عالم کی ہر شے پہ حکومت ہے
ہم اس درِ اقدس پر بے وجہ نہیں آئے
کچھ دل کو تعلق ہے کچھ روح کو نسبت ہے
صدقے میں عزیز ان کے اللہ نے گر چاہا
دنیا میں بھی راحت ہے عقبیٰ میں بھی جنت ہے

کلیم الورؔ فلکؔ
سیکری مظفر نگر

نعت

دونوں عالم کی تنہا ضیاء آپؐ ہیں
یعنی محبوبِ رب الاعلیٰ آپؐ ہیں

آپؐ کی شان کیسے قلم لکھ سکے
ابتدا آپؐ ہیں انتہا آپؐ ہیں

حشر کے روز کیا ہوگا کچھ غم نہیں
اپنی اُمت کے جب پیشوا آپؐ ہیں

ہم غلاموں کو اب فکر کوئی نہیں
ساتھ میں جب رسولِ خدا آپؐ ہیں

ہو مصائب سے کیوں کر ہراساں فلکؔ
دردمندوں کے دِل کی دوا آپؐ ہیں

الیاس نازؔ
مانگرول

نعت

مجھے زندگی دی ہے بیشک خدا نے
سکھایا ہے جینا مگر مصطفےٰؐ نے

بشر ہی کو کیا ہے شجر کو حجر کو
پڑھایا ہے کلمہ رسولِ خدا نے

خدائی کا دعویٰ جو کرتے تھے اُن کو
جھکایا ہے قدموں میں خیرالوریٰ نے

اِس اُمت کی خاطر سدا مشکلوں میں
گذارا ہے جیون شہِ دوسرا نے

بھلا راستہ کیسے بھٹکیں گے اب ہم
بتا دی ہے منزل ہمیں رہنما نے

درخشاں کئے نازؔ خورشید و انجم
ضیاء چاند کو دی ہے بدرالدجیٰ نے

احسانِ عظیم

شوق ماہری

حافظ ہوں نہ خیام نہ غالب ہوں نہ جامی
ہے میرے لئے فخر محمد کی غلامی

ہے نام ترا باعثِ تسکیں دل و جاں
اللہ کا احسان تری ذاتِ گرامی

تفریق جو تھی رنگ و نسب کی وہ مٹا دی
اب کوئی ترکی ہے نہ تازی ہے نہ شامی

مظلوم کو ظالم کے شکنجے سے چھڑایا
بیکس کا تو والی ہے تو مزدور کا حامی

جو بات کہی ہو گئی معیارِ صداقت
قرآن کی تفسیر ترا نطقِ گرامی

دنیا ترے احساں سے سبکدوش نہ ہوگی
دشمن بھی رہیں گے ترے اخلاق کے حامی

تو رحمتِ عالم ہے تو مقصودِ جہاں ہے
تو ختمِ رسل ختمِ نبوت کا پیامی

قرآن ہی قرآن ترا روئے منور!
آیات ہی آیات تری نرم کلامی

گلزارِ دو عالم میں نسیم سحری نے
سیکھی تری رفتار سے آہستہ خرامی

قربان ہے شوق اُس پہ مری جان مرا دل
مجھ کو بھی عطا ہو درِ اقدس کی غلامی

نعت شریف

امیر دہلوی

ہیں ہم باریابِ حرم یا محمدؐ
یہ سب آپ کا ہے کرم یا محمدؐ

سبھی انبیا آپ کے خوشہ چیں ہیں
بلا شک امامِ اُمم یا محمدؐ

کیا ہے ہمیں اپنی اُمت میں شامل
نوازش، عنایت، کرم یا محمدؐ

خدا آپ کا اور ہم آپ کے ہیں
بجا ہے خدا کی قسم یا محمدؐ

امیرؔ آپ کی نسبتوں پر ہے نازاں
اسے کیوں ستائے گا غم یا محمدؐ

نعت

مہدی پرتاپگڈھی

درد دِل سے انساں کو آشنا بنا ڈالا
آپؐ نے تو ملبے سے گھر نیا بنا ڈالا

خود پرست انساں کو حق شناسیاں بخشیں
فضل رب سے مٹی کو کیمیا بنا ڈالا

وہ بشر جو خود اپنی راہ بھول بیٹھا تھا
اُس کو ایک عالم کا رہنما بنا ڈالا

گونج اٹھا فضاؤں میں لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
ایسا حق پرستوں کا قافلہ بنا ڈالا

آپؐ کا تھا وہ اخلاق ٹوٹے دل جڑے جس سے
آپؐ نے تو پتھر کو آئینہ بنا ڈالا

دشمنوں کے ذہنوں کو نورِ آشتی بخشا
آپؐ نے مخالف کو ہم نوا بنا ڈالا

اک خدائے واحد سے روشناس کروا کر
حسنِ زیست سے ہم کو آشنا بنا ڈالا

بات کیا ہے اپنوں کی معترف پرائے ہیں
یوں کچھ اپنی سیرت کو آئینہ بنا ڈالا

آپؐ کے اصولوں پر جب عمل کیا ہم نے
کوہ و دشت و دریا میں راستہ بنا ڈالا

بے خطر گذر آئے تند و تیز موجوں سے
آپؐ کو جو کشتی کا ناخدا بنا ڈالا

کر دیا یقیں پیدا خیر سے نہ ہونے کا
دھو کے زنگ ہر دل کو آئینہ بنا ڈالا

نورِ احمد زمیں پر دمکنے لگا چرخ کے گوشوارے چمکنے لگے
فرش سے عرش کو روشنی مل گئی آسماں پر ستارے چمکنے لگے

لو وہ دیکھو دیارِ حبیب آگیا، مرحبا شہرِ طیبہ قریب آگیا
گنبدوں کے کلس مسکرانے لگے مسجدوں کے منارے چمکنے لگے

سُوئے محبوب جب قافلہ چل پڑا، پاپیادہ سفر لطف دینے لگا
ہر قدم پر اُجالے بکھرنے لگے ہر طرف چاند تارے چمکنے لگے

چشم نم تھی تو دل غم سے پامال تھا فرقتِ شاہِ دیں میں عجب حال تھا
شامِ غم یک بیک روشنی ہو گئی سارے آنسو ہمارے چمکنے لگے

افسرؔ اب منزلِ نور نزدیک ہے، دل میں اک جذبۂ نو کی تحریک ہے،
لو وہ جدّہ کا ساحل قریب آگیا، لو وہ دلکش نظارے چمکنے لگے

دیارِ حبیب

خورشید افسرؔ بسوانی

ساحرؔ داؤدنگری

نعت

محمدؐ کا اعلیٰ مقام اللہ اللہ
خدا خود ہوا ہم کلام اللہ اللہ

محمدؐ کا یہ احترام اللہ اللہ
خود اللہ بھیجے سلام اللہ اللہ

ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
فدایان خیر الانام اللہ اللہ

زمیں پر ہر ایک جا ترا نام روشن
یہ کس نے کیا اہتمام اللہ اللہ

ہے ساحرؔ دعا جب دمِ مرگ آئے
میرے لب پہ ہو تیرا نام اللہ اللہ

جدید حالی ساہی افیم کوٹھی داؤدنگر اورنگ آباد (بہار)

رمزیؔ اٹاوی

حضرت محمدؐ

صحابہ ہی حقیقت میں تھے دیوانے محمدؐ کے
محمدؐ تھے چراغ اُن کے، وہ پروانے محمدؐ کے

وہ اپنے خون کے پیاسوں کو بھی شربت پلاتے تھے
یہ اعلیٰ حوصلے دیکھے ہیں دنیا نے محمدؐ کے

جہاں میں مثلِ گل آئے رہے وہ مثلِ بوئے گل
ہزاروں گُل کھلائے گرچہ اعدا نے محمدؐ کے

چراغِ راہ بن کر جادۂ منزل دکھاتے ہیں
وہ روشن نقش چھوڑے ہیں کفِ پا نے محمدؐ کے

نظامِ حق جو پھیلائیں وہ ہی سچے ہیں دیوانے
یوں کہنے کو تو رمزیؔ سب ہیں دیوانے محمدؐ کے

۱۵۹۲/۲۲ بھارت کالونی شپ ہاؤس، جودھپور — ۶

نعت

محتشم حبیبی بلیاوی
راور کیلا

تابانیوں کو ماہِ منوّر سے پوچھیے
عظمتِ نبیؐ کی کنکر و پتھر سے پوچھیے

سدرہ نشیں ہی رہ گئے آگے نہ بڑھ سکے
جبریلؑ امیں پہ گذری جو وہ پر سے پوچھیے

رُتبہ طفیل نسبتِ سرکار کیا مِلا
عثمانؓ عمرؓ، بوبکرؓ سے حیدرؓ سے پوچھیے

صبر و رضا سے کس نے کرایا ہے روشناس
اصحابِ عالی ظرفِ پیمبر سے پوچھیے

کتنا عظیم تر تھا پسینہ حضورؐ کا
مشک و گلاب و باغِ معطّر سے پوچھیے

مختارِ کل ہی رب نے بنایا ہے آپؐ کو
اِس کا ثبوت سورۂ کوثر سے پوچھیے

عزّت ملی، سکوں مِلا، روشنی مِلی
کیا کیا مِلا نبیؐ سے وہ محشر سے پوچھیے

انور مینائی

نعت

حسن و آرائشِ دو جہاں آپؐ ہیں
تابشِ بزمِ کون و مکاں آپؐ ہیں

آپ جلوہ نما ہیں ازل تا ابد
دوسرے لفظوں میں جاوداں آپؐ ہیں

اپنی نظریں وہاں تک پہنچتی نہیں
یہ خدا جانتا ہے کہاں آپ ہیں

لُو کے جھونکے مجھے چاندنی سے لگے
درد کی دھوپ میں سائباں آپ ہیں

وسعتیں کچھ ہمیں بھی عطا کیجئے
ہم ہیں محدود اور بیکراں آپ ہیں

جہل کی دھند ہے میرے چاروں طرف
حرفِ ادراک کی کہکشاں آپ ہیں

آپ کی ذات ہے رحمتِ بیکراں
ہم گنہگاروں پر مہرباں آپ ہیں

بدر واسطی
بھوپال

نبیؐ سے نسبت شعار اپنا
بڑھا اسی سے وقار اپنا
کٹھن سمے میں تمہارے دم سے
سفینہ ہوتا ہے پار اپنا
متاعِ تسکینِ جان و دل بھی
نبیؐ کی باتیں قرار اپنا
درُود جس دن پڑھا تڑپ کر
ہُوا ہے روشن دیار اپنا
تمہارا ہوں میں تو کرلیا ہے
بہشتیوں میں شمار اپنا

دلدار ہاشمی
پونہ

قرآن کہہ رہا ہے خُدا کی زبان میں
پڑھتے رہو درود محمدؐ کی شان میں
اِس واسطے خیال میں جنت نہیں رہی!
کعبہ ہے میرے دل میں مدینہ ہے دھیان میں
اِک بوریا نشین کا اعجاز دیکھئے
پھیلایا جس نے دین کو سارے جہان میں
اِسلام کا ہے آج بھی مہکا ہوا چمن
ہوتا ہے جس کا تذکرہ دونوں جہان میں
عیسیٰؑ پہ اور موسیٰؑ پہ کچھ منحصر نہیں
محشر میں سب ہی ہونگے تمہاری امان میں
دلدار معجزہ ہے یہ نعتِ رسولؐ کا
تاثیر آگئی ہے جو میری زبان میں

عہد نعتیں

-:-

ساحر افغانی

نعت شریف

کس طرح ثنا ہو ترے پاکیزہ بدن کی
شرمندہ پسینے سے ہے بُو مشکِ ختن کی

معراجِ بصارت ہے ترا مُصحفِ اطہر
معراجِ سماعت ہے صدا ترے دہن کی

حیران تھی دنیا تیرے برسوں کے سفر پر
موجود تھی گرمی تیرے بستر پہ بدن کی

پیوست رگِ جاں میں ہر اک لفظ ہے تیرا
تاثیر انوکھی ہے تیرے طرزِ سُخن کی

سینے میں تیرے پلتا رہا کربِ وفا کا
اکثر تجھے یاد آئی مدینے میں وطن کی

- - - : - - -

اقبال خلش
آکوٹ، مہاراشٹر

اک چٹائی پہ جو سلطان نظر آتا ہے
اس کے کردار میں قرآن نظر آتا ہے

ایک اُنگلی کے اشارے پہ ہُوا دو ٹکڑے
چاند بھی تابعِ فرمان نظر آتا ہے

گھر سے چلتا ہے کوئی قتل کی نیت کر کے
لوٹتا ہے تو مُسلمان نظر آتا ہے

باندھ کر پیٹ پہ پتھر ہے مشقت جاری
کس بلندی پہ اک انسان نظر آتا ہے

مجھ گنہگار و سیہ کار کی بخشش ہو جائے
آپؐ کے دم سے یہ امکان نظر آتا ہے

اے خلش انؐ کی احادیث جو پڑھ لے اُس کو
فلسفہ کوئی ہو بے جان نظر آتا ہے

منظور الحسن منظور

پونہ

نور و نکہت میں ہے غرق سارا جہاں
آئے گردش میں پھر حق کے جام و سبُو

اُن کی آمد پہ ہے جشنِ کون و مکاں
جن کی صدیوں سے تھی خلق کو جستجو

درس انسانیت کا دیا آپؐ نے
بزمِ گیتی میں ہے آپؐ سے رنگ و بو

آپؐ سے پایا ہم سب نے عرفانِ حق
آپؐ ہی سے ہے توحید کی آبرو

ہو میسّر اگر خاکِ پائے نبیؐ
کیوں کریں لعل و گوہر کی پھر آرزو

کس کی توصیف منظور ہے یہ بتا
کہہ رہا ہے جو ہر شعر تو باوضو

تصدیق فرخ آبادی

نعت شریف

پڑھ لے گا جو وظیفہ محمدؐ کے نام کا
جنت میں حق ملے گا اسی کو قیام کا

بے شک جواب ملتا ہے آقا کی سمت سے
تم بھیج کر تو دیکھ لو تحفہ سلام کا

اُنگلی کے اک اشارے سے شق القمر ہوا
مشہور معجزہ ہے یہ خیر الانام کا

حاصل ہو کاش مجھ کو بھی دیدارِ مصطفیٰ
طالب نہیں میں اس کے سوا کچھ انعام کا

ہو جاتے بالیقیں ابو طالب بھی جنتی
پڑھ لیتے کاش کلمہ محمدؐ کے نام کا

آواز اُن کی عرشِ بریں پر سُنی گئی
یہ مرتبہ ہے آپ کے حبشی غلام کا

ذکرِ نبی کو بیٹھئے تصدیق باوضو
بے شک یہ ہے مقام بڑے احترام کا

فراقؔ جلال پوری

نعت پاک

صدیوں میں پھرا لے کر درد جسے سینے میں
وہ زخم بھرا جاکر واللہ مدینے میں

سرکارِ دو عالم کی اُلفت کے بغیر اے دل!
کیا لُطف ہے مرنے میں، کیا لطف ہے جینے میں

جو کچھ وہ جسے چاہیں، جب چاہیں عطا کر دیں!
کیا چیز نہیں اُن کے رحمت کے خزینے میں

خورشید و قمر دونوں اُس در کے سوالی ہیں
ذرّے بھی ستاروں سے بہتر ہیں مدینے میں

پابوسی کی حسرت میں زندہ ہوں فراقؔ اب تک
شاید کہ بُلا بھیجیں وہ حج کے مہینے میں!

نوابؔ ظفر، بمبئی

نعت پاک ﷺ

رشکِ فردوسِ بریں ہے آج مکّہ کی زمیں
آ رہے ہیں، آ رہے ہیں، رحمت اللعالمین

مصطفےٰ یوں آمنہ کی گود میں ہیں جلوہ گر
رحل پر قرآن جیسے اور خاتم پر نگیں

یوں تو کوئی ہے کلیم اللہ اور کوئی خلیل
جز ترے کوئی نہیں محبوبِ ربّ العالمیں

سرنگوں ہیں آپ کی چوکھٹ پہ اصنامِ حرم
اے شہنشاہِ دو عالم آفریں صد آفریں

آستاں اُن کا نوابؔ اک سجدہ گاہِ ناز ہے
جس پہ آ آ کر فرشتے بھی جھکاتے ہیں جبیں

جاوید احمد جاوید

نعت شریف

خرد سے، ہوش سے، قلب وجگر سے بالا تر
ہے بس مقامِ محمّد نظر سے بالا تر

وہی حبیبِ خدا شاہِ انبیاء ہیں وہی
ستارے ہو نہیں سکتے قمر سے بالا تر

سکونِ قلب کی خاطر پڑا رہوں گا وہیں
محل نہیں ہے محمد کے در سے بالا تر

خدا کے فضل سے طوفان غرق کر نہ سکا
نہیں تھا میرا سفینہ بھنور سے بالا تر

میں جی رہا ہوں اے جاویدؔ اُن کے زیرِ کرم
ہے اُن کا عشق مجھے مال وزر سے بالا تر

رفت شاکر سائیکل ٹیکسی کارنر، پربھنی (مہاراشٹر)

ڈاکٹر جلال توقیر

نعت بحضور سرورِ کونین

دل میں ہے میرے ایک ہی ارمان یا رسولؐ
نکلے تمہارے در پہ مری جان یا رسولؐ

سیرت میں آپ صورتِ قرآن یا رسولؐ
میرا ہے یہ عقیدہ یہ ایمان یا رسولؐ

احسان ہے حضورؐ کا کل کائنات پر
لاریب آپؐ محسنِ انسان یا رسولؐ

فرمودۂ رسولؐ ہے فرمودۂ خدا
فرمانِ حق ہے آپ کا فرمان یا رسولؐ

دونوں جہاں ہیں آپکی رحمت سے فیضیاب
ہے دوجہاں پہ آپ کا احسان یا رسولؐ

دامن میں میرے صرف ندامت کے اشک ہیں
ہو میری مغفرت کا بھی سامان یا رسولؐ

توقیرؔ کو حضوری کا ہو گر شرف نصیب
قربان کر دے در پہ دل وجان یا رسولؐ

محمد خلیق انور صدیقی

الصلوٰۃ وسلام

اے ہمارے خدا ربِ بیت الحرام
میرے آقا سے کہدے تو میرا سلام

سطحِ افلاک پہ گونجے صلِ علیٰ
میرے لب پہ جب آئے محمدؐ کا نام

بوجھ سر پہ ہے عصیاں کا بھاری مرے
پاؤں میں بھی نہیں ہے مرے اِستقام

تجھ سے ہے التجا میرے ربّ العُلیٰ
اُن کی خدمت میں پہنچا دے میرا سلام

جا کے در پہ فرشتے کہیں یا نبیؐ!
تیرے انور نے رو رو کے بھیجا سلام

سیدالمرسلین، خاتم الانبیاء
سارے نبیوں کے ہیں آپؐ ہی تو امام

اے شفیع الوریٰ، مجتبیٰ، مصطفیٰ،
اب بُلا لیں مجھے اپنے دارالسلام

دیکھوں جلوہ ترا اے رسولِ خدا،
آخری التجا ہے بصد احترام

سبز گنبد کا سایہ ہو سر پہ مرے
سامنے ہو نگاہوں کے ماہِ تمام

پیش خدمت میں انور کرے یا نبیؐ
الصلوٰۃ وسلام الصلوٰۃ وسلام

بسم اللہ عدیم برہانپوری

ذکرِ صلِّ علیٰ

رسولِ پاک کا کلمہ جو پڑھنے والا ہے
وہ کب کسی سے زمانے میں ڈرنے والا ہے

درود و نعت کے لہجے میں ذکرِ صلِّ علیٰ
یہ نور بن کے جہاں میں بکھرنے والا ہے

ادب سے کہتی ہے دُنیا جسے خدا کا نبیؐ
بروزِ حشر شفاعت وہ کرنے والا ہے

ہے زادِ راہ جو عشقِ نبی کا سرمایہ
گلوں کی شکل وہ دامن کو بھرنے والا ہے

عدیمؔ جس پہ ہوا احساں رسولِ اکرمؐ کا
وہ پستیوں سے یقیناً اُبھرنے والا ہے

جامع مسجد، گل چوک، برہانپور ۴۵۰۳۳۱ ایم پی

ڈاکٹر علی احمد جلیلی

نعت شریف

خامہ کوثر میں جب دُھلا ہوگا
قابلِ نعت تب ہوا ہوگا
شوقِ دیدار کب رُکا ہوگا
بڑھ کے جالی سے چھن گیا ہوگا
سبز گنبد کی آرزو ہے مگر
جانے پودا یہ کب ہرا ہوگا
واپس آئے تو گرم تھا بستر
وقت چلنے سے رک گیا ہوگا
قدِ بے سایہ بن گیا سایہ
دھوپ کا اب عذاب کیا ہوگا
ہم یہاں آپؐ ہیں مدینے میں
کس طرح طے یہ فاصلہ ہوگا
روشنی ڈالتی ہے سیرت پر
کوئی سورج تراشتا ہوگا
خاکِ طیبہ کہاں قدم رکھوں
ہر جگہ ان کا نقشِ پا ہوگا
اپنے دامن میں دو علی کو جگہ
کوئی گوشہ تو بچ رہا ہوگا

ڈاکٹر امام اعظم
بہار

نسبتیں

نبیؐ کی ذات سے وابستہ زندگی کرلو
جو چاہو اس طرح مقبول بندگی کرلو

وہ آہ جس سے کہ محبوب بھی تڑپ جائے
دل و نگاہ میں پیدا وہ عاشقی کرلو

وہ روزِ حشر شفاعت کو آنے والے ہیں
سراپا خود کو تم آدابِ عاجزی کرلو

بس ایک سیرتِ اقدس کی رہنمائی سے
جو چاہو کرنا تم پوری تو ہر کمی کرلو

ہوائے طیبہ کچھ ایسی بہار لائی ہے
گلِ امید کی ہر شاخ کو ہری کرلو

دعا کے وقت نبیؐ کا خیال جب آئے
تم اپنی آنکھوں کو اس وقت شبنمی کرلو

کبھی گذر نہیں ظلمت کا ہو سکے اعظم
نبیؐ کے نور سے گر دل میں روشنی کرلو

- : -

نازاں جمشید پوری

رسولِ عربیؐ

آپؐ با عظمت و ذیشان رسولِ عربی
دونوں عالم کے ہیں سلطان رسولِ عربی

بخشوالی شبِ معراج میں اُمت اپنی
ساری خلقت کے نگہبان رسولِ عربی

آپؐ کی ذاتِ گرامی کا نہیں کوئی جواب
آپؐ پر اُترا ہے قرآن رسولِ عربی

حشر میں آپ کی کملی ہی کا سایہ ہوگا
عاصیوں کا ہے یہ ایمان رسولِ عربی

آپؐ ہیں سب سے جُدا، آپؐ ہیں محبوبِ خدا
حق تعالیٰ کی ہیں پہچان رسولِ عربی

اپنی اُمت کے لئے آپؐ نے کیا کیا نہ کیا
آپؐ کے لاکھوں ہیں احسان رسولِ عربی

خوش نصیبی ہے میری آپؐ کے در کا ہوں گدا
آپؐ پر نازاںؔ ہے قربان رسولِ عربی

نعت

شفیع اللہ خاں رازؔ اٹاوی

ہر کسی پر مہرباں ہیں رحمت اللعالمیں
رحمتِ ابرِ رواں ہیں رحمت اللعالمیں

ہر قدم پر پاسباں ہیں رحمت اللعالمیں
سب کے میرِ کارواں ہیں رحمت اللعالمیں

محسنِ انسانیت ہیں، رہبرِ اہلِ جہاں
زندگی کے ترجماں ہیں رحمت اللعالمیں

بیکس و مظلوم انسانوں کو بخشتا ہے سکوں
نسخۂ تسکینِ جاں ہیں رحمت اللعالمیں

مومنوں کی محفلوں میں رحمتوں کا ہے نزول
رات دن وردِ زباں ہیں رحمت اللعالمیں

جن کے دامن میں مہکتا ہے عروجِ زندگی
وہ بہارِ گلستاں ہیں رحمت اللعالمیں

ظلمتِ بزمِ جہاں مجھ کو ڈرا سکتی نہیں
روشنئ بزمِ جاں ہیں رحمت اللعالمین

جن کی رحمت سے مہکتا ہے چمن اسلام کا
وہ بہارِ بے خزاں ہیں رحمت اللعالمیں

انتشار و خلفشارِ وقت ہے حیرت زدہ
حامئ امن و اماں ہیں رحمتؐ اللعالمیں

بھولنا چاہے بھی تو دنیا بھلا سکتی نہیں
ایسی تاریخِ جہاں ہیں رحمت اللعالمیں

مانگنے والو جو چاہو وہ ادب سے مانگ لو
تاجدارِ دو جہاں ہیں رحمتؐ اللعالمیں

رازؔ اُن سے رازِ دو عالم کا پوشیدہ نہیں
وہ نرالے رازداں ہیں رحمتؐ اللعالمیں

احسان دانش

کعبۂ جاں قبلۂ قلب و نظر پیدا ہوئے
خواجۂ کونین، شاہِ بحر و بر پیدا ہوئے

ہر قدم اک مشرقِ نور و ضیا، کا سامنا
ہر نفس امکانِ معراجِ نظر پیدا ہوئے

جس زمیں کو پائے بوسی کا شرف حاصل ہوا
اس زمیں میں لعل و یاقوت و گہر پیدا ہوئے

عارفِ ارض و سما، میرِ بساطِ کائنات!
خیر سے خیر الامم، خیر البشر پیدا ہوئے

جس نے دیکھا پھر نہ دیکھا اور کچھ اُنکے سوا
اک نظر میں سینکڑوں حسنِ نظر پیدا ہوئے

اب نہ اُتریں گے صحیفے اب نہ آئینگے رسول
لے کے قرآں آخری پیغامبر پیدا ہوئے

حسن کو جس رنگ میں دیکھا تڑپ کر رہ گئے
اور یہ حالات دانش عمر بھر پیدا ہوئے

احمد ندیم قاسمی

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے، یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں، جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا

مری آنکھوں سے جو ڈھونڈیں تجھے ہر سو دیکھیں
صرف خلوت میں جو کرتے ہیں نظارا تیرا

ندیاں بن کے پہاڑوں میں تو سب گھومتے ہیں
ریگزاروں میں بھی بہتا رہا دریا تیرا

اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

ایک بار اور بھی یثرب سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا

پیرزادہ قاسم (کراچی)

نعت

عیاں سخن بھی وہی فکر میں نہاں بھی وہی
ہوں بے قرار تو وجہِ قرارِ جاں بھی وہی

انھیں کی یاد سہارا ہے پا شکستوں کا
میں راہِ زیست میں پُرسانِ خستگاں بھی وہی

وہ اپنی ذات میں تفسیرِ حکمِ باری ہیں
ندائے شب بھی وہی صبح کی اذاں بھی وہی

وہ دشمنوں کو بھی اپنے نوازتے ہیں مگر
عدوئے حق کے لئے خنجر و سناں بھی وہی

ستم کی دھوپ نے سب کچھ جلا دیا ہوتا
ہیں کشتِ زیست پہ رحمت کا سائبان بھی وہی

وہی تو اصل میں مقصودِ کارواں ہیں مگر
عجیب بات کہ ہیں میرِ کارواں بھی وہی

مظفر وارثی (لاہور)

نبی کے راستے کی خاک لوں گا
میں سب سے قیمتی پوشاک لوں گا

محل مینار کیا کرنے ہیں مجھکو
مدینے کے خس و خاشاک لوں گا

شہ کونین کی فاقہ کشی سے
میں اپنی روح کی خوراک لوں گا

ملی جاگیر اگر جنّت میں کوئی
تو دہلیزِ شہِ لولاک لوں گا

میں اُن سے آخری دم تک مظفرؔ
بصیرت آگہی ادراک لوں گا

اظہار قریشی (نواب شاہ سندھ)

نعت

اُن سے اظہارِ عقیدت کی یہی معراج ہے
جب کہی اور جب سُنی نعتِ نبی اچھی لگی

رسول نام گرامی محمدؐ عربی
خدا کا نقشِ دوامی محمدؐ عربی
تمہارے روضۂ انور پہ کج کلاہوں نے
خود آکے دی ہے سلامی محمدؐ عربی
بُھلا کے سارے زمانے کو لکھ لیا دل پر
تمہارا اسمِ گرامی محمدؐ عربی
جو آپ چاہیں تو مل جائے گا مدینے سے
ہمیں بھی اذنِ غلامی محمدؐ عربی
تمہارے در پہ شب و روز آتے جاتے ہیں
فرشتے بہرِ سلامی محمدؐ عربی
کرم تو آپ کا یکساں ہے ہر کسی کے لئے
وہ غیر ہو کہ مقامی محمدؐ عربی

●

شبانہ نکہت

نعتِ رسول

اے رحمتِ عالم صلِ علیٰ تیرا جو اشارا ہو جائے
دنیا کی حقیقت ہی کیا ہے خالق بھی ہمارا ہو جائے

تقدیر اگر پہونچائے کبھی گلیوں میں مدینے کی مجھ کو
جینے کا وہاں پر ذکر ہی کیا مرنا بھی گوارا ہو جائے

تابانیٔ زخمِ دل صدقے اے یادِ غمِ آقا مجھ پر
جو اشک ڈھلے اس عالم میں پُر نور ستارا ہو جائے

امواجِ بلا کی طغیانی، طوفان کی شدت کیا جانے
جس ڈوبنے والے کو نکہت آقا کا سہارا ہو جائے

پوسٹ بکس نمبر ۱۶۲۶۴ - بمبئی ۴۰۰۰۱۱ (مہاراشٹر)

محترمہ اُمِ ہانی لکھنوی

نعتِ رسول

نُورِ خدا کا پرتو جلوہ تمہیں سے ہے
کون و مکاں کا حُسنِ سراپا تمہیں سے ہے

انسانیت کی تیرہ شبی بے پناہ تھی
انسانیت کے دن کا سویرا تمہیں سے ہے

تم سے ملی بشر کے قرینوں کو روشنی
صدق و صفا و خُلق کا نقشہ تمہیں سے ہے

تم نے دیا پیامِ اُخوت نظامِ زیست
دنیا کی ظلمتوں میں اُجالا تمہیں سے ہے

محشر کے روز ہانیؔ تمہیں ڈھونڈتی پھرے
تم شافع الامم ہو سہارا تمہیں سے ہے

(بتوسط محترمہ رخسانہ نکہت لاری)

محترمہ ڈاکٹر صغریٰ عالم، گلبرگہ (کرناٹک)

اللہ مہربان محمدؐ کے شہر میں
رحمت کا آسمان محمدؐ کے شہر میں

روشن ہیں دو جہان محمدؐ کے شہر میں
دونوں جہاں کی شان محمدؐ کے شہر میں

ہو ختم میری جان محمدؐ کے شہر میں
دو گز کا اک مکاں محمدؐ کے شہر میں

روضے کی جالیوں سے نکلتی ہے روشنی
معراج کی ہے شان محمدؐ کے شہر میں

رہ جا یہیں ہمیں کہیں اب لوٹنا نہیں
اے دل تو میری مان محمدؐ کے شہر میں

ملکہ نسیم

"دل بضد ہے کہ محمد کا سراپا لکھیے"
فکر یہ سوچ رہی ہے انھیں کیا کیا لکھیے
عقل محدود ہے اور اُن کی کوئی حد ہی نہیں
کیسے ممکن ہے کہ پھر ان کا سراپا لکھیے
جب بھی خواہش ہو کہ جنت کا بدل دیکھیں گے
ورقِ ذہن پہ بس گنبدِ خضرا لکھیے
نام کعبہ کا جو لکھنا ہو تو لکھیے احمدؐ
نام احمدؐ کا جو لکھنا ہو تو کعبہ لکھیے
ذاتِ احمد تو فقط نورِ خدا کا جُز ہے
کیسے ممکن ہے کہ اک نور کا سایا لکھیے
فکر کے پر ہی نہ جل جائیں یہی ڈر ہے مجھے
قابَ قوسین کی منزل کو بھلا کیا لکھیے
اپنی پرواز سے باہر ہے فضیلت ان کی
سادے کاغذ پہ فقط نقشِ کفِ پا لکھیے
اُلفت احمدِ مُرسل نہ ہو جس کے دل میں
زیست اس شخص کی تپتا ہوا صحرا لکھیے
سرنگوں ہو کے چلے سطوتِ شاہی بھی جہاں
ایسی چوکھٹ کو فقط عرشِ معلّیٰ لکھیے
منتظر آپ کے الطاف و کرم کی ہے نسیمؔ
بخش دی جائے گی کیا میرے مسیحا لکھیے

غزالہ مریم

کوئی مشکل نہیں جس کا نہ حل پایا مدینے میں
خدا کی رحمتوں کا ہر طرف جلوا مدینے میں

مدینے میں جلائی شمع وحدت کی محمدؐ نے
اُجالا نور کا پہلے پہل پھیلا مدینے میں

تمنا ہے اگر کوئی تو بس اک یہ تمنا ہے
کہ جا کر دیکھ لوں سرکار کا روضہ مدینے میں

شہنشہ تھا گذاری زندگانی فقر و فاقے میں
کھِلایا دوسروں کو خود رہا بھوکا مدینے میں

یہ کب سے دیدۂ تر میں سجائے آس بیٹھی ہے
غزالہ بھی تو دیکھے آپؐ کا روضہ مدینے میں

ڈاکٹر قمر آراء (لاہور)

میرے آقا سے جو غافل ٹھہرے
وہی بیگانۂ منزل ٹھہرے

اِس زمانے کے سبھی شاہ و گدا
اُن کے دربار میں سائل ٹھہرے

جس پہ بھی اُن کی توجہ ہو جائے
کب کوئی اُس کے مقابل ٹھہرے

لطف ہو جائے اگر آقا کا
موجِ طوفان بھی ساحل ٹھہرے

بیتے جو گنبدِ خضریٰ کے قریب
پل وہی عمر کا حاصل ٹھہرے

نعت کہہ اور دعا مانگ قمرؔ
یہ سعادت کسی قابل ٹھہرے

محترمہ نجمہ خلیق سیوانی

نعت

محمد کا اعلیٰ مقام اللہ اللہ
خدا سے ہوئے ہم کلام اللہ اللہ

خود اللہ بھیجے سلام اللہ اللہ
محمدؐ کا یہ احترام اللہ اللہ

ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر
فدایانِ خیرُ الانام اللہ اللہ

"احد" کی ہے تکرار دم ہے لبوں پر
وفاؤں کا یہ احترام اللہ اللہ

ہے نجمہ دعا جب دم آخری ہو
لبوں پر ہو بس ایک نام اللہ اللہ

محترمہ ڈاکٹر عطیہ خلیل

مدینے میں

نوازشوں کی نہیں انتہا مدینے میں
سجی ہے محفلِ صلِ علیٰ مدینے میں
زہے نصیب صلا یہ ملا مدینے میں
کہیں رہوں میں رہے دل مرا مدینے میں
حضور آپ کے قدموں میں مر کے دم لیں گے
ہر ایک سمت یہی اک صدا مدینے میں
ہوائیں دامنِ رحمت اُٹھا کے چلتی ہیں
درود پڑھتی ہے بادِ صبا مدینے میں
مشامِ جاں میں رہی عنبریں نفس کی مہک
یہ معجزہ بھی ہوا اور ہوا مدینے میں
فرازِ عرش سے رحمت جہاں اُترتی ہے
وہیں ہے روضۂ خیر الورا مدینے میں
ہزار در بھی اگر بند ہوں تو کیا غم ہے
درِ قبول رہے گا کھلا مدینے میں
بس اک نگاہِ کرم کی اُمید وار ہوں میں
ہے قبلہ رُو مرا حرفِ دعا مدینے میں

پروین صدیقی

نعت پاکؐ

جب سے خوابوں اور خیالوں میں مدینہ آگیا
تب سے مجھ کو زندگانی کا قرینہ آگیا

دولتِ دنیا کی خواہش اب تو بے جاں ہوگئی
ہاتھ میرے جب سے ایماں کا خزینہ آگیا

جس نے چاہا آپ کو چاہت خدا کی مل گئی
آپ کو سوچا تو ساحل پر سفینہ آگیا

اُن کی نظروں میں گلاب و عطر کی قیمت ہی کیا
جن کے حصّے میں محمد کا پسینہ آگیا

ہوگیا محروم پرویںؔ آپ کی رحمت سے وہ
جب کسی مومن کے دل میں بغض و کینہ آگیا

۹۲، اقبال باغ نزد عبداللہ کالج ڈگی روڈ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

نعت

حضرت مولانا منظور احمد کوثر مرحوم

رسولِ اکرم نبی اعظم حبیب ربِ العلا محمدؐ
صلوٰۃ ربی علیٰ محمد، صلوٰۃ ربی علیٰ محمدؐ

درود پڑھ پڑھ کے لکھ رہا ہوں تمہاری مدح و ثنا محمدؐ
یقیں ہے مجھ کو دلاؤ گے تم خدا سے اسکا صلا محمدؐ

خدا ہے تم سے جدا محمد نہ تم خدا سے جدا محمدؐ
جو ہے تمہاری رضا محمد، وہی خدا کی رضا محمدؐ

تمہارے جلووں نے جگمگایا ہے دونوں عالم کو یا محمدؐ
تمہیں ہو بدر الدجیٰ محمد، تمہیں ہو شمس الضحیٰ محمدؐ

فقط اسی اک جہان پر تھی حکومت حضرت سلیماں
مطیع ان کے ہیں سارے عالم کجا سلیماں کجا محمدؐ

یہ التجا تجھ سے ہے الٰہی کہ میری جس وقت جان نکلے
تو میرے دل میں ہو یاد تیری زباں پہ صلِّ علیٰ محمدؐ

ہوئی رسالت بھی ختم اُن پر ہوئی نبوت بھی ختم اُن پر
کہ خاتم المرسلیں محمد، تو خاتم الانبیاء محمدؐ

رہے نہ پیاسا یہ روزِ محشر کہ یہ بھی ہے آپ کا تمنا گر
عطا ہو کوثر کو جام کوثر طفیلِ آلِ عبا محمدؐ

الحاج حافظ مولوی محمد ایوب قمر واحدی مرحوم سابق چیرمین راجستھان اردو اکادمی

نعت شریف

برگزیدہ کوئی آپ ساکب ہوا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
آپ ہیں مصطفیٰ آپ ہیں مجتبیٰ مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجےٰ، آپ نور الہدیٰ آپ صدر العلےٰ
آپ نورِ خدا آپ ظلِ خدا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
اک اشارے ہی میں چاند شق ہوگیا ابر نے آپ پر آکے سایہ کیا
سنگریزوں نے کلمہ پڑھا آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
اللہ اللہ وہ اوج و عروج آپ کا اللہ اللہ وہ قرب وحضور آپ کا
خود خدا نے کہا یا حبیبِ دنیٰ مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
آپ کا جسم نورٌ علیٰ نور ہے نور سے ہر رگ و ریشہ معمور ہے
اِس لئے قدِ اطہر کا سایہ نہ تھا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
وہ عرب کے جفا پیشہ اور بے ادب جو ستاتے رہے آپکو روز و شب
کی اُن کے بھی حق میں کبھی بد دُعا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
دوستوں اور اصحاب کا ذکر کیا گالیاں سُن کے دی دشمنوں کو دُعا
اللہ اللہ وہ خُلقِ عظیم آپ کا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
آپ عالی نسب آپ والا حسب آپ شاہ عرب آپ محبوب رب
آپ جیسا نبی کون اب تک ہوا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
آپ ہی کے لئے ہے زمین و زماں آپ ہی باعثِ خلق وکون ومکاں
آپ ہیں وجہ تخلیق ارض و سما مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
ہم گنہگار ہیں پر نہیں اس کا غم یہ شرف ہی ہمارے لئے کیا ہے کم
ہم ہیں خیر الاُمم آپ خیر الوریٰ مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
یہ شجر یہ حجر اور یہ بحر و بر سارے حور و ملک سارے جن و بشر
پڑھتے رہتے ہیں دن رات سب اے قمر مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

جنابِ منوّر حسین خان صاحب زیبؔ (مرحوم)

سلام

السلام اے شاہدِ انوارِ اسریٰ السلام
السلام اے واقفِ اسرارِ دنیٰ السلام
السلام اے حق نما و حق سراپا السلام
السلام اے سب سے بہتر سب سے اعلیٰ السلام
السلام اے سب کے سرور سب کے آقا السلام
جس کو دیکھو دے رہا ہے آپؐ ہی کا واسطہ
جس کو دیکھا ہے خدا سے آپؐ ہی کو مانگتا
آپؐ ہیں روحِ تمنّا آپؐ ہیں جانِ دُعا
عفوِ آدم کا وسیلہ، دردِ عیسیٰ کی دوا
قلبِ ابراہیم کی خوشتر تمنّا السلام
عکسِ رُخ سے آپ کے روشن ہے بزمِ دوجہاں
آپ کے نقشِ قدم پر مٹ رہا ہے آسماں
آپؐ ہی کا نام جپتی ہے دو عالم کی زباں
ہیں سلامی آپ کے حُور و ملائک انس و جاں
یا شفیع المذنبیں رحمت سراپا السلام
حق سے ملنے جب چلے جدِّ شہیدِ کربلا
شور تھا ہر سمت آتے ہیں حبیبؐ کبریا
تھا وظیفہ قدسیوں کا یا محمدؐ مصطفےٰ
رازدارِ کنتُ کنزاً صاحبِ بزمِ دنیٰ
مرجعِ مزمّل و یٰسین و طٰہٰ السلام

تھے ملک خاموش حیرت کوش تھی بزمِ علیٰ
دم بخود سب انبیا تھے دیکھ کر یہ ماجرا
ایک کالی سی کملیا اور شاہِ دوسراؐ
یک بیک آئی حریمِ عرش سے دلکش صدا
میرے بیکس بے نوا بندوں کے مولیٰ السلام
ختم ہے الطافِ باری آپؐ پر شاہِ اُمم
آپؐ ہی کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں ہم
دوجہاں میں آپؐ ہی ہیں مالکِ عز و حشم
قلزمِ صدق و صفا سرچشمہ جود و کرم
خالقِ خلق و وفا انسان یکتا السلام
کاش اس دربار میں جاؤں کبھی میں سر کے بل
کاش یہ جاری ہو لب پر اور آجائے اجل
السلام اے نورِ مطلق اے جمالِ لم یزل
السلام اے شمعِ ایماں مشعلِ راہِ عمل
باغبانِ گلستانِ دین و دنیا السلام
السلام اے فخرِ عالم اے شہنشاہِ حجاز
السلام اے راحتِ دلہائے محمود و ایاز
الصلوٰۃ والسلام اے منبعِ ناز و نیاز
زیبِ فردوسِ تعین زینتِ خلدِ مجاز
وجہِ تخلیقِ دو عالم عرش آرا السلام

مولانا احترام الدین شاغلؔ عثمانی مرحوم

نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لامکاں والوں سے کیوں پوچھیں مکانِ مصطفیٰ
راستہ خود جانتے ہیں عاشقانِ مصطفیٰ

عرش تک جب ہے زمین آستانِ مصطفیٰ
کیا بتاؤں پھر کہاں ہے آسمانِ مصطفیٰ

خاک سمجھا تو اُسے سمجھا مکانِ مصطفیٰ
عرش تو ہے نردبان آستانِ مصطفیٰ

کیوں نہ سینے میں رہے دل میں اُتر جائے نہ کیوں
ہے کلام اللہ میں لطفِ زبانِ مصطفیٰ

عرش وکرسی کا پتہ لگنا بھی کوئی بات ہے
ڈھونڈلے آہِ رسا زیرِ مکانِ مصطفیٰ

کربلا والوں پہ حیرت حضرتِ ایوب کیوں
خاندانِ مصطفیٰ ہے خاندانِ مصطفیٰ

بن گئے پیرِ مغاں خم خانۂ توحید کے
تھے جہاں میں جس قدر دردی کشانِ مصطفیٰ

سچ اگر پوچھو تو رحمت اور شفاعت ایک ہے
یہ بھی شانِ مصطفیٰ ہے وہ بھی شانِ مصطفیٰ

فرق جب معلوم ہوتا شاغلؔ و حسّانؔ کا
ہوتی قسمت سے اگر اُردو زبانِ مصطفیٰ

نعت شریف

منشی محمد ایوب خان صاحب فضا جے پوری مرحوم

آنکھیں کھل کھل گئیں جو کھول کے قرآں دیکھا
خود خدا کو ترا مداح وثنا خواں دیکھا

حشر میں عاصیوں کا یہ سروساماں دیکھا
ابر کی طرح ترا سایہ داماں دیکھا

جلوۂ آئینہ قدرتِ یزداں دیکھا
دیکھنا ان کو جنہوں نے رخِ تاباں دیکھا

خود کھڑے ہو گئے محشر میں خدا کے آگے
عاصیوں نے جو سوئے شافعِ عصیاں دیکھا

کملی والے نے ترس کھایا ندامت پہ مری
مجھ کو کملی میں چھپایا جو پشیماں دیکھا

تنکے چن چن کے تو فردوس میں لایا کرتا
تو نے رضواں نہ مدینے کا بیاباں دیکھا

فقر و فاقہ میں کئے شکر ادا وہ تو نے
بادشاہوں کو بھی انگشت بدنداں دیکھا

دل میں اک داغ مرے ہجرِ محمدؐ کا جو تھا
قبر میں اس کو چراغ تہہ داماں دیکھا

حوریں چلائیں کہ وہ آ گئے پینے والے
جب فضاؔ کو لب کوثر پہ خراماں دیکھا

عبدالرشید احمر جے پوری مرحوم

نعت

حُسنِ مجاز تھا کہ حقیقت کا نور تھا
وہ جس کے جسمِ پاک سے سایہ بھی دُور تھا

تخلیقِ کائنات کا باعث وہی تو تھے
ہستی کے ذرّے ذرّے میں انکا ہی نُور تھا

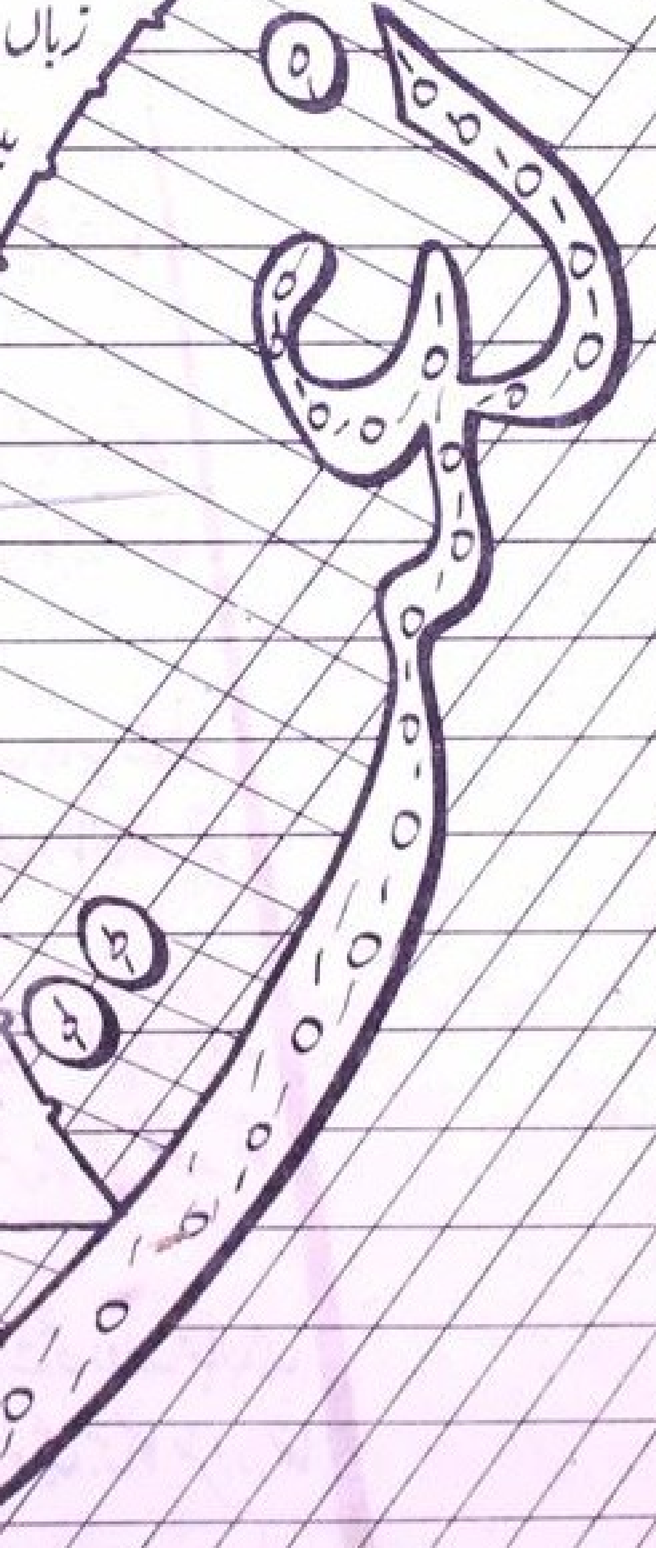
تھا میرے ہاتھ میں وہاں دامانِ مصطفےٰ
زاہد کے ہاتھ میں جہاں دامان حُور تھا

شانِ جمالِ رحمتِ عالم کو دیکھ کر
دل شاد روزِ حشر ہر اہلِ قصُور تھا

احمر وہ ایک ذات تھی دونوں جہان میں
اقرار منکروں کو بھی جس کا ضرور تھا

امام الشعراء حافظ عالمگیر کیفؔ ٹونکی مرحوم

زباں سے یا محمدؐ یا مصطفیٰؐ نکلے
بدن کے رونگٹوں سے دم بہ دم صلِ علیٰ نکلے
جلا سکتی نہیں دوزخ دلِ پُر داغ اُمّت کو
یہی وہ داغ ہے جو آگ میں رہ کر ہرا نکلے
اگر کلمہ پڑھے ان کا تو کافر بھی مسلماں ہو
یہ وہ گھر ہے کہ جس گھر میں بُرا آئے بھلا نکلے
حقیقت میں مسلما تو یہ حضرت ہی کا صدقہ ہے
وہاں مقبول ہو جائے یہاں منہ سے دُعا نکلے
رسولوں میں رسولؐ ایسے کہ فخرِ انبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا نکلے
نہ جائے دل سے عشقِ مصطفیٰؐ اے کیفؔ جیتے جی
شرابِ پاک سے ہر دم مرا ساغر بھرا نکلے



مولانا محمود الحسن صولت ٹونکی مرحوم

نعت شریف

کیوں دل کو نہ ہو اُلفت سُلطانِ مدینہ
ہے طاعتِ حق طاعتِ سلطانِ مدینہ

فاقوں میں بھی دی دعوتِ اسلام جہاں کو
اللہ غنی ہمتِ سُلطانِ مدینہ

میں دولتِ دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
مِل جائے درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

یہ چشم یہ ابرو یہ جبیں یہ لب و عارض
اے صلِّ علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ

ہاں دل کو میرے غیرتِ فردوس بنا دے
لا بادِ صبا نکہتِ سلطانِ مدینہ

مجھ جیسے گناہگار کو دامن میں چھپایا
صدقے تیرے اے رحمتِ سُلطانِ مدینہ

میں اور کہاں داورِ محشر کی حضوری
کام آئی فقط نسبتِ سلطانِ مدینہ

شاعرِ رومان اختر شیرانی مرحوم

چشمِ تر کا سلام

اگر اے نسیمِ سحر ترا ہو گذر دیارِ حجاز میں
مری چشمِ تر کا سلام کہنا حضورؐ بندہ نواز میں

عجب اک سُرور سا چھا گیا مرے روح و دل میں سما گیا
ترا نام ناز سے آ گیا مرے لب پہ جب بھی نماز میں

تمہیں حدِ عقل نہ پا سکی فقط اتنا حال بتا سکی
کہ تم ایک جلوۂ راز تھے جو عیاں تھا رنگِ مجاز میں

نہ جہاں میں راحتِ جاں ملی نہ متاعِ امن و اماں ملی
جو دوائے دردِ نہاں ملی تو ملی بہشتِ حجاز میں

کروں نذر نغمۂ جانفزا میں کہاں سے اخترؔ غم نوا
کہ سوائے نالۂ غم نہیں مرے دل کے غمزدہ ساز میں

دلؔ ایوبی ٹونکی مرحوم

اَللّٰہ اَللّٰہ

خدا جس کی خاطر دو عالم بنائے، خدا جس پہ بھیجے سلام، اللہ اللہ!
ازل سے ابد تک کو جو جگمگائے، عرب کا وہ ماہِ تمام اللہ اللہ!
کبھی منظرِ عام پر جلوہ گر ہیں، کبھی خلوتِ خاص میں خود نگر ہیں
ابھی فرش پر تھے ابھی عرش پر ہیں، مقاماتِ خیر الانام، اللہ اللہ!
وہ گفتار شیریں، وہ جادو بیانی، فدا جس پہ سو جاں سے حسنِ معانی
ہر اک حرف ہیرا ہر اک لفظ موتی، کلام بلاغت نظام، اللہ اللہ!
یہ عظمت میسّر تھی کب بندگی کو، یہ رُتبہ مِلا تھا بھلا کب کسی کو
بنایا گیا ہے ہمارے نبیؐ کو، تمام انبیاء کا امام، اللہ اللہ!
نہ اپنوں سے غفلت نہ غیروں سے نفرت، نہ شکوہ کسی سے نہ کوئی شکایت
سبھی سے محبت سبھی پر عنایت، یہ رحمت یہ فیضانِ عام، اللہ اللہ!
ہر اک پینے والا ہے مستانہ اُن کا، ہر اک ہوش والا ہے دیوانہ اُن کا
ابھی تک ہے آباد میخانہ اُن کا، ابھی تک ہے گردش میں جام اللہ اللہ!
صباحت جدا مان و نکہت بداماں، ہے سر سبز و شاداب ابتک گلستاں
مہکتی ہے اب تک فضائے دل و جاں، معطّر ہے ابتک مشام اللہ اللہ!
ہوئے جن کی نسبت سے ناقص بھی کامل، شہنشاہ جن کے گداؤں میں شامل
خوشا بختِ بیدار اپنا کہ اے دلؔ بنے ہم بھی اُن کے غلام، اللہ اللہ!

پارساؔ کوثری مرحوم

نعت

محشر میں ہم کو ناز ہے جن پر تمہیں تو ہو
ہم عاصیوں کے شافعِ محشر تمہیں تو ہو

تم سے ہی روزِ حشر کرم کی اُمید ہے
افضل پیمبروں میں پیمبر تمہیں تو ہو

ہر کارواں کی منزلِ مقصود ہو تمہیں
ہر کاروانِ زیست کے رہبر تمہیں تو ہو

کونین میں ہے عکسِ رُخِ پاک جلوہ گر
مہرِ مُنیر و ماہِ منوّر تمہیں تو ہو

مخدوم و پیشوا ہو تم اہلِ یقین کے
دلدادگانِ دین کے سرور تمہیں تو ہو

بعد خدا تمہارا ہی رتبہ ہے یا نبیؐ
واللہ سب سے افضل و برتر تمہیں تو ہو

سب انبیاء نے پائے ہیں رُتبے بڑے بڑے
پہنچے مگر جو عرشِ بریں پر تمہیں تو ہو

کوثر سے فیض یاب تھا دنیا میں پارساؔ
عقبیٰ ہے اور ساقیٔ کوثر تمہیں تو ہو

نواب ابراہیم خاں خلیلؔ مرحوم
چہارم والیٔ ٹونک

نعت

یادِ خالق میں غمِ احمدِ مختار بھی ہے
نورِ حق دل میں ہے نورِ شہِ ابرار بھی ہے

مصحف نورِ خدا روئے پر انوار بھی ہے
حسن محرابِ حرم ابروئے خمدار بھی ہے

قافلہ اُمتِ عاصی کا پریشان نہ ہو
کہ مددگار کوئی قافلہ سالار بھی ہے

آپ کی مرضی سے ہوگی دمِ محشر بخشش
کہ رضامند کئے جانے کا اقرار بھی ہے

آپ کے پائے مبارک پہ فدا ہونے کو
سرِ شوریدہ بھی ہے اور دلِ زار بھی ہے

غمِ عصیاں مجھے کیوں ہو کہ حمایت پہ خلیلؔ
رحمتِ حق بھی ہے لطفِ شہِ ابرار بھی ہے

نواب اسماعیل خاں مرحوم
آخری فرمانروائے ٹونک

نعت

مرحبا سیدِ ابرار مدینے والے
مرحبا احمدِ مختار مدینے والے

ہو میرے حال پہ بھی ایک عنایت کی نظر
میرے آقا میرے سرکار مدینے والے

کیوں رہوں میں غمِ عقبیٰ سے پریشان و ملول
آپ ہیں جب میرے غمخوار مدینے والے

ساری دنیا جسے فردوسِ بریں کہتی ہے
آپ کا پرتوِ رخسار مدینے والے

آپ اس شان سے آئے تھے مدینے میں حضور
جان دینے کو تھے تیار مدینے والے

آپ کے نور سے روشن ہوئے دونوں عالم
آپ ہیں مرکزِ انوار مدینے والے

تاجدارانِ جہاں کرتے تھے جھک جھک کے سلام
اللہ اللہ تیرا دربار مدینے والے

مولوی محمد شریف صاحب سیف ٹونکی مرحوم

سلام

جس میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے اسمائے مبارک نظم کیے گئے ہیں

السلام اے صاحبِ لولاک فخرِ روزگار　　السلام اے رحمۃ للعالمین ذی وقار
السلام اے اول و آخر محمد مصطفےٰ　　السلام اے امّی و عالم حبیبِ کردگار
السلام اے حامد و محمودِ خالق السلام
السلام اے احمدِ مختار امین و راز دار

السلام اے ناصر و منصور و مہدی متقی　　السلام اے ہادی مہدی رشید نام دار
السلام اے مخبر صادق مبلغ اے فصیح　　السلام اے واعظِ مشفق خطیب شاہ بذار
السلام اے داعیِ اسلام برحق السلام
السلام اے آمر و ناہی نبیِ ذی وقار

السلام اے قاسم کوثر، شفیع عاصیاں　　السلام اے حاشر اے گلزارِ محشر کی بہار
السلام اے ناطق و حق گو مصدق اے مبیں　　السلام اے عادل و عربی شہ عالی تبار
السلام اے شافیِ جملہ مریضاں السلام
السلام اے فاتح عالم حکیم روزگار

السلام اے مومن و اوّلیٰ عزیزِ دو جہاں　　اے رؤف و اے رحیم و اے حریص و نیک کار
السلام اے سیدِ عالم قریشی ہاشمی　　اے خلیل اے فخرِ ملت اے کلیم کامگار
السلام اے عاقبِ عیسیٰ بن مریم السلام
السلام اے سابق کون و مکاں برقرار

السّلام اے بارّو اے برّو نیکی کی بنا	اے محلّل مقتصد متوسط ذی اقتدار
السّلام اے طاہر و مُطہر و عبد شکور	اے نذاری اے حجازی اے شہید نامدار

السّلام اے اَبطحی مِصری تہامی السّلام
السّلام اے مکّی اے مدنی شہِ عالی وقار

السّلام اے مجُتبیٰ مُزمّل مدثّر	السّلام اے مرتضیٰ طیّب حسیب باوقار
السّلام اے قائم اللیل و مذکّر اے مُنیب	السّلام اے حافظ و یٰسین و طٰہٰ نامدار

السّلام یا بشیر یا نذیر السّلام
السّلام یا مُحترم یا مُطیعِ کردگار

السّلام اے قلزمِ توحید کے دُرِّ یتیم	السّلام اے صدرِ بزمِ کُن قریبِ کردگار
السّلام اے مہرِ اسلام اے سراجِ کائنات	السّلام اے نورِ باری اے مُنیرِ جلوہ زار

السّلام اے عِلّتِ غائی خِلقت السّلام
السّلام اے حجّت و بُرہانِ ذاتِ کردگار

الصّلوٰۃ والسّلام اے غنی از ما سوا	الصّلوٰۃ والسّلام اے جوادِ نامدار
الصّلوٰۃ والسّلام اے امامِ انبیاء	الصّلوٰۃ والسّلام اے رسُولِ کردگار

السّلام اے ماحی ہر دینِ سابق السّلام
السّلام اے خاتمِ پیغمبراں باوقار

عطر بیزی قبر میں ہو صدقۂ آلِ عظام	اے گُلِ خوش رنگ گلزارِ خلیل ذی وقار
یا النّبی بے حد اسماءِ مبارک پر سلام	اے خُدا ذاتِ معلّیٰ پر درودیں بے شمار

روضۂ انور پہ پہنچے سیف بھی لے کر سلام
کیف پاکر وجد میں آکر سُنائے بار بار

مولانا سالکؔ عزیزی مرحوم

نعت شریف

جانِ من ہر ذرّہ از کوئے تو
آئینہ دارِ جمال روئے تو

روئے خلد حسن، حسن روئے تو
خلد عنبر، زلف عنبر بوئے تو

ماہ انور چیست میدانیم خوب
ذرّہ از ذرّہ ہائے کوئے تو

میکدہ بر دوش ہر موجِ ہوا
اللہ اللہ عالمِ گیسوئے تو

کیست ؛ کو داند بہائے حسن چیست
چوں دو عالم قیمت یک موئے تو

سر کند سجدہ بمحرابِ حرم
دلِ بمحرابِ خم ابروئے تو

یک نظر بر سالکِ دل گیر ہم
کایں سگے ہست از سگانِ کوئے تو

حضرت صلاح الدّین عشقی مرحوم

نعت

○

اللہ رے اس سر کی بلندی کا ٹھکانہ
جو سر قدمِ پاک شہِ دیںؐ پہ جھکا ہو
اُن آنکھوں کو کب زیبا ہے نازیبا کو دیکھیں
جن آنکھوں نے دیدارِ رُخِ زیبا کیا ہو

خزاں نا دیدہ گلشن میں گُلِ رعنا محمّدؐ ہیں
کہ تخلیقِ جہاں کا مقصود و منشا محمدؐ ہیں
یہاں بھی کام آتے ہیں وہاں بھی کام آئیں گے
مری دنیا محمدؐ ہیں مری عقبیٰ محمّدؐ ہیں

تھی جو ازل میں وہ ہی تمنّا ہے آج بھی
ہاں آرزوئے سرورِ والا ہے آج بھی

○

فرید ایوبی مرحوم

نعت

وہ محبوبِ ربُّ العلیٰ بن کے آئے
رسولوں میں سب سے سوا بن کے آئے

خدا تو نہیں ناخدا بن کے آئے
وہ مشکل میں مشکل کُشا بن کے آئے

غریبوں یتیموں کے اور بیکسوں کے
محمدؐ ہی درد آشنا بن کے آئے

وہ کملی جو ہے سایۂ ابرِ رحمت
کرم بن کے آئے گھٹا بن کے آئے

نظر جس میں آتی ہے صورت خدا کی
محمدؐ ہی وہ آئینہ بن کے آئے

فریدؔ اُن کے سر ہے شفاعت کا سہرا
وہ مختارِ روزِ جزا بن کے آئے

جناب محمد عثمان عارف نقشبندی مرحوم
— سابق گورنر اترپردیش —

نعت شریف

پیش کردہ بوقت زیارت حرمین شریفین

اے جذبۂ دل عشقِ محمدؐ کا اثر دیکھ
یہ سامنے روضہ ہے یہ اللہ کا گھر دیکھ
تکمیلِ وفا دیکھ، وفاؤں کا اثر دیکھ
محبوب کے پہلو میں ہیں صدیق و عمر دیکھ
ہیں عرش پہ یا گنبدِ خضرا پہ نگاہیں
اے دیکھنے والے یہ ہے معراجِ نظر دیکھ
روضہ کی بہاریں ہیں یہیں زائرِ طیبہ
پھولوں سے بھرا ہے ترا دامنِ نظر دیکھ
انوار ہی انوار، تجلی ہی تجلی
ہر منظرِ دلکش یہی کہتا ہے ادھر دیکھ
حاصل ہے سکوں روح کو دل شاد بہت ہے
محرابِ حرم میں یہ ہے سجدوں کا اثر دیکھ
اُٹھا وہ اِدھر دستِ دُعا خانۂ حق میں
جھوم اُٹھی ہے رحمت کی گھٹا دیکھ ادھر دیکھ
جس خاک پہ اُن کے قدمِ پاک چلے تھے
جھکتے ہوئے کونین کے اس خاک پہ سر دیکھ
کیسی دلِ بیتاب کو آتی ہیں صدائیں
ہوتی ہے ابھی ہوتی ہے رحمت کی نظر دیکھ
کعبے کے سوا اب کوئی جلوہ نہ تجلی
یہ عشق کی حد ہے یہی معراجِ نظر دیکھ
عارف کا وسیلہ ہے تو ہی رحمتِ عالم
تجھ پر ہی نظر ہے میری اللہ اِدھر دیکھ

عبدالغفور شیدا اکوڑی (مرحوم)

نعت پاکؐ

سجدے کرتی ہے سحر سوئے محمدؐ دیکھ کر
شام شرماتی ہے گیسوئے محمدؐ دیکھ کر

شانِ حق آئی نظر روئے محمدؐ دیکھ کر
مِل گیا ہم کو خُدا سوئے محمدؐ دیکھ کر

دوڑ کر رضواں بھی آیا پیشوائی کو مری
ہاتھ میں خار و خسِ کوئے محمدؐ دیکھ کر

ہو نہ جائے حشر میں برہم نظامِ کائنات
دوش پر برگشتہ گیسوئے محمدؐ دیکھ کر

کسقدر رہے محوِ نظارہ خُدائے دوجہاں
دم بدم آئینہ رُوئے محمدؐ دیکھ کر

دلکشی ہی دلکشی چھائی ہے شیدا کیا کہوں
دل کھنچا جاتا ہے ابروئے محمدؐ دیکھ کر

نعت شریف

حضرت شمیم جے پوری

میں ایسی کشمکش میں خود کو سمجھاؤں تو کس منہ سے
نہ آؤں میں تو کس دل سے اگر آؤں تو کس منہ سے

ندامت سے اب اپنی شکل خود دیکھی نہیں جاتی
مرے آقا تمہارے سامنے آؤں تو کس منہ سے

مرا دامن تو داغوں سے بھرا ہے یا رسول اللہ
تمہارے سامنے دامن کو پھیلاؤں تو کس منہ سے

یہ رحمت اور مجھ جیسے سیہ کارِ زمانہ پر
مرے آقا یہاں سے لوٹ کے جاؤں تو کس منہ سے

یہاں میں آپ سے نادم ، وہاں اللہ کا مجرم
یہاں آؤں تو کس منہ سے وہاں جاؤں تو کس منہ سے

یہ کس منہ سے کہوں کہ آپ ہی کا نام لیوا ہوں
شمیم اس نسبتِ عالی پہ اتراؤں تو کس منہ سے

مخمورؔ سعیدی

اندھیرے پھر اُجالا مانگتے ہیں
رُخِ روشن تمہارا مانگتے ہیں

مُرادوں کا خزینا مانگتے ہیں
تمہارے در سے کیا کیا مانگتے ہیں

ہمارے دردِ بے درماں نہیں ہیں
کوئی تم سا مسیحا مانگتے ہیں

کرم تشنہ ہمارے دیدہ و دل
وہ صحرا ہم کہ دریا مانگتے ہیں

گداؤں کی زباں ہے خامشی بھی
نہ مانگیں ہم تو گویا مانگتے ہیں

نظر، نقشِ قدم ڈھونڈے تمہارے
قدم، رستہ تمہارا مانگتے ہیں

ادا وہ آپ کے در پر ہی ہوگا
ہمارے سر جو سجدہ مانگتے ہیں

رسائی چاہنے والے خدا تک
پتہ تم سے خدا کا مانگتے ہیں

کھنڈر مخمورؔ اپنی بستیوں کے
نمودِ شہرِ فردا مانگتے ہیں

نعت

سید محبوب الرحمٰن نیازی محبوبؔ

جو پل بھر میں گئے ہیں لامکاں تک
وہ کیوں آتے نہیں مجھ نیم جاں تک

گئے معراج میں سرورؐ وہاں تک
نہ پہنچا طائرِ قدسی جہاں تک

یہ کس ہستی کی آمد ہے زمیں پر
کہ زینت ہے زمیں سے آسماں تک

مقدر جگمگا دیجئے بلا کر
رہوں میں ہند میں نالاں کہاں تک

ٹھہر جا اے اجل دم لے ذرا تو
پہنچ جاؤں نبیؐ کے آستاں تک

وہ میرا مدعا خود جانتے ہیں
عیاں بھی ان پہ ظاہر اور نہاں تک

کبھی محبوبؔ کیا ایسا بھی ہوگا
وہ دامن آئے چشمِ خوں فشاں تک

عبدالغنی سالکؔ ایوبی، جے پور

نعت

سراپا مظہرِ ذاتِ خدا تشریف لے آئے
وہ اخلاق و کرم کی انتہا تشریف لے آئے

زمانے بھر میں پھر سے دینِ ابراہیم پھیلانے
خلیل اللہ کے دل کی دعا تشریف لے آئے

گنہگارانِ امت کا جو بیڑا پار کر دیں گے
خدا کا شکر ہے وہ ناخدا تشریف لے آئے

جہاں سے نام مٹ جائیگا اب کفر و ضلالت کا
جہاں میں اب محمد مصطفےٰ تشریف لے آئے

نہ گھبراؤ گنہگارو قیامت میں نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شافعِ روزِ جزا تشریف لے آئے

ازل کے روز سے تو منتظر تھا جن کی آمد کا
وہ تیری گود میں غارِ حرا تشریف لے آئے

جنہوں نے خوں بہایا آپ کا طائف کی گلیوں میں
انہیں بھی آپؐ تو دیکر دعا تشریف لے آئے

خدا تک اب تو اپنی بھی رسائی ہو گئی ممکن
کہ سالکؔ رہبرِ راہِ خدا تشریف لے آئے

آخری پیغامبر

طویل نعتیہ نظم کے چند منتخب بند!

راہی شہابی

مقدّر آدمی کا ارتقا کے بام پر آیا
شبِ تاریک میں اِک مژدۂ نورِ سحر آیا
جہانِ کفر میں کچھ اور ہی منظر نظر آیا
فلک سے جلوۂ حسنِ ازل خود ہی اُتر آیا
اندھیرے چیر کر ایمان کا سورج اُبھر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبر آیا

جو ہے تخلیق کا باعث جو ہے محبوبِ ربّانی
عطا کی جس نے مہر و ماہ و انجم کو درخشانی
ہے جس کا نامِ نامی سرخیِ تاریخِ انسانی
خدا کا اوّلین و آخری شہکارِ لاثانی
جہاں والوں کو اک انساں کی صورت میں نظر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبر آیا

ازل ہی سے یہ مقصد تھا یہ منشا تھی مشیّت کی
خبر ہو ذرّے ذرّے کو طلوعِ مہرِ رحمت کی
زمانے بھر میں ہو تصدیق خورشیدِ نبوّت کی
ضرورت اس کی خاطر پیش آئی جب شہادت کی
زمانے کو نظر تب منظرِ شقّ القمر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبر آیا

طنابیں جل اُٹھیں ہر سمت سلطانوں کے خیموں کی
تو بنیادیں لرزنے لگ گئیں شاہوں کے محلوں کی
قبائیں دھجّیاں ہونے لگیں سب شہریاروں کی
کُلاہیں کپکپا کر گر پڑیں سب کج کلاہوں کی
ہر اک سُو پرچمِ جمہُور لہراتا نظر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبر آیا

پڑی تھیں پائے انسانی میں محکومی کی زنجیریں
گلوئے آدمیت پر شہنشاہی کی شمشیریں
وہ جب آیا تو گونجیں حق و آزادی کی تکبیریں
غریبوں کے گھروں پر چھا گئیں رحمت کی تنویریں
گِراتا بام و در اک زلزلہ شاہوں کے گھر آیا
زمیں پر یُوں خُدا کا آخری پیغامبر آیا

وہی بے کس شکنجے میں جنھیں زردار کستے تھے
جنھیں تڑپا کے دولت مند خوش ہوتے تھے ہنستے تھے
وہ جن کی آنکھ سے شام و سحر آنسو برستے تھے
وہ جن کے ہونٹ صدیوں سے تبسّم کو ترستے تھے
تبسّم سب سے پہلے اُن کے ہونٹوں پر نظر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبر آیا

جو تھے روزِ ازل سے مائلِ بیداد کانپ اُٹھے
گلستاں میں سبھی گلچیں سبھی صیّاد کانپ اُٹھے
کہ سب فرعون سب نمرود سب شدّاد کانپ اُٹھے
سبب یہ تھا جو وہ سب جابر و جلّاد کانپ اُٹھے
اُنھیں مظلوم انسانوں کا اِک حامی نظر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبر آیا

غلاموں بے نواؤں کے مقدر پر چمک آئی
مسرت کی کرن غم خانۂ مزدور تک آئی
جو تھے نادار و مفلس اُنکے چہروں پر دمک آئی
یسیروں کی طرف صبحِ درخشاں کی جھلک آئی
یتیموں کو سروں پر اپنے اک سایہ نظر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبرؐ آیا

یہ ثابت کر دیا اُس نے وہ تھا رحمت کا پیغمبر
وہ دن طائف میں جب اسکی طرف پھینکے گئے پتھر
کہ جن سے پائے اطہر خون میں تر ہو گئے یکسر
تو اُس عالم میں بھی آیا نہ حرفِ بد دُعا لب پر
دُعائے خیر ہی وہ اُن کے حق میں مانگ کر آیا
زمیں پر یوں خدا کا آخری پیغامبرؐ آیا

تقی حسین پیامؔ

نعت

ہیں ابتدا کہاں سے کہاں انتہا ہیں آپؐ
اِک پیکرِ بشر میں خدا جانے کیا ہیں آپؐ

کیا شان ہے کہ مظہرِ شانِ خدا ہیں آپؐ
کیا مرتبہ ہے شافعِ روزِ جزا ہیں آپؐ

پیرو ہیں انبیاء بھی تو وہ رہنما ہیں آپؐ
خالق بھی جس سے ملتا ہے وہ سلسلہ ہیں آپؐ

ہے ذاتِ پاک آپ کی تسکینِ بیکساں
رحمت خدا کی منبعِ جود و سخا ہیں آپؐ

نازل ہوئی ہیں آپ پہ قرآں کی آیتیں
صلِّ علیٰ امینِ کتابِ خدا ہیں آپؐ

ہے جس کے بعد ختم ہدایت کا سلسلہ
پیغامِ کردگار کا وہ تکملا ہیں آپؐ

کیا آپ کو ہوا ہے عطا وصل مستقل
حق آپ سے جدا ہے نہ حق سے جدا ہیں آپؐ

عرشِ بریں پہ بندہ و خالق کے درمیاں
اِک قربِ خاص ایک حسیں فاصلہ ہیں آپؐ

بدکار ہے پیامؔ خطا کار ہے مگر
یہ آسرا ہے شافعِ روزِ جزا ہیں آپؐ

حضرت ابنِ احسن بزمیؔ ٹونکی

نعت

حدِّ اِدراکِ بشر ہی میں نہیں شانِ رسولؐ
ہے خدائے لم یزل ہی مرتبہ دانِ رسولؐ

سرورِ کونین کی نسبت سے چاہو قربِ حق
معرفت کے واسطے لازم ہے عرفانِ رسولؐ

سَروری کا سایہ سر پر قیصری زیرِ قدم
دیکھتے ہیں شاہ بھی شانِ غلامانِ رسولؐ

اپنے مہماں کا شرف یارب ہمیں بھی کر عطا
ہم بھی تیرے گھر سے جائیں بنکے مہمانِ رسولؐ

کاش مجھ کو یُوں میسّر ہو حیاتِ جاوداں
دِل فدائے روضہ کردوں جان قُربانِ رسولؐ

بزمیؔ خورشیدِ قیامت کا ہمیں کچھ غم نہیں
ہم تو فضلِ رب سے ہونگے زیرِ دامانِ رسولؐ

نعتِ رسولؐ

مولانا فضل المتین متینؔ اجمیری

روشنی کے سفر کی بات کریں
جلوۂ بام و در کی بات کریں

ظلمتِ دہر کو دکھائیں راہ
رشکِ شمس و قمر کی بات کریں

عشق کی زندگی سے واقف ہوں
حسنِ خیر البشر کی بات کریں

آؤ اِن شام کے دھندلکوں میں
جگمگاتی سحر کی بات کریں

اب دیارِ نبی کا ذکر چلے
ہم وطن کی نہ گھر کی بات کریں

نام لیں رحمتِ دو عالمؐ کا
اب نہ خوف و خطر کی بات کریں

نور ہی نور جس کا پیکر ہے
اُس کے فکر و نظر کی بات کریں

آؤ حمد و ثنا کے بعد متینؔ
خوب سے خوب تر کی بات کریں

بسملؔ سعیدی

غمِ عشقِ محمدؐ میں کوئی دیکھے فنا ہوکر
اَجل ہنستی ہوئی آتی ہے پیغامِ بقا ہوکر

گرے ہیں جو غمِ اُمّت میں مژگانِ مطہر سے
وہ آنسو حشر میں برسیں گے رحمت کی گھٹا ہوکر

مدینے کی زمیں پر لذتِ سجدہ کوئی دیکھے
کہ فرض اک سجدہ کر دیتا ہے ہر سجدہ ادا ہوکر

ضرورت دیکھ کر یک سوئی کی ذہنِ مقدس کو
اُتر آیا زمیں پر لامکاں غارِ حرا ہوکر

حصولِ تازگی کے واسطے ہر صبح کو بسملؔ
ہوائے خلد آتی ہے مدینے میں صبا ہوکر

سلام

حضرت حکیم احمد حسن مفتی شہر جے پور

بوقتِ حاضری حرمین شریفین

اَلسَّلام اے محسنؐ دنیا و دیں   اَلسَّلام اے رحمۃٌ للعالمین
اَلسَّلام اے شافعٌ للمذنبیں   اَلسَّلام اے ناصرٌ للمدبرین
اَلسَّلام اے ابرِ رحمت اَلسَّلام   اَلسَّلام اے فخرِ فطرت السَّلام
اَلسَّلام اے صاحبِ سیف و جہاد   اَلسَّلام اے ہادمِ کفر و عناد
اَلسَّلام اے آنکہ کردی تو جہاد   مذہب اسلام گشتہ بامُراد
اَلسَّلام اے صاحبِ مصحفِ مجید   اَلسَّلام اے ماحیِ شرکِ پلید
اَلسَّلام اے آنکہ گشتہ خُلقِ تو   بہترینِ مخلقہا شد خُلقِ تو
اَلسَّلام اے مظہرِ لطفِ خُدا   اَلسَّلام اے جُودیِ جُود و سخا
اَلسَّلام اے آنکہ خوباں راشہی   اَلسَّلام اے آنکہ شاہاں راشہی
اَلسَّلام اے خاتمِ جملہ رُسُل   اَلسَّلام اے ناسخِ جملہ سُبُل
اَلسَّلام اے شاہد و مشہودِ حق   اَلسَّلام اے حامد و محمودِ حق
اَلسَّلام اے اُمّتت جملہ جہاں   العیاذ از راندنت حق الاماں
اَلسَّلام اے آمرِ تعلیمِ دیں   اَلسَّلام اے ناشرِ دینِ متیں
اَلسَّلام اے رافعِ رایاتِ دیں   اَلسَّلام اے خافضِ شرکِ لعیں
اَلسَّلام اے قاریِ سُورۂ فتح   اِذْ دخلتَ المکّۃ یوم الفتح
اَلسَّلام اے قائلِ استذکّروا   اَلسَّلام اے مہبطِ لاتقنطوا
اَلسَّلام اے ساکنِ ارضِ عرب   اَلسَّلام اے عارفِ فرمانِ رب
اَلسَّلام اے صاحبِ مجدِ عظیم   اَلسَّلام اے صاحبِ شانِ عظیم

اَلسَّلام اے آنکہ خُلّانت نُجُب   اَلسَّلام اے آنکہ اصحابت شُہُب
اَلسَّلام اے آنکہ یارت یارِ غار   اَلسَّلام اے آنکہ عُمرت باوقار
اَلسَّلام اے حامیِ عثماں ولی   اَلسَّلام اے ناصرِ حضرت علی
اَلسَّلام اے والدِ زہرا بتُول   اَلسَّلام اے راحتِ قلبِ ملُول
اَلسَّلام اے خاکسارانِ را رفیع   اَلسَّلام اے عاصیاں را تو شفیع
اَلسَّلام از مُذنبے از عاجزے   اَلسَّلام از شرمسارے خاطۓ
اَلسَّلام از دل فگارے نادمے   اَلسَّلام از ہندیٔ از ٹونکے
اَلسَّلام اے سرور و آقائے من   اَلسَّلام اے ملجا و ماوائے من
اَلسَّلام اے ہادی و شاہِ زمن   اَلسَّلام اے شافعِ احمد حسن

خداداد خاں مونسؔ

نعت شریف

جشنِ پیدائش سرکار کا ہے جاں نذر کرو
آمدِ سیدِ ابرار ہے جاں نذر کرو

آج کی شب شبِ اسرار ہے جاں نذر کرو
آج تو غیب کا اظہار ہے جاں نذر کرو

جس میں کونین کی سوئی ہوئی قسمت جاگی
یہ وہی ساعتِ بیدار ہے جاں نذر کرو

پیشوائی کی گھڑی آئی بچھا دو آنکھیں
پیشواؤں کا یہ سردار ہے جاں نذر کرو

ہاں یہی ہیں وہ نبیؐ جن کی مسیحائی کا
خود مسیحا کو بھی اقرار ہے جاں نذر کرو

طاقِ کسریٰ کے چراغوں سے دھواں اُٹھتا ہے
بارشِ نور کی بوچھار ہے جاں نذر کرو

باغِ ہستی میں کھلے عفو و عنایت کے چراغ
زخم دل مطلعِ انوار ہے جاں نذر کرو

یہ ہیں وہ صاحبِ تسخیر و کشش جنکے حضور
جان خود نذر کو تیار ہے جاں نذر کرو

جس میں آتے ہیں ملائک بھی اجازت لیکر
کوئی دربار سا دربار ہے جاں نذر کرو

جس کے قبضے میں ہے جاں اسکی قسم ہے یارو
نذر جاں کا یہی معیار ہے جاں نذر کرو

زیب دیوارِ حرم سورۂ کوثر جو ہوئی
سلب ہر قوتِ گفتار ہے جاں نذر کرو

ایسے محسن کے حضور ایسے مکرم کے تئیں
جان ہی نذر کی حقدار ہے جاں نذر کرو

جان سو جان سے ہے جانِ دو عالم پہ نثار
شوق کی پھر بھی یہ تکرار ہے جاں نذر کرو

مونسا قربتِ سرکار مبارک باشد
جانکنی رحمتِ غفار ہے جاں نذر کرو

◎

شکیل جے پوری

نعت شریف

وہ دِلرُبا رسُولؐ رسُولوں میں آگیا
جانِ بہار گویا کہ پھُولوں میں آگیا

حُسنِ عمل تو دیکھیے اس کا ہر اِک عمل
تہذیب کے سُنہری اصُولوں میں آگیا

پیشِ نظر حدیث جب اس کی نہیں رہی
پھر عاقلوں کا ذہن بھی بھُولوں میں آگیا

یُوں دشمنوں سے مس ہوا اسکا شفیق ہاتھ
ہچکولا جیسے پیار کے جھولوں میں آگیا

افضل ایوبی

نعت مبارک

بن کے رہبر اُس گھڑی تشریف لانا آپ کا
جس گھڑی تھا منتظر سارا زمانہ آپؐ کا

مرحبا وہ ہر خوشی کو بھول جانا آپؐ کا
ہر گھڑی اُمت کی خاطر غم اُٹھانا آپؐ کا

جوہرِ کردار تھا یہ فاتحانہ آپؐ کا
دشمنوں سے تھا سلوک دوستانہ آپؐ کا

کیوں نہ حاصل ہو سکونِ زندگانی پھر اُسے
نام ہے جس کی زباں پر پنج گانہ آپؐ کا

آپ کی خاطر پڑی تخلیقِ عالم کی بِنا
اس لئے ممنون ہے سارا زمانہ آپؐ کا

بن گیا اُس کا مقدر کھُل گیا اُس کا نصیب
مل گیا قسمت سے جس کو آستانہ آپؐ کا

ابتدا بھی آپ ہی تھے انتہا بھی آپؐ ہیں
ہے ازل سے تا ابد سارا زمانہ آپ کا

ہر قدم تھا راہِ حق میں ہر نفس یادِ خدا
یہ تھا اندازِ حیاتِ جاودانہ آپ کا

یوں تو لاکھوں آستاں ہیں آج دنیا میں مگر
ساری دنیا میں ہے افضلؔ آستانہ آپ کا

صاحبزادہ امداد علی خاں شمیم ٹونکی

نعت شریف

جہانِ کن فکاں سے تا قیامت ناز کرتی ہے
جسے اُن سے تعلق ہو وہ قسمت ناز کرتی ہے

محمدؐ، احمدؐ و محمودؐ و حامد، نام ہیں اُن کے
ثناخواں رب ہے ان کا، ان پہ قسمت ناز کرتی ہے

امام المرسلین نے، لَا نَبِیَّ بَعدِی، فرمایا
نبی ہیں آپ وہ جن پر نبوت ناز کرتی ہے

خطاب رحمۃ للعالمیں حق نے انھیں بخشا
وہ محبوب خدا ہیں ان پہ رحمت ناز کرتی ہے

منافق کو عنایت کر دیا پیراہنِ اقدس
عطا پر آپ کی، شانِ سخاوت ناز کرتی ہے

کیا اظہارِ حق لیکن کبھی تلخی نہیں آئی
لبوں پر میرے آقا کے، حلاوت ناز کرتی ہے

شہیدِ آرزوئے زلف و طلعت ہوں شمیم ان کا
وہ جن کی آلِ اطہر پر شہادت ناز کرتی ہے

لطیف فہمی

نعت شریف

مرحبا صلِّ علیٰ تشریف لانا آپ کا
منتظر ماحول تھا روز و شبانہ آپ کا

باخبر تھے داعیانِ عیسوی و موسوی
اک زمانہ سے تھا ذکر غائبانہ آپ کا

پتھروں کے زخم کھاکر دشمنوں کو دی دُعا
کیا انوکھا نقش تھا یہ جاودانہ آپ کا

ہر اسیرِ بدر پر تھی موت سی چھائی ہوئی
چھوڑ دو ان کو یہ حکمِ فاتحانہ آپ کا

اللہ اللہ دشمنوں سے بھی محبت کا سلوک
تھا کرم اُن پر ہمیشہ مشفقانہ آپ کا

نذر لایا ہے یہ فہمی اپنے آقا کے حضور
کاش مل جائے اُسے بھی آستانہ آپ کا

ڈاکٹر سخاوت شمیم

نعتِ رسولؐ

حرفوں کے فنازار میں اک صوتِ بقا ہو
کردار میں آئینۂ اوصافِ خدا ہو

تعظیم ہوئی جس کی سرِ عرشِ معلّٰی
انساں کے عزائم کی تم ہی حدِ رسا ہو

کونین کی عظمت ہے اُسی روضہ سے قائم
اخلاص بھی جس کے درِ اقدس پہ جُھکا ہو

مہر و مہ و خورشید بھی دیں جن کو سلامی
حق اُن کی غلامی کا بھلا کیسے ادا ہو

ہوتا ہے شمیمؔ اُن کی ہی سرکار سے مقبول
منشائے مشیت ہو کہ وہ حرفِ دُعا ہو

نازشؔ جے پوری

نعت

روضے پہ نبی کے قسمت سے جانا جو ہمارا ہو جائے
یہ دل بھی منوّر ہو جائے آنکھوں کو نظارا ہو جائے

ہے دل میں تمنا یہ میرے پہنچوں میں تمہارے روضے پر
قدموں میں جو میرا دم نکلے دیدار تمہارا ہو جائے

دامانِ محمدؐ ہاتھ میں ہو اعمال بھی صالح ساتھ میں ہو
ہو کلمۂ طیّب وِردِ زباں دنیا سے کنارا ہو جائے

ہر موجِ تلاطم سے بچ کر ساحل پہ وہ کشتی آئے گی
جس پر بھی شفیعِ جن و بشر احسان تمہارا ہو جائے

آجائے وہیں پر جوش میں پھر رحمت بھی خدا کی اے نازشؔ
جو شافعِ روزِ محشر کا اک بار نظارا ہو جائے

نذرِ رسالت مآبؐ

مختار ٹونکی

خدا کے شاہکار ہیں　　جہاں کے تاجدار ہیں
وقار ہی وقار ہیں　　بلا کے شاندار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

وہی ہیں نازِ اولیاء　　وہی ہیں فخرِ انبیاء
حبیبِ دو جہاں وہی　　وہی حبیبِ کبریا
انھیں کا نام پاک تو　　ہوا شریکِ لاالٰہ
انھیں کا ذکر کرتے ہیں　　ملوک اور ملائکہ
نثار اُن پہ عظمتیں　　بڑے ہی نامدار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

حسین و مہ جبین ہیں　　حلیم اور متین ہیں
جہاں ہے سارا معترف　　وہ صادق و امین ہیں
بنائے کن فکاں وہی　　وہ روحِ کائنات ہیں
ہیں نورِ لم یزل بھی وہ　　وہ عکسِ شش جہات ہیں
عروجِ تیرہ خاکداں　　حیات کا نکھار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

بنا کے حق شناس بھی　　غرورِ بندگی دیا
انھیں کی ذات پاک نے　　شعورِ زندگی دیا
عرب کی وحشی قوم کے　　بدل دیا مزاج کو
مٹا دیا، کچل دیا　　ہر اک غلط رواج کو
وہ محسنِ عظیم ہیں　　عظیم و ذی وقار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

مٹا دیں ظلمتیں سبھی　　جو کفر کی، جہاں میں تھیں
جلا دیں شمعیں نور کی　　جو حرفِ کن فکاں میں تھیں
انھیں کے بس طفیل میں　　کھلے ہیں دیں کے راستے
ہزار سختیاں سہیں　　انہوں نے حق کے واسطے
حقیقتاً جو دیکھئے　　حبیبِ کردگار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

خدا کے ہیں پیامبر　　وہ صاحبِ کتاب ہیں
وہ ذات میں صفات میں　　بڑے ہی لاجواب ہیں
تمام سر سے پاؤں تک　　وہ پیکرِ لطیف ہیں
وہ نور کا مجسمہ　　سراپا اک بہار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

نوید ہیں مسیحؑ کی　　خلیلؑ کی دعا وہی
یتیم ہو گئے تھے جو　　نہیں پڑھا لکھا وہی
رسول بھی، نبی بھی ہیں　　جو ہادیٔ انام ہیں
شفیق بھی، سخی بھی ہیں　　جو رحمتِ تمام ہیں
خدائے پاک کی قسم　　فریدِ روزگار ہیں
مرے نبیؐ مرے نبیؐ

معین الدین معینؔ شادوی

نعت شریف

ملت کے پیشوا ہو دنیا کے رہنما ہو
بعد از خدا ہمارے تم ہی تو با خدا ہو

یہ درسِ حق شناسی اُسلوبِ حق پرستی
ظلمت کدے میں تم ہی ایمان کی ضیا ہو

اب آپ کی قیادت تسلیم کر رہے ہیں
کچھ بھی مخالفوں نے اُس دور میں کہا ہو

جو آپ کا نہیں ہے اُس کا خدا نہیں ہے
ہو جائیں آپ جس کے اُس شخص کا خدا ہو

اُس کی قبولیت کی مانگیں دُعا محمد
سجدہ قدم قدم پر کچھ اس طرح ادا ہو

منزل بھی سرنگوں ہے اُس کے قدم آگے
ہجرت کے مرحلوں سے دوچار جو ہوا ہو

سایہ فگن رہے ہو سایہ فگن رہو گے
میدانِ حشر ہو یا میدانِ کربلا ہو

تم پر ہے فخر ہم کو مہمانِ عرشِ اعظم
محبوبِ کبریا تم کونین کی بنا ہو

اُس کو رہِ حقیقت سمجھو معینؔ کہ جس میں
ہر کنکری کے لب پر اقرارِ مصطفیٰ ہو

نعت شریف

عشرتؔ قادری

قرآں کی پہلی منزل ، غارِ حرا کو دیکھوں
اتنی بلندیوں سے عرشِ علیٰ کو دیکھوں

اُس در پہ باریابی تقدیر میں نہ ہوتی
اک رات خواب ہی میں خیر الوریٰ کو دیکھوں

یارب عطا ہو ایسی بینائی اور بصیرت
شمس الضحیٰ کو دیکھوں بدر الدجیٰ کو دیکھوں

حاصل ہے جب وسیلہ سرکارِ دو جہاں کا
سر سے بلند کر کے دستِ دعا کو دیکھوں

تاریک وادیوں میں وہ نور ہے سحر کا
اپنی جبیں پہ روشن اُس نقشِ پا کو دیکھوں

صلِ علیٰ کی گونجیں وجد آفریں صدائیں
محوِ ثنا و مدحت ارض و سما کو دیکھوں

محراب دونوں ابرو سجادہ سادہ دامن
سجدے کروں کہ عشرتؔ وحدت نما کو دیکھوں

محمد صدیق قمرؔ بسملی

نعت

ابتدا تم ہو انتہا تم ہو
مظہرِ شانِ کبریا تم ہو

شانِ جلوہ گری سبحان اللہ
رونق افروز جا بجا تم ہو

خود خدا ہے تمہارا دِلدادہ
یا نبیؐ حق کے دِل رُبا تم ہو

گو بہ ظاہر حبیبِ خالق ہو
باطن اللہ ہی جانے کیا تم ہو

ہے مہک جس کی باغِ عالم میں
وہ گُلِ لالۂ بے بہا تم ہو

ساری رونق تمہارے آنے سے
بزمِ کونین کی ضیاء تم ہو

اُس کو کیا خوف ڈوب جانے کا
جس کی کشتی کے ناخدا تم ہو

کاملؔ جے پوری

نعت شریف

ہر لمحہ تصوّر میں جو طیبہ کی زمیں ہے
صد رشکِ جناں ہے یہی فردوس بریں ہے

عالم میں کوئی آپ کا ثانی ہی نہیں ہے
صورت بھی حسیں آپ کی سیرت بھی حسیں ہے

ہوں میں تو سیہ کار مگر رحمتِ عالم
دوزخ سے بچا لیں گے مجھے پختہ یقیں ہے

ہے نقشِ کفِ پائے محمدؐ سے عقیدت
ہر نقشِ کفِ پا پہ خم میری جبیں ہے

یہ ارض و سما صدقۂ احمدؐ میں ملے ہیں
ایمان ہے کاملؔ مرا یہ میرا یقیں ہے

صاحبزادہ شوکت علیخاں شوکت

نعت

اس حال پہ یہ شفقتِ سلطانِ مدینہ
قسمت تری اے امّتِ سلطانِ مدینہ

اُس در سے کبھی خالی نہیں آیا سوالی
وہ در ہے درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

پہنچے ہیں وہاں آپ جہاں کوئی نہ پہنچا
اللہ غنی رفعتِ سلطانِ مدینہ

جھک جھک کے کہا عرش نے بھی یوں شبِ معراج
کیا شان ہے کیا شوکتِ سلطانِ مدینہ

جو مرتبہ اُن کا ہے خدا ہی کو خبر ہے
کیا جانے کوئی عظمتِ سلطانِ مدینہ

یارب وہ زباں کو میری توفیق عطا کر
ہو جس سے بیاں مدحتِ سلطانِ مدینہ

ہر روز وہاں کا ہے مہ و مہر سے بڑھکر
یہ ہے شرف نسبتِ سلطانِ مدینہ

اللہ دکھا دے مجھے وہ روضۂ اقدس
ہے اب تو بہت حسرتِ سلطانِ مدینہ

شاہوں کو بھی ہوتا ہے غلامی پہ وہاں فخر
کیا کیجئے بیاں شوکتِ سلطانِ مدینہ

-:-

عبدالحق عزیز ایوبی، جے پور

نعت شریف

یتیموں، بیکسوں کا آسرا تشریف لے آئے
جو ہیں خیر البشر خیر الوریٰ تشریف لے آئے

دُعائیں جن کے آنے کی خلیل اللہ نے مانگیں
وہی ابرِ کرم ابرِ سخا تشریف لے آئے

کلی چٹکی چمن مہکا فضا میں شور سا اُٹھا
حریمِ صبحِ کعبہ کی ضیا تشریف لے آئے

جہاں جکڑا ہوا سارا تھا زنجیرِ غلامی میں
غلامی سے کرینگے جو رِہا تشریف لے آئے

بشر صدقے میں جن کے چاند تاروں تک پہنچ جائے
وہ اوجِ ورفعتِ عرشِ علیٰ تشریف لے آئے

جہالت ہی جہالت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا
حضور اچھا بہت اچھا ہوا تشریف لے آئے

ستارے جھوم کر شمس و قمر اِترا کے چلتے ہیں
وہ حسن و منظرِ شمس الضحیٰ تشریف لے آئے

در و دیوارِ کعبہ بھی جھکے تعظیم کو جن کی
وہ محبوب و حبیبِ کبریا تشریف لے آئے

رہے گا ظلم کا پرچم عزیز اب سرنگوں ہو کر
محمدؐ مصطفیٰ صلِّ علیٰ تشریف لے آئے

صاحبزادہ امجد علی خاں ٹونکی

نعت

دنیا ہے ایک منزلِ ویراں ترے بغیر
عقبیٰ ہے ایک خوابِ پریشاں ترے بغیر

دور از خیال و وہم تری شان و مرتبت
دور از قیاس دین کا عرفاں ترے بغیر

تیرا جمالِ مہر جہاں تاب مرحبا
بے نور تھا یہ عالمِ امکاں ترے بغیر

دنیا کو تو نے بخشا سلیقہ حیات کا
انسانیت سے دور تھا انساں ترے بغیر

شاہد پہ بھی نگاہِ کرم ہو بروزِ حشر
بخشش کا اس کی کچھ نہیں امکاں ترے بغیر

عابد عاقل، ٹونکی

نعت شریف

جس درجہ کہ دشوار ہے عرفانِ محمدؐ
عام اُتنا ہی دنیا میں ہے فیضانِ محمدؐ
اللہ کی محبت بھی تھی امت کا بھی غم تھا
معراج میں یہ تھا سر و سامانِ محمدؐ
تاریک ہو کیوں قبر کوئی زیرِ زمیں جب
ضوبار ہے خورشیدِ درخشانِ محمدؐ
یارب مجھے ہر لمحہ یونہی ملتی رہے زیست
ہوتا رہوں سو جاں سے میں قربانِ محمدؐ
معمور ہے داغِ اثرِ عشقِ نبیؐ سے
گویا کہ مرا دل ہے گلستانِ محمدؐ
ہو جس کو غمِ مہر قیامت مرے پاس آئے
"سر پر ہے مرے سایہ دامانِ محمدؐ"
عاقل مری روداد کی سرخی ہیں ازل سے
لب ہائے گہربار و دُر افشانِ محمدؐ

گل محمد رسوا استاد دانی اندوری جے پور

نعت پاک

دیتا ہے شہادت ہمیں قرآنِ محمدؐ
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ

یہ کہہ کے سہے ظلم بلال حبشیؓ نے
سَو جان ملیں تو بھی ہیں قربانِ محمدؐ

ٹھوکر سے اگر چاہیں تو مردوں کو جلادیں
یہ شان بھی رکھتے ہیں غلامانِ محمدؐ

جب عرش پہ پہنچے نبیؐ فرمایا یہ حق نے
اے جن و ملک دیکھو ذرا شانِ محمدؐ

کیوں گرمیٔ محشر کا ہمیں خوف ہو لوگو
کافی ہے ہمیں سایۂ دامانِ محمدؐ

وہ دن بھی کبھی آئے زمانہ کہے مجھ کو
رسوا تو ہے لیکن یہ ہے مہمانِ محمدؐ

انعام الحق شمس الیوبی

نعت شریف

مقام آپؐ کا ہے اس قدر بلند رسولؐ
ہے دو جہاں سے پرے آپکی کمند رسولؐ

مری طرف بھی نگاہِ کرم برائے کرم
ہیں آپؐ درد کے ماروں کے دردمند رسولؐ

ہم عاصیوں کے لئے آپؐ ہی کی ذات کو بس
قسم خدا کی خدا نے کیا پسند رسولؐ

کہاں وہ آپ کی سیرت کی وسعتوں کا کمال
کہاں حقیر سے یہ لفظ میرے چند رسولؐ

شمسؔ کی کیجئے اس وقت کچھ خبر گیری
یہ اپنے لبستۂ تربت میں جب ہو بند رسولؐ

حکیم ظہور احمد صدیقی نظرؔ ٹونکی

نعت

فخرِ رسل ہیں آپؐ، شہ انبیاء ہیں آپؐ
محبوبِ کبریا ہیں، حبیبِ خدا ہیں آپؐ

انساں کی کیا بساط کہ توصیف وہ کرے
حدِّ ثنا یہی ہے کہ بعدِ خدا ہیں آپؐ

جلتے ہیں فکر کے پر پرواز بھی جہاں
لبیک اُس مقام کے صدر العلیٰ ہیں آپؐ

میں بھی شکستہ پا ہوں مدد کیجیے حضورؐ
ٹوٹے ہوئے دلوں کیلئے آسرا ہیں آپؐ

کیوں خوف دل میں لاؤں میں میدانِ حشر کا
میں ہوں گناہگار شفیع الوریٰ ہیں آپؐ

دیکھیں بغور اہلِ بصیرت تو اے نظرؔ
ہر شے میں کائنات کی جلوہ نما ہیں آپؐ

محمد رضاؔ عثمانی ناگوری

نعت پاک

انوار سے معمور مدینے کی فضا ہے
خورشیدِ رسالت جو وہاں جلوہ نما ہے
روشن ہے جہاں جس سے محمد کی ضیا ہے
وہ سیدِ کونین ہے محبوبِ خدا ہے
ہر علم کا سرچشمہ تجھے رب نے کیا ہے
اُمّی ہے مگر علمِ لدُنی سے بھرا ہے
کعبے میں بُتوں کا یہی انجام ہوا ہے
ہر بُت میرے سرکار کے قدموں میں گرا ہے
احمد بھی محمد بھی مصدق ہیں تیرے نام
قرآں نے مدثر بھی مزمل بھی کہا ہے
دندانِ مبارک بھی اندھیروں کو مٹا دیں
یہ نورِ مجسم کے تبسم کی ادا ہے
ہر ایک پیمبر ہوا اللہ کا طالب
تو خالقِ کونین کا مطلوب ہوا ہے
توبہ ہوئی مقبولِ خداوندِ تعالیٰ
جب حضرتِ آدم نے تیرا نام لیا ہے
میزاں پہ سرِ حشر یہ رحمت نے پکارا
میرا ہے یہ میرا ہے رضاؔ ہے یہ رضاؔ ہے

حضرت مولانا بُرہان احمد قاسمی، جے پور

نعت پاک

محمدؐ محمدؐ پکارا کریں گے
یونہی عمر اپنی گذارا کریں گے

مدینے کی گلیوں کے بن کر بھکاری
ہم اپنا مقدر سنوارا کریں گے

خدا بخش دے گا سبھی عاصیوں کو
وہ رحمت کا جس دم اشارہ کرینگے

غلام اُن کے دوزخ میں جائیں غلط ہے
یہ کب میرے آقا گوارا کریں گے

مدینے میں برہان مدفون ہو کر
ہم آقا کا ہر دم نظارا کریں گے

ڈاکٹر حسین انور صدیقی، جے پور

نعت

تم پہ قرباں ہو مری جان شفیع محشرؐ
مجھ کو اتنا سا ہے ارمان شفیع محشرؐ

حکم اللہ کا ہر دور میں ہر محفل میں
بن گیا آپ کا فرمان شفیع محشرؐ

ہیں نبی ایک تو ہو جائیں مسلمان بھی ایک
ہے مرے دل کا یہ ارمان شفیع محشرؐ

سارے عالم کو ملی آپؐ سے تنظیم حیات
آپ تو رب کی ہیں بُرہان شفیع محشرؐ

آپکے نام سے ہم رب کو بھی پہچان گئے
آپ اللہ کا عرفان شفیع محشرؐ

کی عطا آس شفاعت کی رسولِ اکرمؐ
آپ کے ہم پہ ہیں احسان شفیع محشر

مجھ کو انور شہِ والا کی غلامی پہ ہے ناز
ہیں وہی نازشِ رحمان شفیعِ محشرؐ

حسین کوثری

نعت شریف

ہمرازِ دو جہاں ہے حلیمہؓ کی گود میں
مہمانِ لامکاں ہے حلیمہؓ کی گود میں

اُمت کا پاسباں ہے حلیمہؓ کی گود میں
حامئ عاصیاں ہے حلیمہؓ کی گود میں

تنویرِ بے کراں ہے حلیمہؓ کی گود میں
اک حاملِ قرآں ہے حلیمہؓ کی گود میں

دنیا کا دیں کا حشر کا ایماں کا عرش کا
ہر شئے کا رازداں ہے حلیمہؓ کی گود میں

جھڑتے ہیں پھول مہر خوشی کے بعد بھی
تفسیرِ کُن فکاں ہے حلیمہؓ کی گود میں

قدرت کا شاہکار میسر اُسے ہوا
رحمت کا آسماں ہے حلیمہؓ کی گود میں

رحمت کا حسن و نور کا برکت کا فیض کا
اک بحرِ بے کراں ہے حلیمہؓ کی گود میں

شافع بھی وہ ہیں ساقئ کوثر بھی ہیں وہی
تقدیرِ دو جہاں ہے حلیمہؓ کی گود میں

دامانِ مصطفےٰ کے تلے ہوں گے کل حسینؔ
توقیرِ بے کساں ہے حلیمہؓ کی گود میں

جلیل شیدائی

نعت

کہتے ہر لمحہ تھے یارانِ رسولِ عربی
دل تو دل جان بھی قربانِ رسولِ عربی

ساری دنیا پہ ہے احسانِ رسولِ عربی
ساری دنیا ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

سایہ امت کے ہر اک فرد پہ ہے حشر کے دن
مرحبا وسعتِ دامانِ رسولِ عربی

کیوں نہ سمجھے کہ ملی دولتِ کونین مجھے
جس کے ہاتھ آگیا دامانِ رسولِ عربی

دولت و ثروتِ کونین بھی ٹھکرا دیگا
ہر گدائے درِ سلطانِ رسولِ عربی

حشر میں دھوم ہر اک گوشۂ فردوس میں ہے
آئے وابستۂ دامانِ رسولِ عربی

حق کے تھے نورِ نظر آلِ پیمبر سارے
اور محبوب تھے یارانِ رسولِ عربی

کیا ٹھکانہ ہے جلیلؔ انکی عطاؤں کا بھی
ہر قدم پر ہے اک احسانِ رسولِ عربی

نعت شریف

عبدالرحمٰن خان فخری اجمیری

بز تمہارے مرا کوئی مونس نہیں پھر میں جاؤں کدھر خاتم الانبیاء
ہجر کے غم سے بیحد پریشان ہوں لو خدارا خبر خاتم الانبیاء

نس و اخلاق و تہذیب سے دور تھا ہر بشر اپنی قوت پہ مغرور تھا
ٹ گئی ہوتی دنیا سے انسانیت تم نہ آتے اگر خاتم الانبیاء

ذکر توریت میں جن کی آمد کا تھا اور جن کی بشارت تھی انجیل میں
جلوہ فرما ہوئے وہ حبیبِ خدا ابن کے خیر البشر خاتم الانبیاء

رنج و غم سے یقیناً رہائی ملے پار بیڑا ہو دم بھر میں طوفان سے
بگڑی تقدیر بن جائے فرمائیں گر اک کرم کی نظر خاتم الانبیاء

یں سراپا خطا ہوں خطا کار ہوں جرم میں نے کئے ہیں گنہگار ہوں
بخش وائیں گے فخری مگر حشر میں مجھ کو خیر البشر خاتم الانبیاء

عبدالعزیز عزیز اتوبی

نعت

سب سے افضل سب سے اعلیٰ سب سے بہتر آ گئے
جن کا نعرہ ہے فقط اللہ اکبر آ گئے

سب کے ہمدم سب کے مونس سب کے رہبر آ گئے
سر بہ سجدہ ساری دنیا ہے کہ سرور آ گئے

گوشہ گوشہ سے سنائی دیگی اب آوازِ حق
جو بنیں گے زینتِ محراب و منبر آ گئے

آپؐ آئیں گے یہ سنکر آپؐ سے پہلے حضور
آپؐ کی تعظیم کو سارے پیمبر آ گئے

اب نہ ہوں مایوس ہم تقدیر کے مارے عزیز
وہ بنانے کے لئے بگڑے مقدر آ گئے

نعتِ پاک

خالد سحر ٹونکی

معراج پر جو رہبرِ دیں مصطفےٰ گئے
حور و ملک تھے شاد کہ سرکار آ گئے

حق نے بنایا آپ کو نبیوں کا تاجدار
یہ مرتبہ بھی احمدِ مختار پا گئے

احساں کیا ہے آپ نے اسلام بخش کر
تاریکیوں کو نور کا پیکر بنا گئے

آنے سے اُن کے کفر کا برہم ہوا نظام
سچ ہے کہ "لا تعزّا" کے بت ڈگمگا گئے

ہمدرد بیکسوں کے یتیموں کے ہمنوا
وہ غمگساریوں کے سلیقے سکھا گئے

اُن کا وجود باعثِ تخلیقِ کائنات
مفہومِ ہست و بود جہاں کو سکھا گئے

یہ فیض تھا کہ کہنے سے پہلے ملا سحر
اس در پہ دل میں لے کے جو ہم مدعا گئے

نعتِ پاک

ممتاز شکیب

آپ کے نور سے یوں رات کا منظر جاگا
روشنی عام ہوئی دن کا مقدر جاگا

ساری آپ زمینوں کا مقدر جاگا
دھوپ کے دشت میں رحمت کا سمندر جاگا

یوں تو پہلے بھی بہت آئے تھے پیغام مگر
آپ کا نطق مگر ذات کے اندر جاگا

آپ کی آمدِ پُرنور کی تابانی سے
دل میں ایمان و صداقت کا سمندر جاگا

اک فقط مکہ و یثرب کا نہیں جاگا نصیب
وادی و دشت و دمن سب کا مقدر جاگا

دل پہ جب نقشِ حسیں نامِ محمد کے بنے
وادیٔ فکر میں سویا ہوا آذر جاگا

آپ کا شدتِ اخلاص و عقیدت سے شکیب
نام جس نے بھی لیا اُس کا مقدر جاگا

ڈاکٹر اسد اللہ خاں، سرونج

نعت

وہ محبوبِ رب ہیں ہمارے محمدؐ
ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے محمدؐ

نہیں کوئی نبیوں میں اُن کے برابر
وہ ہیں رب کے پیارے دُلارے محمدؐ

لگے گی ہمیں پیاس محشر میں جس دم
پلائیں گے کوثر پہ پیارے محمدؐ

نہ مایوس ہونا کبھی اُنکے در سے
کہ ہیں بیکسوں کے سہارے محمدؐ

اسدؔ کی ہے یہ آرزو روزِ محشر
اُسے اپنا کہہ کر پکارے محمدؐ

رضی الدین رضاؔ بے پر

نعت شریف

ہر رنگ کی آوازِ درا اپنی جگہ ہے
سرکارِ دو عالمؐ کی صدا اپنی جگہ ہے

کیا جانے کہاں تک ہے ملائک کی رسائی
احمدؐ کی رسائی بخدا اپنی جگہ ہے

جنّت کی فضا کتنی ہی پُر کیف ہو لیکن
گلزارِ مدینہ کی فضا اپنی جگہ ہے

ہیں سارے نبی آئینہ انوار کا لیکن
آئینۂ انوارِ خدا اپنی جگہ ہے

احمد کو احد تو نہیں کہتا ہوں میں لیکن
جو میرا عقیدہ ہے رضاؔ اپنی جگہ ہے

میکشؔ اجمیری

نعت پاکؐ

سردارِ انبیاء رہے حلیمہؓ کی گود میں
سورج چمک رہا ہے حلیمہؓ کی گود میں

رخصت اندھیرے ہو گئے روشن ہے کائنات
نورِ خدا سجا ہے حلیمہؓ کی گود میں

قربان حوریں اور فرشتے نثار ہیں
معصوم مصطفیٰ ہے حلیمہؓ کی گود میں

وہ آمنہ کا لالؐ وہ مختارِ کائنات
منجانبِ خدا ہے حلیمہؓ کی گود میں

کُل کائنات جھکتی ہے جس کی جناب میں
وہ عالی مرتبہ ہے حلیمہؓ کی گود میں

میکشؔ نظر نظر کو اسی کی تلاش ہے
ہر دل کا مُدعا ہے حلیمہؓ کی گود میں

محمد صادق بہارؔ ٹونکی

سرکارِ دو عالمؐ

کیوں شافعِ محشر نہ ہوں مختارِ دو عالم
ہیں رحمتِ عالم بھی تو سرکارِ دو عالم

میں دولت کونین کو اب لیکے کروں کیا؟
دل میں ہے مرے اُلفتِ سرکارِ دو عالم

مرغوبِ خلائق بھی ہیں، محبوبِ خدا بھی
مطلوبِ تمنا بھی ہیں، مختارِ دو عالم

کرتے ہیں عطا خون کے پیاسوں کو قبائیں
کیا شانِ عطا رکھتے ہیں سرکارِ دو عالم

اُمت کو سرِ حشر جہنم سے بچایا
اے صلِ علیٰ شفقتِ سرکارِ دو عالم

جس خارِ تمنا کی خلش لے چلے یثرب
قربان بہارؔ اس پہ ہے گلزارِ دو عالم

عبدالطیف خاں اجملؔ ملارنوی

نعت

یارب سکونِ قلب جہاں میں کہاں ملے
راحت ملے وہاں تری رحمت جہاں ملے

ہے آرزو یہ دل کی تمنا ہے بس یہی
سرکارِ انبیاء کا مجھے آستاں ملے

بے مثل وہ ہیں اُن کا نہ ثانی کوئی ہوا
اُن کی مثال دونوں جہاں میں کہاں ملے

کیا مرتبہ ہے عشق کا عاشق خدا ہوا
جیسے ملے خدا اسے وہ موسیٰ کہاں ملے

اُلفت ہو جس میں بغض عداوت نہ رنجشیں
اجملؔ کو اے خدا کوئی ایسا جہاں ملے

طالب حسین طالبؔ دھولپوری

نعت

اِدھر فرش پر ہے قیامِ محمدؐ
اُدھر عرش پر ہے مقامِ محمدؐ

ہوئیں چاک ظلمت کی ساری گھٹائیں
ہوا جب جہاں میں نظامِ محمدؐ

تجلی سے معمور ہے میرا سینہ
کہ منقوش دل پر ہے نامِ محمدؐ

بڑائی نہ کیوں ہو مقدر پہ نازاں
بڑا ہے زمانے میں نامِ محمدؐ

جو چاہو نجات اپنی محشر میں طالبؔ
بنو صدقِ دل سے غلامِ محمدؐ

آفتاب اجمیری

مدینے والے

بے کسوں کے ہیں مددگار مدینے والے
ہم غریبوں کے ہیں غمخوار مدینے والے

ہم بھی ہیں حاضرِ دربار مدینے والے
اک نظر ہم پہ بھی سرکار مدینے والے

یہ سرِ حشر جو بیٹھے ہیں پسارے دامن
سب تمہارے ہیں طلبگار مدینے والے

جو جئے تیرے لئے اور مرے تیرے لئے
خلد کے ہو گئے حقدار مدینے والے

ایک اللہ ہے اور آپ نبی ہیں برحق
ہم یہ کہہ دیں گے سرِ دار مدینے والے

آفتاب ایسا بھی اک دن تو کبھی آئے گا
مجھ کو بلوائیں گے سرکار مدینے والے

حافظ قمر آصف اجمیر

امتزاجِ حمد و نعت

مصدرِ التفات وہ، مظہرِ التفات آپؐ
حاکمِ کائنات وہ، ناظمِ کائنات آپؐ

محرمِ رازِ کبریا، سرورِ بزمِ انبیاء
وارثِ شش جہات وہ، باعثِ شش جہات آپؐ

دونوں جہاں میں روشنی آپ کے دم سے ہوگئی
بحرِ تجلیات وہ، مہرِ تجلیات آپؐ

عظمتِ عشقِ عزّوجل، رفعتِ حسنِ لم یزل
جلوہ گہِ صفات وہ، آئینۂ صفات آپؐ

آصفؔ خوش بیان کے ذوقِ سخن کے واسطے
شانِ تخیلات وہ، جانِ تخیلات آپؐ

عبدالسلام دردؔ

نعت

گر اُسوۂ نبیؐ کا دنیا میں اقتدا ہو!
سورج کو ماند کردے ہر دل میں وہ ضیا ہو

ہم چہرۂ بشر ہیں تم جلوۂ خدا ہو
ہم خاک ہیں سراپا تم نور کی رِدا ہو

کعبے کو تم نے پھر سے کعبہ بنا دیا ہے
قلبِ خلیلؑ کی تم مانگی ہوئی دُعا ہو

منزل کی رہنمائی تم نے ہی کی ہے اگر
منزلِ اگر خدا ہے تم اُس کا راستا ہو

بیمارِ غم تمہارے تم کو نہ کیوں پکاریں
درمانِ دردِ دل ہو تم دردؔ آشنا ہو

عبدالعزیز انجمؔ ایوبی جے پوری

نعت

بنا کر تم کو خود خالق کی قدرت ناز کرتی ہے
ہو محبوبِ خدا تم پر محبت ناز کرتی ہے

نہیں ہے کوئی بھی ایسا وہ محبوبِ خدا تم ہو
خدا کے رو برو جنکی شفاعت ناز کرتی ہے

خدا کے اور پیغمبر ہوئے یوں تو بہت لیکن
امام الانبیاء پر ہی نبوّت ناز کرتی ہے

یہ نبیوں کی تمنا تھی کہ ہوتے انکی امت میں
ہم اُن کے اُمتی ہیں ہم پہ قسمت ناز کرتی ہے

خدا سے بخشوائینگے گناہگارانِ اُمت کو
شفیعِ روزِ محشر پر یہ اُمت ناز کرتی ہے

رکھے جب سے حبیبِ کبریا نے پاؤں اے انجمؔ
تبھی سے عرشِ اعظم کی بھی عظمت ناز کرتی ہے

کیفی الوی
جے پور

نعت

کیا معجزہ ہے آمدِ ذیشانِ مصطفےٰ
کسریٰ کے بام و در سے ہوا اعلانِ مصطفےٰ

ہونے کو یوں تو عام ہے فیضانِ مصطفےٰ
حاصل کسی کسی کو ہے عرفانِ مصطفےٰ

نازونیازِ عشق کی منزل تو دیکھئے
اللہ میزباں ہے یا مہمانِ مصطفےٰ

ہیں آپؐ ہی تو باعثِ تخلیقِ کائنات
تخلیقِ کائنات ہے احسانِ مصطفےٰ

لفظ و معانی لوح و قلم کی بساط کیا
کس سے بیاں ہو عظمتِ ذیشانِ مصطفےٰ

دورِ خزاں کی گردِ مسلسل نہ چھو سکی
شاداب و تازہ تر ہے گلستانِ مصطفےٰ

رحمت نے مسکرا کے گلے سے لگا لیا
عاصی ہیں زیرِ سایۂ دامانِ مصطفےٰ

جبریلؑ سر جھکائے کھڑے ہیں جناب میں
کیا عز و احترام ہے شایانِ مصطفےٰ

کیفی مست بادۂ عشقِ رسولؐ ہی
عرفانِ حق ہے حاصلِ عرفانِ مصطفےٰ

غوث شریف عارف شیدائی

نعت شریف

نازشِ یزداں فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ کُل اور رہبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

زینتِ عالم فخرِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
مصدرِ حسن کا نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

شافعِ محشر، ختم رسولاں، مالکِ کوثر، حسنِ مجسم
کُن کا مصدر باعثِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی سیرت آپ کی صورت شانِ بشر اور فخرِ یزداں
نورِ مجسم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

منبعِ نورِ خالقِ عالم خلق کے مصدر رحمتِ عالم
پرتوِ حسنِ اسمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں تمنا ہے یہ میری پہنچوں میں اک روز مدینہ
بن کے غلامِ فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

فہم و فراست عارف لے کر تاریکی میں جہل کی آئے
بن کر آقا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

خورشید احمد سحر
جے پور

صدقے میں عطا جس کے مجھے نعتؔ ہوئی ہے
وہ سرورِ عالم ہے وہ نبیوں کا نبی ہے

جس در سے گداؤں کو شہنشاہی ملی ہے
حاصل اسی در کی مجھے دریوزہ گری ہے

انساں کو محبت کا گداز آپؐ نے بخشا
مومن کو بصیرت کی نظر آپؐ نے دی ہے

آجائیے توحید کے شیروں کو جگانے
اس دورِ جہالت میں وہی بولہبی ہے

گم تابشِ ایماں بھی ہے سونے کی دمک میں
یا سرورِ عالم یہ ہوا کیسی چلی ہے

زندہ ہوں میں سرکار کے صدقے ہی میں ورنہ
قاتل کی نظر اب بھی مجھے ڈھونڈ رہی ہے

کیا شے ہے سحرؔ گرمیٔ ہنگامۂ محشر!
جب سر پہ مرے سایۂ دامانِ نبیؐ ہے

تقی حیدر تقیؔ

نعت پاک

رب کے محبوب ہیں کیا خوب ہے عظمت اُن کی
ناز پھر کیوں نہ کرے اُن پہ یہ اُمت اُن کی

یہ صلہ اُن کی محبت کا ملے گا آخر
ہم کو محشر میں نوازے گی شفاعت اُن کی

اس سبب ہی سے تو کہتے ہیں محمدؐ اُن کو
کی ہے قرآں میں اللہ نے مدحت اُن کی

اُن کی نظروں میں برابر ہیں سبھی شاہ و گدا
سب پہ یکساں ہے کرم اُنکا عنایت اُنکی

حق کی منزل کا پتہ ہم کو ملا ہے اُن سے
ہم پہ لازم ہے بہر حال اطاعت اُن کی

ایک مُدت سے یہ ارمان ہے دل میں میرے
کاش ہو جائے تقیؔ مجھکو زیارت اُن کی

ذاکر خاں ذاکر (جھالاواڑ)

نعت پاک

رُت بہاروں کی خزاں پر آگئی
رحمتِ حق جب فضا پر آگئی

پڑگئی جس پر تمہاری اک نظر
اُس کے حصے میں خدائی آگئی

تذکرہ جب بھی چھڑا فردوس کا
مجھ کو طیبہ کی گلی یاد آگئی

ہر نظر اُن کے حریمِ ناز تک
ہر قدم کرتی ہوئی سجدہ گئی

نور کی طیبہ سے نکلی اک کرن
کفر کی تاریکیوں پر چھا گئی

دیکھ کر ذاکر ہمارا حوصلہ
گردشِ ایّام بھی تھرا گئی

نذیر احمد آزاد

باراں

ہر سمت بہاریں ہیں اور نور ہے نکہت ہے
طیبہ کی زمیں کیا ہے اک کوچۂ جنت ہے

جب گنبدِ خضرا کا دیدار تجھے ہوگا
اے دل نہ پریشاں ہو نزدیک وہ ساعت ہے

میں عشقِ محمدؐ میں دیوانہ ہوں اے زاہد
بس ذکرِ نبی میرا ایماں ہے عبادت ہے

بلبل بھی یہ کہتی ہے جب پھول مہکتے ہیں
یہ اُنکی نوازش ہے یہ اُنکی عنایت ہے

آقاؐ سے یہ کہدینا اے بادِ صبا جا کر
طوفان ہیں موجیں ہیں اور کشتیِ اُمت ہے

جس دم ہو سرِ محشر خورشید مرے سر پر
اس وقت مجھے آقا سائے کی ضرورت ہے

نعتیں

ساحر داؤد نگری

اورنگ باد (بہار)

خداوند عالم کے پیارے محمد ﷺ
پیارے محمد ﷺ ہمارے محمد ﷺ

ہوا امنِ عالم تمہاری بدولت
محبت، شرافت، اخوت مروت

تمہیں سے ہوئی سب کو حاصل یہ دولت
ہیں نبیوں میں مقبول پیارے محمد ﷺ

وہ بچوں کے مشفق غریبوں کے حامی
رہی جن کو محبوب شیریں کلامی

زمانے کے رہبر وہ ذاتِ گرامی
ہیں سب کی نگاہوں کے تارے محمد ﷺ

-:-

حافظ محمد ظفر انصاری

باراں

قرآنِ مقدس میں جب آپکی مدحت ہے
سرکارِ مدینہ کی کیا شان ہے عظمت ہے

آئے ہیں نبی یوں تو دُنیا میں ہزاروں ہی
لیکن مرے آقا ﷺ پر بس ختم نبوت ہے

ہے دِل میں نہاں جس کے اُلفت شہِ طیبہ کی
دُنیا میں اُسے راحت عقبیٰ میں بھی راحت ہے

مل جائے گی ہر غم سے بے شبہ نجات اسکو
سرکارِ مدینہ سے جس کو بھی محبت ہے

اے کاش گدائی بھی اس در کی ملے مجھکو
جس در پہ دو عالم کی قربان حکومت ہے

سرکار کے روضہ پر پہنچوں میں مدینے میں
اب دِل میں ظفر میرے یہ آخری حسرت ہے

-:-

نعت

محمد یامین ارمان
نمباہیڑہ

شفیع روزِ محشر ہیں شفاعت ناز کرتی ہے
محمد ﷺ مصطفےٰ پر ان کی امت ناز کرتی ہے

وہ باطل کے اندھیروں میں کرن جو نور کی پھوٹی
اسی نورِ مجسم پر یہ خلقت ناز کرتی ہے

خدا نے دل کو وہ چاہت عطا کی ہے محمد ﷺ کی
کہ اس چاہت پہ اب ہر ایک چاہت ناز کرتی ہے

سرِ محشر ہمیں ہو فکر کیوں اپنے گناہوں کی
وہ حامی ہیں کہ خود جن پر حمایت ناز کرتی ہے

رسولِ پاک کی ارمان الفت ہے مرے دل میں
یہی دولت ہے جس پر میری غربت ناز کرتی ہے

-:-

فرحت ایوبی
جے پور

نعت

ولی غوث و قطب ابدال مستانے محمد ﷺ کے
مزاراتِ مقدس فیضِ کاشانے محمد ﷺ کے
کھلے رہتے ہیں دن اور رات میخانے محمد ﷺ کے
کبھی خالی نہیں ہوتے ہیں پیمانے محمد ﷺ کے
کوئی مجلس ہو محفل ہو کوئی گلشن ہو صحرا ہو
جدھر دیکھو نظر آتے ہیں دیوانے محمد ﷺ کے
پئے تعظیم موسیٰ نے سلامی دی محمد ﷺ کو
قدم چومے شبِ اسریٰ مسیحا نے محمد ﷺ کے
اٹھی جب تک نہ موجِ مغفرت دریائے رحمت سے
چھلکتے ہی رہے آنکھوں کے پیمانے محمد ﷺ کے
ادب سے ہم خدا کے سامنے پڑھ کر سنائیں گے
ہمارے پاس ہیں منظوم نذرانے محمد ﷺ کے
یہ منزل کن کے پاؤں پڑ رہی ہے دیکھنا فرحت
خدا کے ہیں دیوانے کہ دیوانے محمد ﷺ کے
اکھاڑا جا رہا تھا بابِ خیبر جس گھڑی فرحت
علی ؓ کے بازوؤں کے ساتھ تھے شانے محمد ﷺ کے

-:-

نعتیں

محمد شاہد پٹھان

اُسے منظور تھے اسرار بتلانے محمدؐ کے
اٹھائے پردے بالترتیب مولیٰ نے محمدؐ کے
کہا جبریلؑ نے میں آسمانوں کی بلندی پر
ہزاروں سال سے سنتا ہوں افسانے محمدؐ کے
مکاں کیا چیز انکی لامکاں تک بھی رسائی ہے
زمیں سے عرشِ اعظم تک ہیں کاشانے محمدؐ کے
رہے گی شمعِ وحدت یوں فروزاں ہر زمانے میں
نہ ہوں گے کم کسی صورت میں پروانے محمدؐ کے
وہی آفاق کی رحمت وہی ہیں شافعِ محشر
کہ بارِ ہر دو عالم رکھتے ہیں شانے محمدؐ کے
یہ اک امت ہی کیا وہ کل امم کو بخشوا لیں گے
بہت گہرے ہیں اپنے رب سے یارانے محمدؐ کے
کٹا کے سر لٹا کے گھر مٹا کے زورِ باطل کا
گئے سب عہد پورے ابنِ زہرا نے محمدؐ کے
بشر تو کیا فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں شاہد
مراتب کتنے اعلیٰ ہیں خدا جانے محمدؐ کے

-:-

صادق قرولوی

اسمِ محمد اسمِ اعظم ٥
صلی اللہ علیہ وسلم
اقرا کی تفسیرِ معظم طٰہٰ کی تصویرِ مجسم
یٰسین کی تاثیرِ مکرم صاحبِ رحمت رحمتِ عالم
وردِ زباں ہے آپ تو ہر دم
صلی اللہ علیہ وسلم
وارثِ اعلیٰ نورِ ہدیٰ کے آپ ہیں مظہر قالو بلیٰ کے
مونس و مولیٰ شاہ و گدا کے حامی و ہمدم روزِ جزا کے
عرشِ بریں کے نیّرِ اعظم ٥
صلی اللہ علیہ وسلم
عمر ہے تھوڑی اب تو سنبھالو میں ہوں سوالی مجھ کو نہ ٹالو
بس اتنی سی بھیک تو ڈالو قدموں میں اک بار بلا لو
ہمدم حامی، حامی ہمدم
صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے اسرار تمہیں ہو محبوبِ غفار تمہیں ہو
امت کے غم خوار تمہیں ہو داتا ہو مختار تمہیں ہو
شافی تم ہو عاصی ہیں ہم
صلی اللہ علیہ وسلم
سرورِ دیں ہو ماہِ مبیں ہو تم ہی صادق تم ہی امیں ہو
در ہو تمہارا میری جبیں ہو صادق کا یہ عزم و یقیں ہو
اوج پہ ہو اسلام کا پرچم
صلی اللہ علیہ وسلم

-:-

نعتیں

بسمل نقشبندی
(بانسواڑہ)

ہر سمت سے یلغار ہے سلطانِ مدینہ
للہ مدد اے شہِ ذی شانِ مدینہ

اے رہروِ طیبہ گلِ عرفاں کی یہ نکہت
بستانِ حقیقت ہے بیابانِ مدینہ

ہوتا ہے نثار اس پہ گلستانِ ارم بھی
جس دل میں بسا رکھا ہے ارمانِ مدینہ

جس نور کے قدموں نے شرف عرش کو بخشا
وہ نورِ ازل ہے تہِ دامانِ مدینہ

محبوبیتِ خاص کے جلوے ہیں درخشاں
ہے عالمِ بالا سے سوا شانِ مدینہ

ہے جلِّ علیٰ محوِ تماشائے تجلّی
اے صلِّ علیٰ حسنِ خیابانِ مدینہ

اک جام ہی بسمل کو بھی مل جائے خدارا
اے ساقیِ عرفانِ خمستانِ مدینہ

قمر ٹونکی

ہے کون کون درپۂ آزار دیکھئے
امت کھڑی ہے آج سرِ دار دیکھئے

کچھ تو ادھر بھی اے مرے مختار دیکھئے
دیدار کا ہوں کب سے طلبگار دیکھئے

روضہ پہ شاہِ طیبہ کے ہوتی ہے رات دن
عرشِ بریں سے بارشِ انوار دیکھئے

شاہانِ وقت کے بھی ادب سے جھکے ہیں سر
سرکارِ دوجہاں کا دربار دیکھئے

اپنے قمر کو پاس بلا لیجئے حضور
پھرتا ہے دربدر یونہی بے کار دیکھئے

غیر مسلم شعراء کا

نذرانۂ عقیدت

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں

——— آنجہانی کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

پنڈت ہری چند اختر

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُسکے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اُس کو عالم آشکارا کر دیا

کہہ دیا لَا تَقْنَطُوْا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

نعت

تصور باندھ کر دل میں تمہارا یا رسول اللہ
خدا کا کر لیا ہم نے نظارا یا رسول اللہ

نہ پہلے تھا کوئی ثانی تمہارا یا رسول اللہ
نہ اب ہوگا کوئی تم سا دوبارا یا رسول اللہ

خدا کا وہ نہیں ہونا خدا اُس کا نہیں ہونا
جسے آتا نہیں ہونا تمہارا یا رسول اللہ

خدا حافظ خدا ناصر سہی لیکن یہ محشر ہے
یہاں تو آپ ہی دیں گے سہارا یا رسول اللہ

ہمیں بھی تم سے اُلفت ہے ہمیں بھی عشق ہے تم سے
خدا ہی کا نہیں ہے کچھ اجارا یا رسول اللہ

خدا سے مانگ کر اپنے ہی کوچہ میں بلا لینا
اگر جنت مجھے لے لے قضارا یا رسول اللہ

کلیم اللہ آتے بھی تو کیوں آتے مدینے میں
اُنہیں کیا ہوش کھونے تھے دوبارا یا رسول اللہ

خدا اپنا سمجھتا ہے صبا کو کیا معمہ ہے
بتاتا ہے وہ اپنے کو تمہارا یا رسول اللہ

کرشن بہاری نورؔ لکھنوی

زمیں سے عرش کی نسبت کسی کو کیا معلوم
کہاں کہاں ہے نبوّت کسی کو کیا معلوم

کہیں کہیں سے کوئی ہو سکا ہے کچھ واقف
مکمل آپ کی سیرت کسی کو کیا معلوم

جہاں میں ہے تری خوشبو تری تجلّی ہے
اُسی کو کہتے ہیں جنت کسی کو کیا معلوم

جمال ایسا کہ نظریں ٹھہر نہیں سکتیں
نقاب سیم میں صورت کسی کو کیا معلوم

تمہارے قبل تھے سب اور بعد کوئی نہیں
یہ رازِ ختم رسالت کسی کو کیا معلوم

تڑپ رہی ہے ہر اک دل میں حسرتِ دیدار
کب آرہی ہے قیامت کسی کو کیا معلوم

ہے ذکرِ گنبدِ خضریٰ زباں پر لیکن
جو میرے دل میں ہے حسرت کسی کو کیا معلوم

یہ راز فاش تو ہو گا مگر قیامت میں
مجھے ہے کتنی عقیدت کسی کو کیا معلوم

وہی سمجھتا ہے جھکتی ہے نورؔ جسکی جبیں
درِ رسولؐ کی عظمت کسی کو کیا معلوم

پنڈت آنند موہن گلزارؔ زتشی دہلوی

آنکھوں میں بس رہا ہے سراپا رسولؐ کا
دل پر ہوا ہے نقش وہ نقشہ رسولؐ کا

دارِ فنا کو عظمتِ باقی عطا ہوئی
لاریب اس جہان میں آنا رسولؐ کا

جلتے ہیں جس مقام پہ پر جبرئیل کے
معمول ہے وہاں سے گزرنا رسولؐ کا

ہیبت سے کانپتے ہیں جہاں پر ملائکہ
آتا ہے کام ان کو سہارا رسولؐ کا

عشقِ رسولؐ باعثِ رحمت ہوا قرار
جنّت بنا ہوا ہے مدینہ رسولؐ کا

مستِ مئے الستِ ازل ہے گلزارؔ دہلوی
بخشش کے واسطے ہے سہارا رسولؐ کا

گنیش بہاری طرزؔ لکھنوی

اب کیا ڈبوئیں گے مجھے موجِ بلا کے ہاتھ
سایہ فگن ہیں مجھ پہ شہِ انبیا کے ہاتھ

آئے ہیں بن کے رحمتِ عالم رسولِ حق
دونوں جہاں کے سر پہ ہیں خیرالورا کے ہاتھ

رُخ پر نثار برقِ تجلی ھزار ہا
گیسو کی لے رہے ہیں بلائیں گھٹا کے ہاتھ

دیکھے تو کوئی عظمتِ آدم کی منزلیں
جھک جھک کے چومتے ہیں ملک مصطفیٰ کے ہاتھ

مشغول گفتگو ہے خدا سے خدا کا نور
ٹھہرا ہوا ہے وقت ادب سے اٹھا کے ہاتھ

بٹھلا کے فاطمہؓ کے دلاروں کو دوش پر
خود ابتدا کو بخش دیئے انتہا کے ہاتھ

دامن تو حشر میں بھی نہ چھوڑوں گا یا رسولؐ
دیکھوں گا کیسے جاؤ گے مجھ سے چھڑا کے ہاتھ

سویا ہوں طرزؔ اوڑھ کے برقِ رسولِ پاکؐ
دیکھے کوئی ذرا بھی مجھے اب لگا کے ہاتھ

ادیبؔ لکھنوی

قلم کو جب شرف حاصل ہوا نعتِ پیمبر کا
بنا ہر لفظ اک تعویذ خوفِ روزِ محشر کا

کہا خورشید نے یہ میرا حق ہے کیوں زمیں پائے
لیا آغوش میں کرنوں نے سایہ جسمِ اطہر کا

دماغ و جاں منور ہیں ترے رُخ کے تصور سے
مشامِ جاں پہ احساں ہے تری زلفِ معنبر کا

تری چشمِ عنایت کے سوا میں تجھ سے کیا مانگوں
بھکاری ہوں مگر سائل نہیں ہوں سیم و گوہر کا

نہ ہو کچھ اور لیکن دولتِ ایماں تو رکھتا ہے
شہنشاہوں سے بہتر ہے بھکاری بھی ترے در کا

ادیبؔ خستہ پر محبوبِ خالق کی نوازش ہو
عیاں ہو گی حقیقت پردہ باطل اگر سرکا

چندر پرکاش جوہر بجنوری

نم جس کی فضیلت پہ دو عالم کی جبیں ہے
سجدہ گہِ کونین وہ طیبہ کی زمیں ہے

اتنا کوئی اللہ کو محبوب نہیں ہے
صورت بھی حسیں، آپ کی سیرت بھی حسیں ہے

دنیا کا عقیدہ بھی ہے اپنا بھی یقیں ہے
جو بات ہے طیبہ میں کہیں اور نہیں ہے

یہ ارضِ مقدس ہے یہ طیبہ کی زمیں ہے
جنّت بھی یہیں مالکِ جنّت بھی یہیں ہے

اے خاکِ مدینہ ترے اعجاز کے صدقے
ہے عرش نشیں جو بھی یہاں فرش نشیں ہے

جس نے نہ کیا گنبدِ خضرا کا نظارا
وہ آنکھ حقیقت میں کوئی آنکھ نہیں ہے

کیوں گلشنِ طیبہ میں کروں خواہشِ جنّت
کیا خلد بریں اس کے سوا، اور کہیں ہے

اللہ کے دیدار سے محروم رہے گا
دیدارِ نبیؐ کا جسے ارمان نہیں ہے

جوہر کوئی عالم ہو ازل ہو کہ ابد ہو
ہر حال میں دل سرورِ عالم کے قریں ہے

کرشن موہن

میمنت آگیں ہے نامِ مصطفےٰ
ہے پیامِ حق پیامِ مصطفےٰ

ہیں سلاطیں بھی غلامِ مصطفےٰ
یہ ہے شان و اہتمامِ مصطفےٰ

اہلِ ظلمت ہو گئے زار و زبوں
تھا وہ جاہ و احتشامِ مصطفےٰ

اہلِ ایماں کے لئے ہر گام پر
مشعلِ حق ہے کلامِ مصطفےٰ

کیوں نہ اُس کا نام ہو ہر دل عزیز
ہے ہر اک دل میں قیامِ مصطفےٰ

معرفت کی روشنی کے فیض سے
تھا فرازِ عرش بامِ مصطفےٰ

اہلِ دنیا پر کُھلا معراج سے
کتنا اعلیٰ ہے مقامِ مصطفےٰ

ایک ہوں کیونکر نہ محمود و ایاز
ساغرِ وحدت ہے جامِ مصطفےٰ

اُس کے رُخ پر دیکھ کر نورِ ازل
ہو گئے کفار دامِ مصطفےٰ

چھا گیا ہے عرصۂ کونین پر
جلوۂ حسنِ تمامِ مصطفےٰ

کر رہے ہیں اُس کی عظمت کے سبب
برہمن بھی احترامِ مصطفےٰ

بے گماں اے "کرشن موہن" ثبت ہے
قلبِ گیتی پر دوامِ مصطفےٰ

شیوشنکر سہائے دیوان تصوّر

کیا اس نے دنیا میں آکر اُجالا
زمانے کو تاریکیوں سے نکالا

دیا اُس نے پیغامِ الفت جہاں کو
"وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا"

وہ اُمّی لقب، ہادیٔ دینِ برحق
اخوت کا سب کو سبق دینے والا

دلوں میں محبت کا جادو جگا کر
دلوں سے کدورت کا فتنہ نکالا

جہاں کا ایک ایک بُت اُس نے توڑا
کیا بُت کدہ میں اُجیالا اُجالا

مساوات کا درس دنیا کو دیکر
پریشان خلقِ خدا کو سنبھالا

تصوّر مجسّم دُعا بن گیا ہے
نگاہِ کرم کی طلب کرنے والا

ارائین سکسینہ گلشنؔ بریلوی

وہ جس کے ہاتھ میں سرکار کی خدمت لکھی ہوگی
یقیناً اس کی دربارِ نبی میں حاضری ہوگی

چمک اُٹھے گا سورج خود بخود اس کے مقدّر کا
عنایت جس کسی پر بھی مرے سرکار کی ہوگی

یہ ممکن ہی نہیں چھو پائے اس کو آتشِ دوزخ
محبّت جس کے سینے میں رسولِ پاک کی ہوگی

بہکنا کیا بھٹکنا کیا رہِ ہستی میں دیوانو
جہاں بھی اُن کے نقشِ پا ملیں گے روشنی ہوگی

یہ مئے خانہ محمّد کا ہے سب کو مئے نہیں ملتی
وہی سیراب بھی ہو گا جسے تشنہ لبی ہوگی

محمّد کے بتلائے راستے پر چل رہا ہو جو
اُسی کی زندگی یارو مثالی زندگی ہوگی

مدینے میں ہوں میں اور سامنے شاہِ مدینہ ہیں
کہیں یہ خواب سچ ہو جائے تو کتنی خوشی ہو گی

مجھے صحرا نوردی اِس لئے ہے اور بھی پیاری
وسیلہ اُن کی قربت کا یہی دیوانگی ہوگی

کسی صورت نہ جس کو ربط ہو شاہِ دو عالم سے
بھلا وہ زندگی گلشنؔ مرے کس کام کی ہوگی

عنبر دہلوی

جب سوئے عرش بریں وہ شہہِ ذیشان گیا
ہر ملک اُس شہہِ ذیشان پہ قربان گیا
مرحبا، صلِّ علیٰ عرش پہ مہمان گیا
قُربِ معبود میں وہ دین کا سلطان گیا
یہ بھی اُس کا ہے کرم عرش بریں کے اوپر
وہ لئے بخشش امت کا جو ارمان گیا
جس نے تصدیق کی معراج کی صدیق ہوا
جس نے انکار کیا اُس کا تو ایمان گیا
شور محفل میں ہوا صلِّ علیٰ کا جس دم
کملی والے پہ نظر پہنچی میرا دھیان گیا
ایک شب خواب میں جو آئے وہ مکی مدنی
اُن کی کملی کو جو دیکھا تو میں پہچان گیا
مرحبا یہ بھی تو ہے ایک صداقت کی دلیل
جس نے تقریر سُنی وہ ہی نبی مان گیا
ناخدا کشتی کے ہوں جس کی رسولِ اکرم
اُس کی کشتی کے کبھی پاس نہ طوفان گیا
چل مدینے تجھے دنیا یہ کہے گی عنبرؔ
کوئے حضرت میں وہ حضرت کا ثناخوان گیا

ہیرانند سوزؔ

جب مدحت و ثنائے شہِ دوسرا ہوئی
نامِ خدائے پاک سے ہی ابتدا ہوئی

وہ پا گیا نجات گناہوں کے بوجھ سے
محشر میں جس کو اُن کی شفاعت عطا ہوئی

نورِ خدا تھا رُخ پہ رسالت مآب کے
پروانہ وار آپؐ پہ دنیا فدا ہوئی

ہر اُمتی پہ رنج و مصائب کی دھوپ میں
سایہ فگن اُنھیںؐ کے کرم کی رِدا ہوئی

اکسیر ہوگی میری بصارت کے واسطے
مجھ کو نصیب اُنؐ کی اگر خاکِ پا ہوئی

اے شاہِ مُرسلین! کتابِ مبین سے
فطرت ترے غلام کی حق آشنا ہوئی

اُترے ہیں جب بھی ذہن میں اشعار نعت کے
اے سوزؔ! اُن سے اور عقیدت سوا ہوئی

اندر سروپ دت نادانؔ

نہ ہم دنیا نہ عقبیٰ مانگتے ہیں
فقط تیرا سہارا مانگتے ہیں
ہمارے نام لکھ یہ سرفرازی
ترے قدموں کا صدقہ مانگتے ہیں
ہے جن کے سر پہ تیرا دستِ رحمت
وہ کب سایا ہُما کا مانگتے ہیں
جو مستحکم ہیں مانندِ ہمالہ
سہارا وہ بھی تیرا مانگتے ہیں
کرم کر ہم پہ اے شاہِ مدینہ
اندھیرا ہے اُجالا مانگتے ہیں
ہمیں جانا ہے سوئے کعبۂ دل
ترا نقشِ کفِ پا مانگتے ہیں
زمانہ تجھ سے جو چاہے سو مانگے
ہم ادراکِ زمانہ مانگتے ہیں
انھیں بھی اپنے ہونے کی خبر دے
یزیدوں سے جو بھکشا مانگتے ہیں

کرشن کمار نازؔ مرادآبادی

کتنی بے نور سی لگنے لگی دنیا مجھکو
جب سے خوابوں میں نظر آیا مدینہ مجھکو

جب بھی نام آپکا لے کر میں اٹھاتا ہوں قدم
راہ دیدیتا ہے بہتا ہوا دریا مجھکو

ذہن کیا چیز ہے سانسیں بھی مہک جاتی ہیں
یاد جب آتا ہے گلزارِ مدینہ مجھکو

جیت لوں میں یہ حقوق اور فرائض کی جنگ
حوصلہ دیجئے ایسا مرے مولا مجھکو

روشنی کچھ تو نگاہوں کو عطا فرمادیں
جاگتے سوتے دکھا دیجئے جلوہ مجھکو

نازؔ ہونٹوں پہ نہیں یوں ہی محمدؐ کا نام
چاہیئے تھا کوئی مضبوط سہارا مجھکو

ڈاکٹر دھرمیندر ناتھ

اب کہاں ہے میرے ہونٹوں پر فغانِ زندگی
رحمتِ خالق ہے عینِ داستانِ زندگی

مل گئی دونوں جہاں میں عزّ و شانِ زندگی
نامِ احمد جب ہوا وردِ زبانِ زندگی

السّلام اے تاجدارِ انبیاء ختمِ رسل
اے حبیبِ کبریا اے پاسبانِ زندگی

فخرِ موجوداتِ عالم، آبروئے کائنات
پیکرِ انساں میں نورِ حق بہ شانِ زندگی

اہلِ دنیا کو ملا تجھ سے کلام اللہ کا
روشناسِ حق ہوئے دیدہ ورانِ زندگی

کج کلاہوں کی تمنا ہے بنیں تیرے غلام
تیری چوکھٹ کی غلامی میں ہے شانِ زندگی

اے مکینِ گنبدِ خضرا کرم فرمائیے
ہے ابھی درپیش مجھ کو امتحانِ زندگی

جنابِ پرکاش نرائن سکسینہ جوہری

نعت

یہ نام ہی محمدؐ خود ایک معجزہ ہے
ہر زخم کا ہے مرہم، ہر درد کی دوا ہے

محشر میں یا محمدؐ پیشِ خدا صدا ہے
بخشش کی آرزو ہے، رحمت کا آسرا ہے

ہم فرض جس کو سمجھیں وہ حکم ہے خدا کا
لازم عمل ہے جس پر فرمانِ مصطفیٰؐ ہے

جس نے نبی کو جانا اللہ کو بھی جانا
پہچان ہی خدا کی، پہچانِ مصطفیٰؐ ہے

خوش ہو کے یوں خدا نے بخشے گناہ میرے
ہاتھوں میں روزِ محشر دامانِ مصطفیٰؐ ہے

—:—

کرن پرکاش گوئل اثرؔ، جے پور

نعت پاک

تم سے اب تک نہ کھلا ہے گلِ خنداں کوئی
کون کب آیا یہاں آپ سا انساں کوئی

آپ نے ہی تو بُرے وقت نوازا ہے ہمیں
کیسے کہہ دیں کہ نہیں آپ کا احساں کوئی

چاند تک آدمی پہنچا ہے یہ مانا لیکن
بن کے دکھلائے تو اللہ کا مہماں کوئی

آپ کی آل نے سر دے کے بچایا مذہب
ورنہ ہوتا ہی نہیں آج مسلماں کوئی

ذاتِ احمد جو نہیں ہوتی زمانے میں اثرؔ
آج ہوتا ہی نہیں صاحبِ ایماں کوئی

کالی داس گپتا رضا

نعت

بزمِ احمدؐ کو جو چھو کر بھی ضیا آتی ہے
شبِ دیجور میں سو شمعیں جلا آتی ہے

زخمِ دل کھولے ہی رکھنا کہ ابھی کھڑکی سے
دشتِ یثرب کی وہ مستانی ہوا آتی ہے

کیسے میلاد پہ برسیں نہ خوشی کے آنسو
دن یہ آتا ہے تو رحمت کی گھٹا آتی ہے

آپؐ کا آنا تھا اس شمع کا جلنا جس سے
روشنی نیرِ تاباں سے سوا آتی ہے

ہم کو جنت کی رُتوں کی نہیں پروا کہ اِدھر
ابر مکے سے مدینے سے صبا آتی ہے

کہیں نزدیک ہی میلاد کی محفل ہوگی
پاس ہی سے کہیں آوازِ رضا آتی ہے

رام پرکاش راہی

ہر سوچ اِک گریز ہے اِس آگہی کے بعد
کوئی نہیں نبی سا ہمارے نبی کے بعد

نورِ خدا کا عکس تھا کردارِ مصطفیٰؐ
دنیا پہ چھا گیا جو بڑی تیرگی کے بعد

قرآں کا حرف حرف ہے تفسیرِ کائنات
کیا حرفِ آخری ہو پھر اُس آخری کے بعد

سالارِ وقت، روحِ اُمم، مخزنِ صفات
سرتاجِ سروری تھا وہی سروری کے بعد

توحید لب پہ، دل میں اخوت، قدم میں جوش
درسِ عمل اُسی نے دیا، رہبری کے بعد

راہی اُسی کے فیضِ فراواں کی دین ہیں
یہ سرفرازیاں جو ملیں بندگی کے بعد

جاوید وشسٹ

اک برہمنِ ہند تجھے پیار کرے ہے
چوٹی سے ہمالہ کی نمسکار کرے ہے
کاشی میں بھی کعبے کی زیارت اُسے حاصل
تیری ہی محبت یہ چمتکار کرے ہے
ہے دھیان میں اسکے شبِ معراج کا منظر
وہ موند کے آنکھیں ترا دیدار کرے ہے
محرم ہے ترے فیض سے توحیدِ خدا کا
کثرت کے ہر اک رنگ کا ستکار کرے ہے
ہے عرشِ بریں تیرے لئے صاحبِ لولاکؐ
قرآں تری عظمت ہی کا اظہار کرے ہے
عرفانِ نظر تجھ سے ملا احمدِ بے میمؐ
کثرت اُسی وحدت کی ہی تکرار کرے ہے
تو صاحبِ یٰسین تو ہی صاحبِ طٰہٰ
قرآں ہے شاہد کہ خدا پیار کرے ہے
بے تیغ و سناں ایک فقط کلمۂ حق سے
تو قیصر و کسریٰ کو نگوں سار کرے ہے
ہے غارِ حرا نورِ عبادت سے منور
فاراں کی سحر نور کا اقرار کرے ہے
رحمت ہے دو عالم کیلئے تیری تجلی
مجھ پر ہی بھروسا یہ گنہگار کرے ہے
ہے اور ہی عالم میں یہ عاشق ترا جاویدؔ
تیری ہی محبت ہے جو سرشار کرے ہے۔

کُمار پاشیؔ

سہل ہے راستہ محمدؐ کا
جل رہا ہے دِیا محمدؐ کا
بے یقینی کے ان اندھیروں میں
سب کو ہے آسرا محمدؐ کا
نعرۂ حق کی گونج ہے ہر سُو
دور پھر آگیا محمدؐ کا
جل اُٹھے پھر چراغ منزل کے
بادباں کُھل گیا محمدؐ کا
شب کی تاریک راہ میں اب بھی
نور ہے جا بجا محمدؐ کا
جس طرف سے بھی ہو چلے آؤ
ہے ہر اک راستہ محمدؐ کا
پرچمِ سبز کُھل گئے ہر سُو
چل پڑا قافلہ محمدؐ کا
ہے ہواؤں کے ہاتھ پر دیکھو
نام لکھا ہوا محمدؐ کا
کُفر کی رات ڈھل گئی پاشیؔ
دیکھ پھر دن ہوا محمدؐ کا

نعت

جگن ناتھ آزاد

تیرہ و تار فضاؤں میں تجلّی چمکی
کس کا اعجاز تھا یہ ایک بشر کا اعجاز

ہاں یہ اعجاز اسی صاحبِ اعجاز کا تھا
آج بھی محفلِ گیتی کا جو ہے چہرہ طراز

زندگانی کی ہر اک رمز سمجھنے والا
زندگانی کے ہر اک درد کا دانندۂ راز

ہر زمانے میں وہ انساں کو جگاتی ہی گئی
کبھی گونجی تھی جو صحرائے عرب میں آواز

تُو نے انسان کو انسان سے آگاہ کیا
ہے ترے نام سے پیدا مرے سینے میں گداز

جوہرِ طبع من از وصفِ کمالت روشن
گوہرِ نظم من از نسبتِ ذاتت ممتاز

بال مکند عرشؔ ملسیانی

اے جانِ حزیں چل دیکھ وہ روضۂ پاک مدینے میں
جس روضے کی تنویر سے ہے اِک نورِ جہاں کے سینے میں

تصویرِ محمدؐ صلی اللہ، تنویرِ نبیؐ سبحان اللہ
ہے عکسِ حقیقت جلوہ فگن، ہر اک دل کے آئینے میں

دنیا کی کشاکش میں اے دل، یوں راحتِ دنیا ملتی ہے
توحید کا نعرہ لب پر ہو، تصویر نبیؐ کی سینے میں

دہلیز پہ ان کی سجدہ کر اور عُمرِ ابد کا طالب ہو
مصروف ابد تک رہنے دے دنیا کو مرنے جینے میں

گرداب کہاں، طوفان کہاں جب حضرت خود ہیں کشتی باں
وہ پار اُترا جو بیٹھ گیا، توحید کے پاک سفینے میں

اے عرشؔ درِ محبوبِ خدا ملجا ہے مقدر والوں کا
کٹتے ہیں مقدر میں اپنے، گو صبح و شام مدینے میں

ڈاکٹر رامانند بیتاب علی پوری

نعت

یہی پیغام دیتی ہیں ہوائیں
مہک اٹھیں نبیؐ سے سب فضائیں

نبیؐ سے حق کی ہر تحریر واضح
نبیؐ سے قوم کی تقدیر واضح

نبیؐ سے ابتدا کا نورُ مانو
نبیؐ سے انتہا کا نورُ مانو

نبیؐ کی دین ہے کردار اپنا
نبیؐ ہے کارواں سالار اپنا

نبیؐ سے بندھ گئی جب آس اپنی
کہاں باقی رہی پھر یاس اپنی

نبیؐ سے صبح اپنی شام اپنی
نبیؐ سے زندگی آرام اپنی

نبیؐ سے راستے روشن ہوئے ہیں
یہ سارے سلسلے روشن ہوئے ہیں

نبیؐ پیغام بر ہے بس اَحد کا
دلِ بیتاب بھی ہے اس کا صدقہ

-:-

دُرہائے عقیدت

دُرہائے عقیدت

اردو، ہندی اور فارسی شعراء کے شہرۂ آفاق نعتیہ اشعار

اُس کی اُمت میں ہوں میں میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس شہہ کے غالبؔ گنبدِ بے در کھلا
(مرزا غالبؔ)

مدینے جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
اسی میں عمر الٰہی تمام ہو جائے
(امیر مینائیؔ)

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا
(شہیدیؔ)

تلسی داس بتا دے ایسے نبی گئے اُس دوار
جیسے پچھ[1] اَپچھ[2] کے نکس جات ہے پار
(تلسی داس)

یہ بارگہِ نعتِ رسولِ عربی ہے
پلکوں کا جھپکنا بھی یہاں بے ادبی ہے
(انورؔ صابری مرحوم)

---

۱ پچھ (نگاہ) ۲ اَپچھ (شیشہ)

جب مدینے کا مُسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہونچا میں رہا جاتا ہوں (بہزاد لکھنوی)

ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمہیں تو ہو
دِل جِس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو (بہزاد لکھنوی)

تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی
حق نے اُسی پہ آتشِ دوزخ حرام کی (کیف ٹونکی)

نظیر اپنی نہیں رکھتے جنابِ سرورِ عالمؐ
خُدائی لا نہیں سکتی جوابِ سرورِ عالمؐ (صولت ٹونکی مرحوم)

ہیں شمس و قمر نقشِ کفِ پائے محمدؐ
اللہ غنی رتبۂ والائے محمدؐ (صولت ٹونکی مرحوم)

سمجھا ہوں قرینِ مہِ نو دیکھ کے تارہ
یہ رُوئے محمدؐ ہے یہ ابروئے محمدؐ (رضا بریلوی مرحوم)

داوُد بھی موسیٰ بھی ہیں عیسیٰ بھی ہیں لیکن
ہے عالمِ محشر کی نظر سوئے محمدؐ (اُفق اجمیری مرحوم)

تم نے لگائے عظمتِ عیسیٰ میں چار چاند
رتبہ شناسِ دامنِ مریم تمہیں تو ہو (احمر جے پوری مرحوم)

یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

رُخِ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

چراغ عشقِ نبی کا جلائیے دِل میں
یہ کام آئے گا تُربت میں روشنی کے لئے

خُلد پہونچا دیا واعظ نے یہ کہتے کہتے
اور دو چار قدم بس وہ مدینہ آیا

جتنے اعمال تھے میزان میں ہلکے ٹھہرے
کام بس عشقِ شہنشاہِ مدینہ آیا

جتنے فضائل جتنے محاسن امکانی ہو سکتے تھے
حق نے کئے سب تم میں فراہم صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ
ہم سب کو مانتے ہیں مگر مصطفےٰ کے بعد

عاصیو تھام لو دامن اُن کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

کوئی ملے ہمیں نہ ملے مصطفیٰ کے بعد
بس وہ ملے کہ ملنے سے جسکے خدا ملے

چوکھٹ پہ میں کھڑا ہوں رسالت مآبؐ کی
قدموں کو چومتی ہے کرن آفتاب کی

تمہیں ہو سب سے پہلی سینۂ تخلیق کی دھڑکن
عدم کی تیرگی میں بن کے نورِ اوّلیں آئے
تمہیں ہو دستِ نقاشِ ازل کی جنبشِ آخر
تمہارے بعد پھر خالق کو بھی ارماں نہیں آئے (راہی شہابی)

ضیاء الانجم

نعتیہ دوہے

دل پہ لکھا نام محمدؐ، لب پہ ہے اللہ
اپنی کشتی کیسے ڈوبے، جب ہیں دو ملاح

حسرت ہے دل میں ضیاؔ پہونچوں نبیؐ کے دوار
کب آئے وہ شبھ گھڑی کب دیکھوں دربار

تخت چٹائی ہے، ترا عالم ہے دربار
دونوں جہاں کے تاجور تیری عجب سرکار

کریں فرشتے چاکری ہیں جبریلؑ غلام
بھیج ہمیشہ اے ضیاؔ اُن پہ درود و سلام

روضۂ اقدس کا ضیاؔ نظریں کریں طواف
پیاسی روحیں بھی سیر ہو گئیں میلا دِل ہوا صاف

دُور مدینہ ہے بہت پیسہ نہیں ہے پاس
جاؤں کیسے اے ضیاؔ دل ہے بہت اداس

ذکرِ نبیؐ میں کٹ رہے میرے دِن اور رین
صدقے ضیاؔ رسولؐ کے میرے سُکھ اور چین

- अल्लाह पाक है और पाकीज़गी पसन्द फ़रमाता है।
- सलाम में पहल किया करो।
- घर लेने से पहले पड़ौसी देख लिया करो।
- अगर तुम्हारा पड़ौसी तुम्हारी तारीफ़ करें तो तुम यकीनन अच्छे हो और अगर वो बुरा तो तुम बिला शुबाह बुरे हो।
- किसी क़ौम का बुजुर्ग तुम्हारे पास आये तो उसकी इज़्ज़त करो।
- खुद को कभी अकेला कभी मत समझों तुम्हारा अल्लाह हर वक़्त तुम्हारे साथ है।
- आमाल का दारो–मदार नीयत पर है।
- जन्नत माँ के क़दमों के नीचे हैं।
- नमाज़दीन का सूतून है।
- रोज़ा दोज़ख़ के लिए ढ़ाल है।
- हलाल रोजी कमाने वाला अल्लाह को दोस्त हैं।
- पाकीज़गी आधा ईमान है।
- जो खुदा से डरता है वो किसी से नहीं डरता है।
- दुआ मोमिन का हथियार और ज़मीन व आसमान का नूर है।
- बहादुर वो नहीं जो किसी को पछाड़ दे बहादुर वो है जो ग़ुस्से के वक़्त अपने आप व में कर ले।
- तुम्हारा बेहरतरीन दोस्त वाह है जो तुम्हारी ग़लतियों पर तुम्हें मुतव्वजह करे।
- लोगों से इस तरह मिलों कि जब तक ज़िन्दा रहो लोग तुम्हारे पास आना पसन्द क जब मर जाओं तो तुमको याद करके आँसू बहाएं।

रहमते–आलम हज़रत मुहम्मद मुस्तुफ़ा सल्ल ललाहो अलेहे वसल्लम ने फरमाया

- दे दो मज़दूर की मज़दूरी इससे पहले कि सूखे उसका पसीना।
- सवाली घोड़े पर भी सवरह हो कर आये तब भी ख़ाली हाथ मत लौटाओ।
- पड़ौसी भुखा हो तो तुम्हें खाना–खाना वाजिब नहीं।
- इल्म हासिल करो– चाहे तुम्हे दुन्या के किसी भी खित्ते में जाना पड़े।
- इंसानों में सबसे अच्छा वो है जो अख़्लाक़ में सबसे अच्छा हो।
- बुरे दोस्तों से बचो, क्योंकि वो तुम्हारी पहचान बन जाते हैं।
- दुनियाँ की कश्मकश में ऐसे हिस्सा लो जैसे हमेशा यहीं रहना है, और दुनियाँ से जाने की तैयारी ऐसे करो जैसे आने वाले पल में दुनियाँ छोड़ देनी है।
- जिसमें अमानत नहीं उसमें दीन नहीं।
- तुम ज़मीन वालों पर रहम खाओ–आसमान वाला तुम पर रहम खायेगा।
- जिसमें हया नहीं उसमें ईमान नहीं।
- जो धोखा दे वो हममें से नहीं।
- बुरी सोहबत से तन्हाई बेहतर है।
- नेकी ऐसी शमा है जो दोस्त और दुश्मन दोनों के घरों में उजाला करती है।
- जिसक़ी ज़बान और हाथ से किसी को नुक़सान पहुँचे वो मोमिन नहीं हो सकता।
- क़यामत के दिन मीज़ाने अमल में जो चीज़ सबसे ज़्यादा वज़नी होगीं वो तुम्हारा अख़्लाक़ होगा।
- इल्म सीखना इबादत है।
- चुग़ल खोरी मत करो, चुगल खोर की बखशिश नहीं
- मज़लूम की बददुआ से डरो–क्योंकि उसके और खुदा के दरमियॉन कोई चीज़ हाइल नहीं होती।

कोई मिले हमें न मिले मुस्तुफ़ा के बाद
बस वो मिले के मिलने से जिसके खुदा मिले

चौखट पे मैं खडा हुआ रिसालत मआब[1] की
क़दमों को चूमती है किरन आफ़ताब की

जहाँ छोड़े है तूने नकशेपां एं रहबरे[2] आज़म[3]
तलाशे हक़[4] में आखिर काफ़िले सारे वहीं आये

(राही शहाबी)

---

1. पद–चिन्ह 2. रास्ता बताने वाला 3. बड़ा 4. सत्य की खोज

या रब तू करीमी व रसूले तो करीम
सद शुक्र के हस्तेम मिय़ाने दो करीम

रुखे मुस्तुफ़ा है वो आइना कि अब ऐसा दूसरा आइना
न किसी की बज़्मे ख़्याल में न दुकाने आइना साज़ में

चराग़ इश्क़े नबी का जलाइये दिल में
ये काम आयेगा तुरबत[2] में रोशनी के लिए

खुल्द[3] पहुँचा दिया वाइ़ज़ ने ये कहते–कहते
और दो चार क़दम बस वो मदीना आया

जितने आमाल थे मीज़ान में हलके ठहरे
काम बस इश्क़े शंहशाहे मदीना आया

जितने फ़ज़ाइल[6], जितने[7] महासिन इम्कानी[8] हो सकते थे
हक़[9] ने किये सब तुममें फ़राहम[10] सललललाहो अलेहे वसललम

दुनिया में अहतराम[11] के क़ाबिल है जितने लोग
हम सबको मानते हैं, मगर मुस्तुफ़ा के बाद

आसियो थाम लो दामन उन का
वो नहीं हाथ झटकने वाले

---

1. ऐ खुदा तू भी करम करने वाला है और तेरा रसूल भी करम करने वाला
हम शुक्र अदा करते हैं कि हम दो करम करने वालों के बीच हैं

2. क़ब्र 3. जन्नत 4. प्रवाचक 5. तराज़ू 6. खुविया 7. महानता
8. संभावित 9. खुदा 10. इकट्ठा 11. सम्मान 12. गुनाहगार

जब मदीने का मुसाफ़िर कोई पा जाता हूं
हसरत आती है ये पहुँचा में रहा जाता हूं

(बहज़ाद लखन

हम जिसमें बस रहे हैं वो दुनिया तुम्हीं तो हो
दिल जिस से ज़िन्दा है वो तमन्ना तुम्हीं तो हो

(बहज़ाद लखन

ताज़ीम[1] जिस ने की है मुहम्मद के नाम की
हक़ ने उसी पे आतिशे दोज़ख[2] हराम की

(कैफ़ टों

नज़ीर[3] अपनी नहीं रखते जनाबे सरवरे आलम
ख़ुदाई ला नहीं सकती जवाबे सरवरे आलम

(सौलत टोंकी मर

हैं शम्सो[5] क़मर नक़्शे कफ़े पाये मुहम्मद
अल्लाहो ग़नी रुतबेए वालाएं मुहम्मद

(सौलत टोंक मर

समझा हूँ क़रीने[7] महे नों देख के तारा
ये रुएं[8] मुहम्मद है वो अबरुएं[9] मुहम्मद

(रज़ा बरेलवी मर

दाऊद भी मूसा भी हैं ईसा भी हैं लेकिन
है आलमे[10] मशहर की नज़र सूये[11] मुहम्मद

(उफ़क़ अजमेरी मर

तुमने लगाये अज़मते ईसा में चार चांद
रुतबा शनासे दामने मरयम तमहीं तो हो

(अहमर जयपुरी मर

---

1. आदर 2. आग 3. नरक 4. मिसाल 5. चांद सूरज 6. पद चिन्ह
7. नये चन्द्रमा के निकट 8. चेहरा 9. भवें 10. क़यामत 11. ओर (तरफ़)

अक़ीदत[1] के फूल

उर्दू, हिन्दी और फ़ारसी जुबान के शायरों के मशहूर नातिया शेर

उसकी उम्मत में हूँ मैं मेरे रहें क्यों काम बन्द
वास्ते जिस शह के 'ग़ालिब' गुंबदे बेदर खुला

(मिर्ज़ा ग़ालिब)

मदीने जाऊं फिर आऊं दोबारा फिर जांऊ
इसी में उम्र इलाही तमाम हो जाये

(अमीर मीनाई)

तमन्ना है दरख़्तों पर तेरे रोज़े के जा बैठे
क़फ़स[2] जिस वक़्त टूटे ताइरे रुहे मुक़्य्यैद[3] का

(शहीदी)

तुलसीदास बतादे ऐसे नबी गये उस द्वार
जैसे छिच[4] अछिछ[5] के निकस जात है पार

(तुलसीदास)

ये बारगहे[4] नाते रसूले अरबी है,
पलकों का झपकना भी यहाँ बेअदबी है

(अल्लामा 'अनवर' साबरी मरहूम)

---

1. श्रृद्धा 2. पिंजरा 3. क़ैदी रुह 4. दृष्टि 5. शीशा 6. महफ़िल

जिसने नबी को जाना अल्लाह को भी जाना
पहचान ही ख़ुदा की पहचाने मुस्तुफ़ा हैं

(प्रकाश नारायण

कहीं नज़दीक ही मीलाद की महफ़िल होगी
पास ही से कहीं आवाज़े रजा आती है।

(कालीदास गु

ज़ाते अहमद नहीं होती जो ज़माने में असर
आज होता ही नहीं साहिबे ईमां कोई।

(करन प्रकाश गोयल

नबी की देन है किरदार अपना
नबी है कारवाँ सालार अपना

(डॉ. रामानन्द बेताब अ

मुहम्मद के अक़वाल[1] दरसे मुहब्बत
कलामे[2] मुहम्मद कलामे ख़ुदा है

(राजेन्द्र बहादुर मोज)

मरहबा यह भी तो है एक सदाक़त[3] की दलील
जिसने तक़रीर सुनी वो ही नबी मान गया

(अंबर देहलवी)

उतरे हैं जब भी ज़ेहन में अशआर नात के
ऐ, सोज़! उनसे और अकीदत सिवा हुई

(हीरानन्द सोज़)

न हम दुनिया न उक़बा[4] मांगते हैं
फ़क़त तेरा सहारा मांगे हैं

(इन्द्र स्वरूप दत्त नादां)

जब भी नाम आपका लेकर मैं उठाता हूं क़दम
राह दे देता है बहता हुआ दरिया मुझको

(कृष्ण कुमार नाज़ मुरादाबादी)

कज कुलाहों[5] की तमन्ना है बनें तेरे ग़ुलाम
तेरी चौखट की ग़ुलामी में है शाने ज़िन्दगी

(डॉ. धर्मेन्द्र नाथ)

---

1. फ़रमान 2. बात 3. सच्चाई 4. दूसरी दुनिया 5. बादशाह

न हो कुछ और लेकिन दौलते ईमां तो रखता है,
शहनशाहों से बहतर है भिकारी भी तेरे दर का

(अदीब लखनवी)

अल्लाह के दीदार से महरूम[1] रहेगा
दीदारे नबी का जिसे अरमान नहीं है

(चन्द्रप्रकाश जोहर बिजनौरी)

कर रहे हैं उसकी अजमत के सबब[2]
बिरहमन भी अहतरामें[3] 'मुसतुफ़ा'

(कष्ण मोहन)

किया उसने दुनियाँ में आकर उजाला
ज़माने को तारीकियों[4] से निकाला

(शिवशंकर सहाय दीवान तसव्वुर)

बहकना क्या, भटकना क्या, रहे हस्ती में दीवानो
जहाँ भी उनके नक़शेपा[5] मिलेंगें रोश्नी होगी

(आर.एन. सक्सेना गुलश्न बरेलवी)

हर सोच एक गुरेज़[6] है इस आगही[7] के बाद
कोई नहीं नबी सा हमारे नबी के बाद

(रामप्रकाश राही)

शब[8] की तारीक़[9] राह में अब भी
नूर है जाबजा[10] मौहम्मद का

(कुमार पाशी)

इक बिरहमने हिन्द तुझे प्यार करे है
चोटी से हिमाला की नमस्कार करे है

(जावेद वशिष्ट)

---

1. निराश 2. वजह (कारण) 3. इज़्ज़त (सम्मान) 4. अघेरे 5. पद चिन्ह
6. बचना 7. जानकारी 8. रात्री 9. अंधेरा 10. हर जगह

ग़ैर मुस्लिम शायरों का नज़रान–ए–अक़ीदत[1]

इश्क़ हो जाये किसी से कोई चारा तो नहीं
सिर्फ़ मुस्लिम का मुहम्मद पे इजारा[2] तो नहीं
(आं जहानी कुंवर महेन्द्र सिंह बैदी)

ऐ जाने हज़ीं[3] चल देख ज़रा वो रोज़[4]–ए–पाक मदीने में
जिस रौज़े की तनवीर[5] से है इक नूरं जहाँ के सीने में
(आँ जहानी बाल मुकुन्द अर्श मलसीयानी)

किस की हिकमत[6] ने यतीमों को किया दुर्रे[7]–यतीम[8]
और गुलामों को ज़माने भर का मौला कर दिया
(आँ जहानी पंडित हरिचन्द अख़्तर)

न पहले था कोई सानी[9] तुम्हारा या रसूलल्लाह
न अब होगा कोई तुमसा दोबारा या रसूलल्लाह
(आँ जहानी मुंशी चांद बिहारी लाल 'सबा' तूतीय राजस्थान)

हर ज़माने में वो इंसाँ को जगाती ही गई
कभी गूंजी थी जो सहरारा[10] अरब में आवाज़
(जगन्नाथ 'आज़ाद')

वही समझता है झुकती है 'नूर' जिसकी ज़्बीं[11]
दरे[12] रसूल की अज़मत[13] किसी का क्या मालूम
(कृष्ण बिहारी नूर लखनवी)

दारे फ़ना[14] को जज़मते बाक़ी अता[15] हुई
लारेब[16] इस जहान में आना रसूल का
(पंडित आनन्द मोहन गुलज़ार जुत्शी दहलवी)

दामन तो हश्र[18] में भी न छोडूंगा या रसूल
देखूंगा कैसे जाओगे मुझसे छुड़ा के हाथ
(गणेश बिहारी तर्ज़ लखनवी)

---

1. श्रृद्धा 2. अधिकार, 3. हताश जान 4. क़ब्र 5. रोशनी 6. क़ाबलियत 7. मोती 8. अनाथ 9. दूसरा 10. मरुस्थल 11. पेशानी (माथा) 12. दरवाजा 13. बड़ाई (महानता) 14. दुनिया 15. मिलना (पाना) 16. बिना सन्देह 17. प्रलय

त्रैमासिक
नख़लिस्तान
जयपुर

शुमारा – 2–3

जिल्द – 17

नआत नम्बर

इस शुमारे की क़ीमत

Rs.

सालाना चन्दा

प्रिन्टर–पब्लिशर सैक्रेट्री उर्दू अकादमी ने टेक्नोक्रेट ऑफसेटर्स, मानकायस्थ का चौक, चांदपोल बाजार, जयपुर से छपवा कर दफतर उर्दू अकादमी जे–3, सुभाष मार्ग, सी–स्कीम, जयपुर से शाय किया।

त्रैमासिक

नख़लिस्तान

जयपुर

शुमारा 2, 3
जिल्द 17

जुलाई 1996
से
दिसम्बर 1996

नआत नम्बर

निगराँ

अब्दुल ग़फ़्फ़ार
(चैयरमैन)

डा. हसीन अनवर सिद्दीक़ी सीकरवी
कन्वीनर
नश्रो इशाअत कमेटी

आत्माराम मंगलानी
कार्यवाहक सचिव

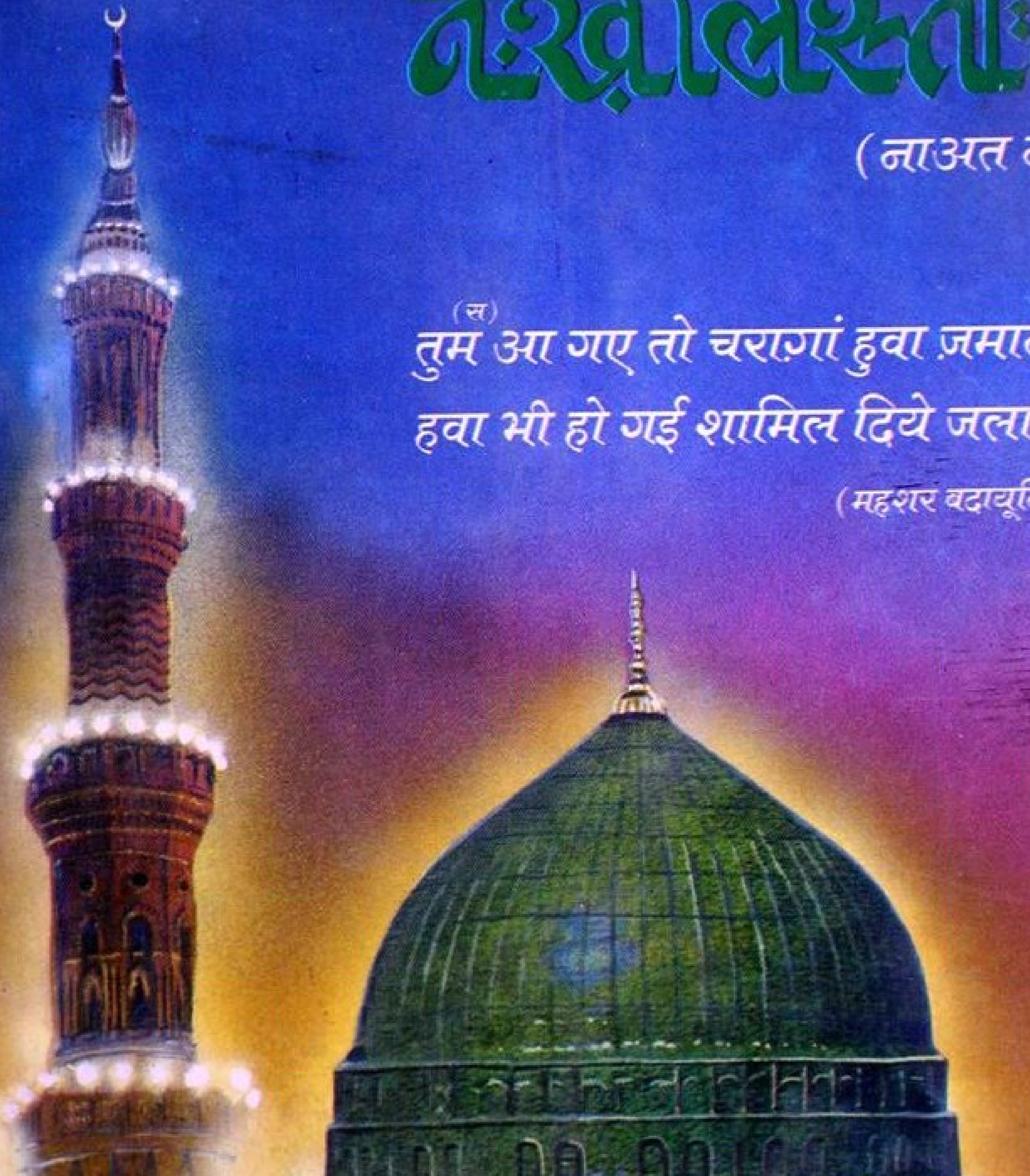
राजस्थान उर्दू अकादमी जयपुर

नख़लिस्तान

(नाअत नम्बर)

(स)
तुम आ गए तो चराग़ां हुवा ज़माने में
हवा भी हो गई शामिल दिये जलाने में

(महशर बदायूनि मरहूम)



(स)
लुटाए सजदे न क्यों आसमां मदीने में, रसूले पाक का है आसतां मदीने में

ज़रा अदब से उठाए क़दम नसीमे सहर, हें महवे ख़्वाब शहे दो जहां मदीने में

(अख़्तर शीरानी मरहूम)

(राजस्थान उर्दू अकादमी, जयपुर)